



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before
taking it out. You will be re-
sponsible for damage to the book
discovered while returning it.

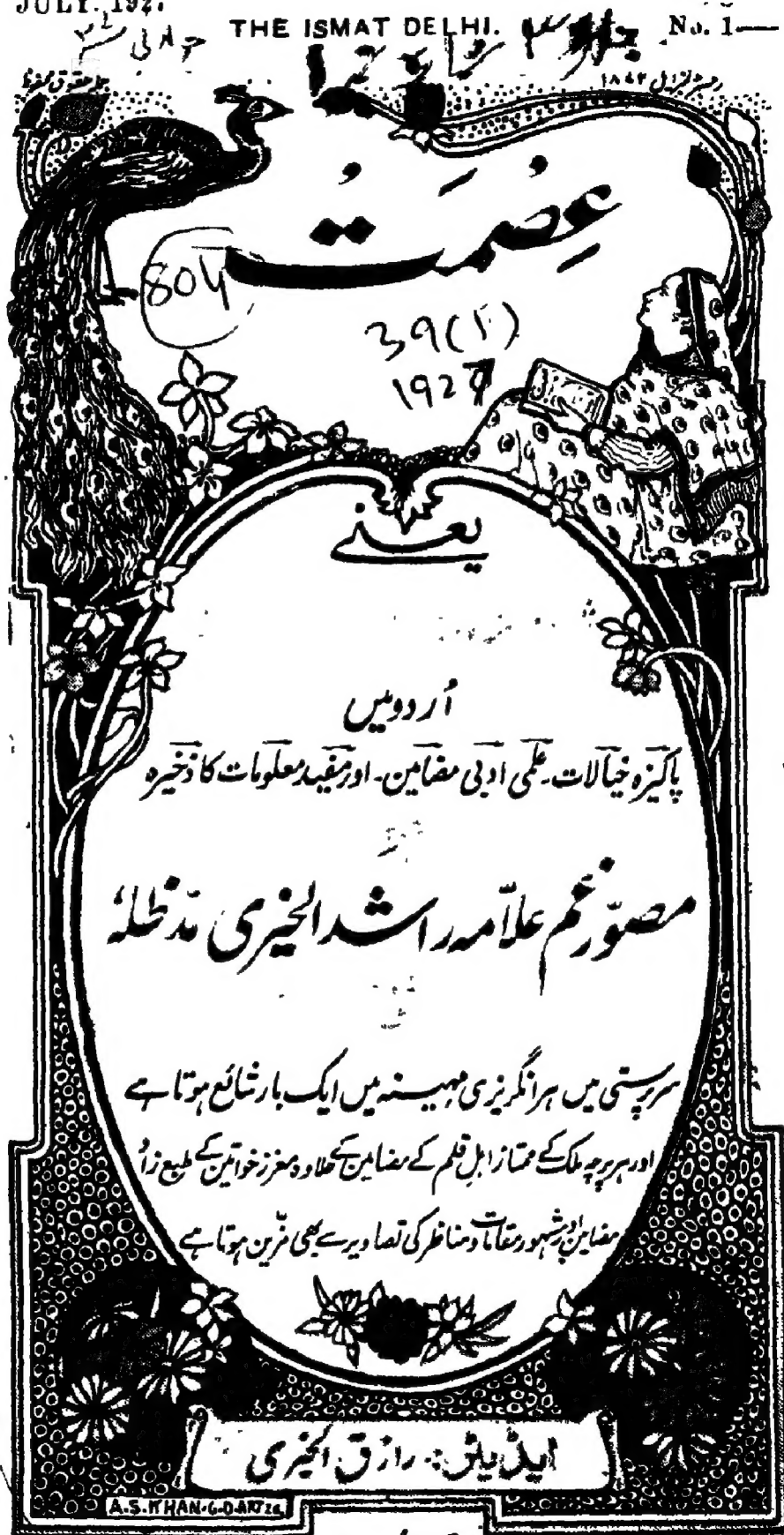
DUE DATE

CI. No.

Acc. No. _____

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day.

[illegible]



A.S. KHAN-6-DART

چند سالہ پہلے دہلی کے ایک ماہر ادیب نے نو سارو جاگیرداران کے پیش نامہ کی دولت۔ عام شایعین کی لکھ بہرہ وصولی کا ایک۔ (دلی عرصہ ۴۰)

نامہ نگاران عصمت اور ان کے مضامین

اڑتیسویں جلد: جنوری تا جون ۱۹۲۷ء	
۱- بیگم نواب بیگم یعقوب خان مرحوم	۱- ایڈیٹر
۲۲ (۱) لڑکیوں کی شادی جنوری	۲۳۳ (۴) ترقی عصمت سنی
۱۵۱ (۲) ستونہ فروری	۲۲۲ (۵) مالن کے پھول
۱۵۳ (۳) ترقی عصمت کا مشورہ فروری	۲۸۵ (۸) زمانہ سٹور
۱۳ (۳) نسیم فردوس (راے پور)	۳۹۹ (۹) اقوال علی جون
۲۱ (۴) گھر داماد جنوری	۲- اختر جہاں
۹۲ (۵) سسرال کی شکایتیں فروری	کارآمد تجربے اپریل ۲۸۸
۱۳۳ (۱) حامدہ بیگم خیری (دہلی)	۳ ام اعلیٰ مریم (کلکتہ)
۷۸ (۱) سر پرورد جنوری	۴۳۰ (۳) اشک پست (قصہ بون)
۲۷۹ (۲) سفرنامہ حج اپریل	۴- آمنہ میم (جھنگ)
۲۴۰ (۳) سفرنامہ حج مئی	۱۱- چمن میں خزانہ نظم، فروری ۱۰۱
۴۳۱ (۴) سفرنامہ حج جون	۲- فضولیات نظم، جون ۴۲۳
۱۵- حلیمہ خاتون خستہ ہوا آباد	۵- ب- بنت اوزار علی نقوی (سہیا)
۵۵ (۱) مرحوم صہب کی یاد و نظم، (جنوری)	بالوں کا جنازہ نظم ماسچ ۲۲۳
۲۶۶ (۲) عالم تہائی نظم، اپریل	۶- بلقیس جہاں (جو پور)
۱۶- جنت کمکاتی خاتون اکرم	۳- شوہر کا استقبال (قصہ) فروری ۱۲۱
۱۵۱ (۴) مکتوب خاتون مارچ	۵- دلچسپ مہم جون ۴۵۳
۱۷- خلیل بیگم (گورکھ پور)	۷- ب- ب- خ- ن- (دہلی)
۱۸- خورشید ابراہیم (امراوتی)	نصرت ماننا مارچ ۱۷۷
۱۷۳ (۵) بلال ماہ سیام نظم، ماسچ	۸- ب- ل- (لٹیک)
۳۶۲ (۸) چراغ ہدایت (۷) مئی	نغمی کی ریں فروری ۹۵
۱۹- خورشید اشتیاق (حج گاہ)	نماز جون ۴۴۲
۲۰- خورشید اقبال حیا (میرٹھ)	۹- منت ممتاز الحق (بھوپال)
۶۸ (۱) محسوسات ٹمپن نظم، جنوری	۱۰- بیگم ڈاکٹر اسحاق (سوسی خلیل)
۱۱ (۳) سکوت شام نظم، فروری	عبرت و بصیرت جنوری ۶۹
۱۹۳ (۴) تغیرات نظارہ نظم، مارچ	۱۱- بیگم سید ادیس (پٹنہ)

۳۲ - عائشہ بیگم (لاہور)	۱۵۴ (۵) مشورہ
(۳) سکولوں کی استانیان جنوری ۱۶	۲۱ - رضویہ خاتون (بھوپال)
(۵) تمار داری فروری ۱۲۷	۲۲ - ہرنالکھی فروری ۹۸
(۶) ترقی عصمت کا مشورہ مارچ ۱۵۳	۲۳ - یحییٰ ناصرہ (لاہور)
(۷) بچوں کے امراض مئی ۲۵۹	(۴) عجب و غریب باتیں جنوری ۷۷
(۸) " " جون ۲۲۵	(۵) داناؤں کے ستونے فروری ۱۱۴
۳۳ - عظمت النساء (حیدرآباد دکن)	(۶) نابھیا کیا کر سکتے ہیں اپریل ۱۵۶
(۱) تعلیم و تربیت جنوری ۹	(۷) آتشبار پہاڑ جون ۲۲۹
(۳) دوست دشمن قصہ فروری ۱۱۵	۲۳ - زمبیرہ بانو (ٹاڈہ)
۳۴ - فاطمہ بانی قرة العین (میور)	(۲) ناہر داری جون ۲۲۳
(۲) کتب خانہ میں تحفہ نظم اپریل ۲۵۸	۲۴ - زہرا اختر بیگم (الور)
۳۵ - فاطمہ الزہرا (درنگون)	دواغ رمضان نظم اپریل ۲۵۵
۳۶ - فاطمہ بیگم (بٹکھور)	۲۵ - سہیل النساء خاتون (کلکتہ)
(۱) تعلیم و پروردہ (تقریر) جنوری ۱۳	نندو بالو قصہ اپریل ۲۶۶
(۲) نفس فروری ۱۲۹	۲۶ - شبنم اہلیہ خان صاحب قلند خاں (جھڑا)
(۳) ترقی عصمت کا مشورہ مارچ ۱۳۱	۲۷ - صفرا بیگم (ایوٹ محل)
(۴) دیاسلانی کی ڈبیدہ سنی ۲۶۲	۲۸ - صفرا بیگم مرزا (حیدرآباد دکن)
۳۷ - (نواب) مرزا جہاں بیگم (کلکتہ)	چونیوں کی فتح قصہ جون ۲۱۹
شکر (نظم) جنوری ۲۵	۳۹ - ظفر جہاں بیگم (بریلی)
شکوہ مخلصانہ نظم مئی ۳۳۶	(۱) نصیحت کا طریقہ فروری ۱۳۳
۳۸ - ک خاتون (اکبر آبادی)	(۲) غلطی کی سنی (ڈراما) مارچ ۸۵
(۳) جوان موت اپریل ۲۸۶	(۳) کامل انقل جون ۲۲۰
۳۹ - کیتھر محمد بیگم منشی فاضل (جالندھر)	(۴) مرمت جون ۲۲۷
(۷) گھر کی بیگم سے اعتراض جنوری ۲۲	۳۰ - عصمت
(۸) بچوں کی تہیہ فروری ۱۲۶	بعد الموت جنوری ۶۴
(۹) سیر کشمیر مارچ ۱۸۰	شریکہ تخیل فروری ۱۱۰
(۱۰) درپٹوں کی غذا مارچ ۱۹۴	۳۱ - خاندہ بیگم (دراوڑی)
(۱۱) سیر کشمیر اپریل ۱۸۴	(۳) اہل گورستان سے نظم جنوری ۵۶
(۱۲) مرپٹوں کی غذا اپریل ۱۸۴	(۴) موسم بہار (نظم) مارچ ۱۸۴

- (۱۳) مرثیوں کی غذا مئی ۱۹۴۸
- (۱۴) سیر کشمیر جون ۱۹۴۸
- ۴۰ - گوہر محلہ (میرٹھ)
- ۴۱ - لطیف بیگم (لاہور)
- (۱۵) ادنی کوٹ جنوری ۱۹۴۸
- (۱۶) پٹی کوٹ مارچ ۱۹۴۸
- (۱۷) سلائیوں کا کام اپریل ۱۹۴۸
- (۱۸) ادنی پٹی کوٹ اپریل ۱۹۴۸
- (۱۹) بچوں کے لئے پٹی کوٹ مئی ۱۹۴۸
- (۲۰) جنگ امن جون ۱۹۴۸
- (۲۱) سلائیوں کی لیس جون ۱۹۴۸
- ۴۲ - مہیشیرہ کیف (مراد آباد)
- دعا کے معسوم مئی ۱۹۴۸
- ۴۳ - مریم بی (دنگون)
- ۴۴ - مسٹر صفیر حسین (پشمالہ)
- ۴۵ - مسٹر مطیع الرسول (حمید آباد دکن)
- بالوں کا جنازہ مارچ ۱۹۴۸
- ۴۶ - مسٹر یاسین (دھامن گاؤں بہار)
- ۴۷ - مسٹر یوسف الزمان (لکھنؤ)
- (۱۲) ہر فاطمی جنوری ۱۹۴۸
- (۱۳) نعیمہ (قصد) فروری ۱۹۴۸
- (۱۴) بالوں کا جنازہ مارچ ۱۹۴۸
- (۱۵) اچھی فاطمہ (قصد) جون ۱۹۴۸
- ۴۸ - منجھو بیگم مرحومہ
- محبت کے آئینہ جون ۱۹۴۸
- ۴۹ - مہدی بیگم (بدایون)
- ۵۰ - مہر النساء ہمشیرہ غلام وھیلو بیگم
- (۱۳) غم جنوری ۱۹۴۸
- بہاس فروری ۱۹۴۸
- (۶) جواہر رینے اپریل ۱۹۴۸
- (۷) بے ثباتی دنیا جون ۱۹۴۸
- (۸) جہانناں جون ۱۹۴۸
- ۵۱ - نذر سجاد حیدر (ملیکانہ)
- (۱۱) رسم سنگنی مئی ۱۹۴۸
- (۱۲) جوہر صحرانی (قصد) مئی ۱۹۴۸
- (۱۳) سبکدوشی خط و کتابت جون ۱۹۴۸
- ۵۲ - نصیرہ شمس (دہلی)
- (۱۴) حیات کے کرشمے مارچ ۱۹۴۸
- (۱۵) شمیم کی یاد جون ۱۹۴۸
- ۵۳ - نقیض بیگم (بمبئی)
- بالوں کا جنازہ مارچ ۱۹۴۸
- ۵۴ - نور جہاں (پٹنہ)
- بالوں کا جنازہ مارچ ۱۹۴۸
- ۵۵ - و - ا (الہ آباد)
- (۱۶) بچوں کی بیماریاں جنوری ۱۹۴۸
- (۱۷) واد (د) ۱۹۴۸
- (۱۸) فرض شناسی فروری ۱۹۴۸
- (۱۹) چند احتیاطیں فروری ۱۹۴۸
- (۲۰) کرمس کی بات مارچ ۱۹۴۸
- (۲۱) لڑکیوں کی شادی مئی ۱۹۴۸
- ۵۶ - و - م (حیدر آباد دکن)
- مشترک خاندان کی نعمتیں جون ۱۹۴۸
- ۵۷ - ایک ہمدرد ہیں (دکنش)
- ہر فاطمی اپریل ۱۹۴۸
- (ب) مرد
- ۵۸ - اکرام حسین گوالیار
- جاں خاموش نظر جون ۱۹۴۸
- ۵۹ - نسیر باقر علی داستان گو (دہلی)

- ۶۰۔ تلوک چند محروم بی اے سینڈھانی
حسن اور زیور نظم جنوری ۸۴
علامہ راشد الخیری (دہلی)
- ۸۱۔ عصمت ۲۲ جنوری ۲
۱۹۔ بلوچن (با تصویر) ۲۲
۱۱۰۔ شجر باہ اور با تصویر فروری ۹۰
۱۱۱۔ روزہ مارچ ۱۶۱
- ۱۱۲۔ عبد منوادے (با تصویر) مارچ ۱۶۸
۱۱۳۔ عید کا کرتہ نظم اپریل ۳۰۶
۱۱۴۔ عدل گلبند (با تصویر نشانہ) ۳۳۶
۱۱۵۔ اہل دل کی تلاش (با تصویر) جون ۲۸۹
۱۱۶۔ بقر عید جون ۳۵۳
- ۶۲۔ ستار خیری ایم اے برلن جرمنی
جرمن عورتوں کی زندگی ستمبر ۳۰۱
- ۶۳۔ عبد الحکیم شہر مرحوم
۶۴۔ عبد الحمید انعامی
۶۵۔ عبد السمیع جی ڈی آرٹ -
۶۱۔ بلوچن (تصویر) جنوری
۶۶۔ نو ایجاد برقع (با تصویر صنوں)
۸۰۔ گلبند بیگم (تصویر) اپریل
۶۷۔ مالن کے پھول (تصویر) ستمبر
۶۸۔ عبد الغفار الخیری دہلی
- ۶۷۔ عزیز لکھنوی
نالہ دلکش نظم جنوری ۷۵
چند آنسو نظم فروری ۱۳۱
- ۶۸۔ عظیم الشان ڈاکٹر (لاہور)
۶۹۔ محمد حسین (پنجاب)
۷۰۔ محمد صدیق (کراچی)
۷۱۔ محمد ظفر ایم اے ایل ایل بی محکمہ گانہ
۷۲۔ سیر بین جنوری ۷۹
۷۳۔ سر دیوں کے ہفتہ فروری ۱۳۶
۷۴۔ سیر بین مارچ ۱۳۸
۷۵۔ جیڑیہ کی رانیاں اپریل ۲۹۹
۷۶۔ سیر بین ستمبر ۳۷۷
- ۷۲۔ محمود الحسن صدیقی بی اے (علیگ)
۷۳۔ کاغذی دشمن فروری ۱۳۳
۷۴۔ نو عینہ نظم مارچ ۲۰۹
۷۵۔ پھولوں کا گیت (۷۵) ستمبر ۳۷۰
۷۶۔ مقتدر حکیم الرحمن (الہ آباد)
۷۷۔ نادر نذیر فراق (دہلی)
۷۸۔ ولی احمد خاں بی اے - جے پور
مختصر دنیا مارچ ۲۱۲
مختصر دنیا اپریل ۱۹۵
مختصر دنیا جون ۲۵۷

(ختم شد)

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ
شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم اور مولوی بشیر الدین احمد صاحب کی حین کتاب کی ضرورت
ہو تو منیہ عصمت دہلی سے طلب کیجئے

موصوفہ حضرت علامہ اشدر الخیری ظلہ کی ہمیشہ کی نصیحتیں

جو زمانہ لٹریچر کی جوئی کی کتابتیں لکھتی ہیں

صبح زندگی تیرہواں ایڈیشن نسیم کے کنوارے کے نہایت دلچسپ و موثر حالات لڑکیوں کی تربیت پر اردو زبان کی بہترین کتاب قیمت ۲۰

شاہ زندگی تیرہواں ایڈیشن نسیم کی شادی سے موت تک کے نہایت درد انگیز واقعات ازدواجی زندگی کے ہر شعبہ پر موثر بحث قیمت ۲۰

شب زندگی حصہ اول ساتواں ایڈیشن نسیم کی موت کے بعد کے نہایت موثر حالات و سچے دلین اور شہرت کے سبق آموز حالات زندگی قیمت ۲۰ حصہ دوم پانچواں

ایڈیشن فاطمہ کے ایشیا کا سبق آموز افسانہ نہایت موثر اور سید دلچسپ قیمت ۲۰ ... حصہ

منازل السائرہ مکمل علامہ محترم کی وہ مشہور تصنیف جو بی اسے سایم وغیرہ کے نصاب میں داخل ہے سائرہ کی زندگی کا نہایت دلچسپ لطیف قصہ ہے حصہ اول ۲۰ حصہ دوم ۲۰

الرمح ابن الرسول سیدۃ النساء حضرت بی بی عائشہ کا خطبہ سوانح عمری (ساتواں ایڈیشن) قیمت ۱۰

امیت کی مائیں رسول اکرم کی ازدواجی سہرات کے مقدس حالات حال میں طبع ہوئی قیمت ۱۰

سنگ دولت برہنہ کی شہرانی ایک رقت انگیز دردناک قصہ قیمت ۱۰ ...

لڑکیوں کی انشا نہایت پیاری زبان میں لڑکیوں کے لئے بہترین خطوط ۱۰ ...

گوہر مقصود لال کی تلاش و خیالات کی پری دو نہایت دلچسپ قصے قیمت ۲۰

سوکن کا جلا پا ایک مصیبت زدہ لڑکی کا درد و غم بھر افسانہ سید موثر ہے قیمت ۲۰

دولڑکیوں کی جگر خراش داستان - پچاس سال پہلے کے لندن کی درد

جو ہر قدر انگیز تصویر دو حقیقی بہنوں کا سبق آموز افسانہ قیمت ۲۰

قبت ایک ناخوابت اندیش لڑکی کا عجیب و غریب انجام دیا پانچواں ایڈیشن قیمت ۲۰

نبت الو شہر پوری سے بعض مقامات پر لڑکیوں کو محروم کیا جاتا ہے اسی موضوع

موردہ پر ایک نہایت درد انگیز سبق آموز افسانہ سید موثر ہے بی بی چو تھا ایڈیشن قیمت ۲۰

ملنے کا پتہ - منجھڑ عصمت دہلی

مصنوع علامہ اشد الخیری ظلم کی شہر نشین

بڑی عمر کی عورتوں اور مردوں کیلئے

نوحہ زندگی۔ بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصوغ غم کی شہور اور مقبول تصنیف چٹھی

مرتبہ چٹھی ہے قصہ درد انگیز طرز تحریر نہایت موثر قیمت ۱۲

سراب مغرب غلط طریقوں سے تعلیم دینے کا عبرتناک نتیجہ اندھا دھند مغربی

تقلید کا درد انگیز انجام نشین جدید کی خرابیاں کئی بار چھپ چکی ہے قیمت ۸

فسانہ معیہ۔ سعیدہ کے نکاح ثانی کی جگر خراش داستان قیمت جدید ایڈیشن ۸

عروس کر بلا۔ قصہ کے دلا آویز پیرایہ میں واقعہ کر بلا کے دردناک حالات جنہیں

محبوبہ خدو مندہ کاریاں مسلمان کے جو شش اسلامی کی داستان قیمت ۱۲

انگوٹھی کا راز۔ ایک چھپ قصہ جس کا ابتدائی حصہ شائع کے عصمت میں شائع ہوا تھا قیمت

در شہوار سایہ ان ماہ نذران کی ہولناک لڑائیاں جدید ایڈیشن حال میں چھپا ہے قیمت ۱۰

سات روحوں کے اعمال نامے۔ نہایت مشہور تصنیف جس میں سات مردوں

اور عورتوں کے سبق آموز حالات مصوغ غم نے اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمائے ہیں قیمت

۸۔ اندلس میں مسلمانوں کے کارناموں کی لمبی سی جھلک ایک دلچسپ تاریخی قصہ ۸

تین کمال۔ غازی کمال ہاشاکے حالات ترکی دیوان کی لڑائیوں کے واقعات قیمت ۸

یا مین شام۔ تین شام و ہلال صلیب کے معرکوں کے واقعات حضرت عمر کے وقت داستان قیمت ۸

کچھ اور دلچسپ کتابیں

دریں عبرت (گیارہ قصبے) عمر۔ تصویر سحاش شرت (نوحہ) عمر۔ سلیمہ ۲۷

سراب زندگی ۵۔ فریب زندگی ۲۷۔ خلافت صدیقی ۵۔ خلافت فاروقی ۵۔ خلافت

عثمانی ۵۔ خلافت حیدری ۷۔ باور چنانہ جدید ۱۰۔ مولوی ذیر احمد مرحوم اور مولوی بشیر الدین احمد

صاحب کی کتابیں بھی ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں مینے کا پتہ مینجر عصمت دہلی۔

ذات مل کے صفوں پر علامہ راشد الخیری ظلم کی بالکل نئی تصانیف کا اشتہار ملاحظہ فرمائیے۔



عنصرت کامطالع

عصمت ولی

جلد ۳۹ بابت جلالی ۲۰ سالہ عیسوی ۱۴۱۱ھ نمبر ۱

فہرست مضامین و تصاویر

۱	عصمت کا مطالعہ (ریکٹنگ تصویر)	سٹریمجی ڈی آرٹ
۲	چند باتیں	رازن الخیری
۳	انیسویں سال کے مضمون نگار	رازن الخیری
۱۶	خاتون اکرم عصمتی انعامات	رازن الخیری
۲۲	دعائے سالگرہ	جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم
۲۳	سالگرہ عصمت (نظم)	غور شید صاحبہ
۲۴	فیدر سالگرہ (نظم)	بلقیس جمال خاتون صاحبہ
۲۶	پرستار محبت (با تصویر نشانہ)	مصورظم علامہ شاد الخیری مدظلہ
۳۱	صحت و قوت ارادی	زہرہ فیضی صاحبہ
۳۶	فلسفہ مسرت	صفرا ہادی مرزا صاحبہ
۳۸	سرتیلی ماں ابی ہمد	و۔ ۱ صاحبہ
۵۳	ماں عشو (دہائیت پر لطف مقدمہ)	حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ
۵۶	سوسم گنا	سٹریمجی ڈی آرٹ
۵۶	نظرت پروانہ	کنیز محمد بیگم صاحبہ منشی فاضل
۵۸	ہماری تعلیم کی زبان	سنزیر سعت آزاد صاحبہ
۶۱	بی مظلانی (دلاورینہ نشانہ)	نذر سجاد حیدر صاحبہ
۷۲	وہ دل	ہشیرہ غلام دستگیر صاحبہ
۷۳	رسم سنگی	سنزیر محمد خان صاحبہ
۷۶	سفر نامہ حج	عائدہ بیگم صاحبہ خیری
۸۰	قضین دسوز (نظم)	خیر النساء بیگم صاحبہ
۸۱	کوگوا	مس قاطبہ محمد حسین
۸۴	خالدہ ادیب کی زندگی کا ورق	خلعت النساء صاحبہ
۸۸	ترکی جدید کی عورت	”سم۔ جب“ و ازہا نی
۹۱	برمن میں کپڑے کس طرح دیکھنے میں لیا (نصایہ)	پرو فیستار خیری ام لے ازہر نی
۹۴	زمانہ بیان (با تصویر)	لطیف بیگم صاحبہ
۹۶	سیر جہن	مولیٰ محمد ظفر ام لے ایل ایلی

بزم عصمت
محقق
محقق

چند باتیں

ہزار ہزار فکر اور لاکھ لاکھ لاکھ امان ہے اس عدسے بزرگ بزرگ کا جس کے فضل و کرم سے انیس سال پڑے کر کے صحت آج بیسویں سال میں قدم رکھتا ہے۔ بیسویں سال کا یہ پہلا پرچہ جہاں ایک جنگ ہے اس معیار کی جہیز حیرت ملکائی مختصر مگر خاتون کی زندگی میں صحت کو پہنچانے کی بیماری ہو رہی تھی وہاں ایک نمونہ ہی کہا جاسکتا ہے اُس دلچسپی اور غریبوتی کا جو عصمتی پہنچنے کی ذرا سی قہر سے صحت کے ہر پرچہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ انیس سال تک اُس عدسے کے ایک نامہ رسالہ کا زندہ رہنا اگر کوئی اہمیت رکھتا ہے صحت کا وجود اگر قوم کے لئے ماضی متغیر ہے اور عصمتی نہیں اگر سچ ہے صحت کو اور بھی بہتر حالت میں لکھنا چاہتی ہیں تو مجھے اُمید ہے اس وقت ہر بہن اپنے خاندانی تمام ٹھہری بھی بیسیویں اپنی اسیلوں اور لٹنے جلنے والیوں کو صحت کی خریداری کی ترغیب دے کر اس مہینے کے اندر کچھ نہ کچھ خریدار صحت کو دیدیگی +

اس پرچہ کا ٹائٹل رنگین بلاکوں کا چھاپا گیا ہے۔ اُمید ہے تمام نہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گی۔ اس پرچہ کی تصاویر بھی استیلائی شان رکھتی ہیں رنگین تصویر صحت کا مطالعہ اپنی طرز کی اُس دور سال میں ایک بے نظیر چیز ہے اور موسم گرما فن صحت کے اعتبار سے قابلِ اہم۔ اُس کے پرچوں میں ایک مرض کی طرح یہ پھیل رہا ہے کہ ہر تصویر کبالتہ کوئی نظم یا مضمون ضرور شائع کیا جائے گا۔ غریبوں کے لحاظ سے خود تصویر کوئی چیز نہیں ہوتی صحت کے نہایت کثیر پیرسٹ کے یہ تصویر بنا دیں اور اپنے صحت کا کمال حق لکھنے کی شائع کر لے تیری تصویر علامہ اشرفی کی کہ بے نظیر تھا پہلے بنائی گئی تھی مگر پھر اس طرح دھلتے ہیں ایسے مطلق جو تصویریں شائع ہو رہی ہیں انکے لیے ہر شے پر و غیر شہر خیری ایسے درجہ کی فکر گزار ہیں۔ آخری تصویر زمانہ بیان ہے ہم آئندہ ہی اس سہم کے نمونے کے بلاک بنانے کی کوشش کریں گے +

مراری فائن آرٹسٹ دی نے جہاں صحت کے بلاک بننے اور چھپنے میں اب چھ مہینے سے بہت اچھی ترقی کر رہا ہے۔ میں اس کے منبر صاحب کا فکر گزار ہوں کہ باوجود علاؤ الدین کے کہ نہایت تھوڑے وقت میں بلاک عمدہ بنائے اور تھوڑے ہی میں اچھی چھاپی ہیں +

صحت اٹھارہ سال سے اپنے ذاتی پرچہ میں چھپتا ہوا اب عربیہ المطابع میں چھپتا ہے جس کے ایک ناز و رنگ نہایت شریف اور مرض شناس انسان ہیں پابندی وقت کے ساتھ صحت کی باقاعدہ اشاعت بہت کچھ مرزا صاحب کی رہنمائی سے ہے +

سازق السخوری

انیسویں سال کے مضمون نگار

۶۔ بلقیس جہاں صاحبہ (بنت عبدالستار صاحبہ) کے اس سال ہی مضمون ہے ہم بہت کم مضامین دیکھ کر کے لیکن مصمت کی مضمون نگاری کا جو جذبہ ان کے دل میں موجزن ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ ان میں نے سال گذشتہ سے کتنا عرصہ گزرا کیا ہے۔ اور دو تین سال تک شوق میں تو خوب ترقی کر لیں گی۔ ”شہر کا استقبال“ (فروری) صرف ایک صفحہ کی مختصر کہانی ہے مگر خاصی مؤثر ہے۔ ایک شریف بیوی کے پاکیزہ جذبات کو نہایت خوبی سے ادا کیا ہے +

۱۰۔ بیگم ڈاکٹر اسحاق صاحبہ (موسے خیل) کے مضامین کئی سال پہلے ہی مصمت میں شائع ہو چکے ہیں۔ وسیع مطالعہ۔ باریک بین اور نقطہ چہرہ بی بی ہیں۔ انکا فاضلانہ فلسفیانہ مضمون ”عبرت بصیرت“ (اکتوبر اور جنوری) نہایت قابلیت سے لکھا گیا ہے اور سچا بی بیوں نے اُن پر اندیشہ سے قلم کی نگاہوں سے دیکھا ہوگا۔

۱۱۔ انیسویں فروری صاحبہ (ہمشیرہ ڈاکٹر احسان انور صاحبہ) نے اُن کے دلی خواتین میں سے ہیں جو صحیح معنوں میں ترقی کرنا چاہتی ہیں۔ خاصے اچھے عام فہم اور متعصب قیمتی مضامین لکھتے تھے وہ سال گذشتہ آؤں نگاری اور عبارت آرائی کی طرف جھک گئی تھیں جسے ہم نے سخت ناپسند کیا تھا۔ ہیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ انہوں نے ہمارے ناچیز مشورہ پر ٹھنڈے دل سے غور فرمایا اور اس سال جتنے مضامین پیچھے قریب قریب سب وہ ج کئے گئے۔ ”حساب کی تاریخ“ (ستمبر اور گھڑیاں) (نومبر) یہ دونوں مضمون قیمتی معلومات سے پُر ہیں اور کافی مطالعہ کے بعد نہایت محنت و کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ ”علی کھیل“ (اکتوبر) لڑکوں لڑکیوں کے لئے بہت دلچسپ مضمون ہے۔ کھیل کا کھیل ہے تعلیم کی تعلیم بچوں کے فہم و دماغی ترقی کے لئے تاریخ و جغرافیہ جیسے خشک مضامین اگر ایسے دلچسپ طریقہ سے پیش کیے جائیں تو یقیناً بہت جلد ذہن نشین ہو سکتے ہیں یہ گھر، مادہ (جنوری) تحریر کی روانی، عبارت کی سلاست اور بحث کی صفائی کے لحاظ سے قابلِ تعریف مضمون ہے۔

۱۲۔ سادہ دیکھ صاحبہ فیروز (۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳

والی میبیدوں میں سے ہیں۔ غمزدگی یکم اور تذکرہ خواتین دکن جیسے معرکہ آلا مادہ تاریخی مضامین نے جو پندرہ سال کے قریب ہونے صحت میں شائع ہو کر رہے انہما مقبول ہو چکے ہیں مادہ یکم صاحب خیری کو ملک کی متاثر کھنے والی میبیدوں کی صف میں نمایاں جگہ دے دی تھی۔ انہوں نے غمزدہ موصوفہ کو سا لہا سال تک ایسے صدائے پہنچے کہ کھٹنا قطعاً چوٹ گیا اور نہ عصمتی نہیں دیکھتیں کہ اس عرصہ میں لگے کیسے کیسے مضیہ مضامین زنانہ لٹریچر میں مدتی امانت کرتے۔ مفر نامہ ج جج اور اق صحت کو اس سال مزین کیا جا رہا ہے نہ صرف ج کا مادہ رکھنے والی میبیدوں کے لیے بہت کچھ کارآمد ثابت ہوگا بلکہ سیاحت کے لٹریچر میں اس سے قابل قدر اضافہ ہوگا حالات دلچسپ اور تحریر انتہا درجہ کی سادہ کہیں ہو کر اور کہیں بڑے لطف ہے۔

۱۵۔ علیہ خاتون صاحبہ خستہ ہائے معزز و دست مٹر عمود الحسن صدیقی بی۔ ا۔ ملیگ کی ہمیشہ ہیں اور اسی سال کی شاعرہ ہیں۔ چھٹی بحر میں خوب شعر کہتی ہیں انکی دونوں نظمیں ”ایک بہن کی یاد“ و ”جنوری“ اور ”عالم تہائی“ (اپریل) علیکین دونوں کو تڑپا دیتی ہیں۔ شعر وہ ہے جس میں تاثیر ہو اور تاثیر اس شعر میں ہوتی ہے جو دل سے نکلے یہ نظمیں غلامانہ آند میں مروجہ بہن کی یادیں اس لیے تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہیں اور بار بار پڑھنے کو طبیعت چاہتی ہے۔ خستہ صاحبہ بہت ہونا معلوم ہوتی ہیں انکی دلچسپی اگر بر ستر رہی تو صفحہ صحت میں خوب ناموری حاصل کر سکتی۔

۱۸۔ خورشید آرا بیگم صاحبہ (دختر خباب قاضی عمر قیام الدین صاحب اے دلی) عصمت کی ان بابت نامہ علمی سائنس میں سے ہیں جنکی قابلیت پر عصمتی نہیں بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں ایک نہایت کامیاب اور اعلیٰ پایہ شاعرہ کی حیثیت سے انکا درجہ استعد و تازہ ہے کہ اردو کے بہترین شعرا کے زمرہ میں بلاشبہ انکا نام پایا جاسکتا ہے کہ غالب و اقبال کی طرح انکی فلسفیانہ و حکیمانہ نظموں کو سمجھنے کے لیے خاص قابلیت کی ضرورت ہے۔ انکی تخلیق کی بلند پروازی پر طوطو الفاظ میں کائنات کی مصوری ہے اور انکی شاعری محسوس کی لطافت سے بھرپور نمونہ ہے۔ اکثر یہاں مناظر قدرت کی مصوری نہایت دلادیز اور خوبصورت الفاظ میں کی گئی ہے۔ ”غریب تہجہ“ ”زباب غریب“ ”بڑا آب“ ”آر سیگوں“ ”تشبہ کی دایہ“ ”نمور سحر“ ”جیسے سینا“ ”سارہ“ ہیں کائنات کی شاعری فائن ٹونز کا ذوق منظم ہے۔ ایک طاقان کے ا۔ ناکہ، ایکجا، ب۔ نمونہ، ہا۔ ب۔

سحرے پنائے گوشتِ گل میں صبحِ بزمِ دل کے گوشوارے ”منود سحر“
 ہر ایک برگِ خضر کو فطرتِ روائے شعبہ اُڑا رہی تھی داکتوبرہ
 برگِ اے سبز کی چادر تھی چہرہ پر پڑی
 ایک ”عروسِ زرقاب انگلند“ جیسے ہر گھڑی
 پردہ شلِ شفق سے موندے زیبائے ہلال اکِ روائے شریکینِ مکتا ہے با حقِ جمال
 جلد آراہو کے پھر تختِ زمردِ قام پر تہمال ماہِ صیام
 ذرا نشاں ہو گیا سب عالمِ اسلام پر (مارچ ۱)
 خورشیدِ آرا یکمِ صاحبہ فارسی مصرعوں پر اس خوبصورتی سے تعین کئی ہیں کہ بالکل اپنا
 جمالیتی میں شلا ساگرِ عصمت و جلالی اکا آخری بندیا اس بند میں فارسی سخنِ مصرعہ کو
 کس نوبت سے ادا کرتی ہیں۔

بیادِ آں زمانہ یکہ تھیں دیکھیں مدِ شکل تھیں سوزاتِ دشتِ جہل میرا مارہ منزل
 ”شبِ تاریکِ بیمِ موج و گردابِ چنینِ حال“ کہ تصویرِ خیالی تھا اجڑا س میں ساحل
 کی ایسے وقت میں مولانا راشدِ مند دگاری

بچے بہبودی ننداں رسالہ یہ کہا جاری
 جنتِ مکانی محترمہ خاتونِ اکرم کی جہاں مرگی پر خن کے آئینہ گرِ ارضِ عقیدت کے جو
 سپاہِ پہل پہلِ نوبہ کے پرچم میں خورشیدِ آرا صاحبہ نے کھلائے ہیں جہنِ عصمت اُنے ہمیشہ
 شاداب و معطر رہیگا

موجبِ غر خواتین تھی ذاتِ خاتون کھبتِ گل سے بھی پاکیزہ صفاتِ خاتون
 بہرِ لایقِ تقلیدِ حیاتِ خاتون قابلِ رشک ہے لاریبِ ماتِ خاتون
 فردِ کیتا تھی وہ اس دہر کے مہانوں میں
 ایسے کم ہوتے ہیں انسان بھی انسانوں میں

خاتونِ اکرم مرحومہ کی شانہ نگاری اور انشا پردازی نہیں جا دو نگاری اور سحر طرازی
 کی داد اگلی کریم النفس طبیعت اس طرح دیتی ہے۔

برزئی نظم پر بھی نثر کو تیرے آثار صدِ بلاغت تھی تیری ایک سلاست پر نشانہ
 تیرے کلامِ خاص میں تھی تیرے کلامِ شغفہ تھے طرکی لڑیوں میں جو اہر انکار

لذتِ درد سے معمور تھے انسانے تیرے

ست ہر ایک کر کرتے تھے یہ پیاسے تیرے

غورِ شیدائیکم صاحبہ ایک قابلِ فخر شاعرہ ہی نہیں ہیں۔ نثر بھی اچھی لکھ سکتی ہیں یہ یوسف
گم گشتہ (اکتوبر) نہایت دلچسپ افسانہ ہے۔

۲۰۔ غورِ شیدائقبال صاحبہ حیاتِ نہت صوفی تاجِ حسین صاحبہ میرٹھ
اسی سال کی شاعرہ ہیں اور خوب شعر کہتی ہیں۔ ان بہن کو غزل لکھنے کا بہت شوق ہے وہ ہانگ
کو نظم میں بھی غزل کا رنگ چمکتا ہے۔ جو عصمت کے لیے موزوں نہیں لیکن ہائے ناچیز شریلا
اور ہائیں کو بہ نظر رکھ کر ان بہن نے "سکوتِ شام" لکھ کر ثابت کر دیا کہ اگر تیرے مدافعی
اور عرصہ افزائی کے ساتھ ساتھ صحیح رہنمائی بھی کی جائے تو تعلیم یافتہ خواتین میں ایسی ہی
قابلِ بیبیاں پیدا کی جاسکتی ہیں جتنے مفید اور دلچسپ مضامین اور پاکیزہ نظمیں دیکھ کر
بڑے بڑے قابلِ مردِ عیشِ عشق کریں "سکوتِ شام" (فروری) اس سال کی بہترین نظموں
میں سے ہے اور جس خوبصورتی اور جس کامیابی سے حیا صاحبہ نے شام کا سماں بانٹھا
ہے اسکی جقدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ درؤندِ مدح کی طرح نہایت آسان الفاظ میں
شام کا تمام منظر طہر کا بھی اور جنگل کا بھی آبادی کا بھی اور ویرانہ کا بھی نہایت خوبی سے
کیچنگ کر رکھا ہے۔ میں یہ نظم بے حد پسند آئی اور میں خوشی ہوگی اگر محترم شاعرہ اس
طرز کی چند اور نظمیں بھی لکھیں گی۔

۲۲۔ رضیہ ناصرہ صاحبہ۔ (ہمیشہ مسٹر محمد وحید کی لاتی بی اسے لاہور)
کے چوٹے چوٹے دلچسپ مضامین جن سے عصمتی بہنوں کی معلومات میں بہت اچھا
اضافہ ہوا ہوگا۔ اس سال خاص مقررہ تعداد میں غایب ہوئے ہیں ان بہن کا مطالعہ
بہت ہیچ ہے اور خالص علمی مسائل کو نہایت دلچسپ انداز میں پیش کر سکتی ہیں۔ اکتوبر
کا مضمون "وقتِ تخیل کی مثال" نغیات (سائیکولوجی) کے ایک اہم مسئلہ سے تعلق رکھتا
ہے۔ قصہ دلچسپ اور دل نشین ہے۔ بہت سی بیدیوں نے اسے پکڑ لیا ہوگا عصمت
کی ترقی کے لیے رضیہ ناصرہ صاحبہ کے مخلصانہ مشورے بھی ہلے دلی شکر کے مستحق ہیں۔

۲۳۔ زبیدہ بانو صاحبہ ہمیشہ غورِ شیدائیکم صاحبہ کی سب سے زیادہ قابل
سال سے عصمت میں لکھ رہی ہیں اور اس حزمہ میں ان کے "بہنایاں" اور "بہنایاں"

بھی شایع ہوئے ہیں اس سال انہوں نے اپنے مضامین کی تعداد بہت کم ہے لیکن جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم کے خطوط فراہم کو کے انہوں نے اسکی طاقی کر دی ہے جس کے لیے غلو ص دل سے ہم انکا شکریہ ادا کرتے ہیں +

۲۲۔ زہرہ اختر بیگم صاحبہ صحت کی پرانی شاعرہ ہیں سنہ اور سنہ میں انکی چند نہایت اچھی اچھی معاشرتی اور تاریخی نظمیں شایع ہوئی ہیں۔ اس سال گو محترمہ موصوفہ کی کچھ زیادہ نظمیں درج رسالہ ہو سکیں تاہم آئندہ سال میں قطع ہے کہ انکی کئی عمدہ نظمیں شایع کر سکیں گے +

۲۵۔ سہیل النساء خاتون صاحبہ دسرنجیب الرحمن صاحبہ کلکتہ اچھی صحت کی بہت پرانی لکھنے والی بیبیوں میں سے ہیں اور اگر انقلابات زمانہ انہیں فرصت دیتے اور بار بار بھی تہیں تو آج چنی کی لکھنے والی بیبیوں میں انکا شمار ہوتا۔ اس سال ہم محترمہ موصوفہ کا صرف ایک مضمون شایع کر سکے جو ایک جنگلی نقشہ کا نہایت کامیاب ترجمہ ہے۔ اور میں یقین ہے تمام مصنفی ہند نے اسے بے حد پسند کیا ہوگا۔ بعد نندیا بوز (اپریل) پلاٹ اور مکالمہ کی دلچسپی اور بیان کی سلاست کے اعتبار سے اس سال کا بہترین افسانہ ہے اور ترجمہ اس سے بھی زیادہ قابل تعریف۔

۲۸۔ صفرا ہمایوں مرزا صاحبہ (ایڈیٹر النساء) صحت کی مایہ ناز نقیبی مضمون نگار اور ملک کی چند بہترین اہل قلم خاتین میں سے ہیں۔ نہایت قابل بی بی ہیں اردو کی کئی دلچسپ اور مفید کتابوں کی مصنفین انگریزی اور فارسی میں نہایت اچھی کتابت رکھتی ہیں برجستہ تقریر کرتی ہیں۔ حیدر آباد دکن کی نظمیں خاتین دکن محترمہ صفرا ہمایوں مرزا صاحبہ ہی کی مؤثر تقریریں اور قابل قدر کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انکی تحریریں سادگی چنگی اور روانی ہے اور یہی محترمہ موصوفہ کا طبع زاد مضامین اور کتابوں کی کامیابی کا راز ہے۔ زبان کی سادگی عبارت کی سلاست، طرز تحریر کی دلکشی اور پلاٹ کی دلآویزی کے لحاظ سے چیمپئینوں کی فتح "جون" سیدنا سادہ اگر نہایت پر لطافت اور شیخو خیز قصہ ہے محترمہ صفرا ہمایوں صاحبہ کئی سال بعد بزم صحت میں تشریف لائی ہیں۔ انکی تشریف آوری تمام مصنفی ہند کے لیے باعث شرف ہے +

۲۹۔ ظفر جہاں بیگم صاحبہ (ایڈیٹر مری ظہیر الدین صاحبہ وکیل بریلی)

نے اسی سال سے صحت میں گھٹنا شروع کیا ہے۔ تحریر انکی بھی خوب پختہ اور عام فہم و معاشرتی مضامین پر اپنی قابل بہن و۔ اصاحبہ کی طرح یہ بھی خوب رائے زنی کرتی ہیں کمال لکھنے کے درجن اسے مد قابل تعریف مضمون ہے۔ بحث اسقدر معقول ہے کہ ممکن ہے بعض بڑے بزرگ مرد زبان سے اقرار نہ کریں لیکن دل میں تو سب ہی قائل ہو جائیں گے۔ وہ غلطی کس کی تھی؟ رمارچ انہایت دلچسپ اور سبق آموز اصلاحی ڈرامہ ہے۔ اس قسم کی غلط فہمیاں یہاں بچاؤ میں اکثر ہوتی ہیں۔ ظفر جہاں صاحبہ نے یہ دونوں مضمون بہت اچھے لکھے ہیں۔

۳۱۔ عامرہ بیگم صاحبہ اسی سال کی شاعرہ ہیں اور بہت چوہنار ہیں شوق کرتی رہیں تو خوب لکھنے لکھیں گی۔ اپنی محترم بہن خورشید آرا بیگم صاحبہ کے رنگ میں۔ ”اہل گورستان سے“ (جنوری) انہوں نے بہت اچھی نظم لکھی ہے ”آہ خازن“ (دوسرا میرہ دلی شکریہ کی محفل ہے۔ ”سرم بہار“ مارچ) انکی ابتدائی نظم ہے مگر خوب ہے۔

۳۲۔ عائشہ بیگم صاحبہ ڈیگم خانصاحب ڈاکٹر غلام رسول صاحب پروفیسر ہیں اس سال کی نئی نامہ نگار بیبیوں میں ایک ممتاز درجہ رکھتی ہیں انکے متعدد مضامین شائع ہوئے ہیں، کسی نہ کسی مفید اور ضروری موضوع پر۔ انکی تحریر دلکش بہ بڑی خوبی ہے کہ مختصر الفاظ میں اپنے مطالب ادا کرتی ہیں۔ سکولوں کی مستائیاں، (جنوری) قابل قدر مضمون ہے مختصر الفاظ میں استانیوں کے کیریکچر پر نہایت قدیمیت سے بحث کی گئی ہے، ۳۲ یہاں جلد کے تینوں جھوٹے جھوٹے مضامین اپنی اپنی جگہ بہت اچھے ہیں۔ بیمار داری اور بچوں کے امراض (مئی) اور حجاب نہایت محنت سے اپنے تجربوں کی بنا پر لکھے گئے ہیں اس لئے ۲۷ جنوری بی بی کو ان قیمتی اور مفید مضامین سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

عائشہ بیگم صاحبہ بڑی دروند بی بی ہیں انھیں صحت کی ترقی اشاعت کا بھی بہت خیال ہے۔ انکے مفید شعروں کے ہم نمون ہیں۔

۳۳۔ عظمت النساء صاحبہ دہلت ڈاکٹر محمداظرف صاحب حیدر آباد (کن) بھی اسی سال کی مضمون نگار ہیں۔ ادبیات انگریزی و ترکی سے انھیں خاص لگاؤ ہے جنکی جہلک انکے مضامین میں نظر آتی ہے۔ انکی تحریروں میں بعض اچھے اچھے ادبی فقرے ملتے ہیں اگر یہ بہن اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ انشا پر دانی بھی کرتی رہیں تو بہت جلد انکا شمار ممتاز لکھنے والیوں میں ہو جائیگا۔ دوست دشمن ضروری انکا پہلا ہی انشانہ کامیاب کہنا

جاسکتا ہے "تعلیم و تربیت" نہایت معقول مضمون ہے۔ افسوس ہے ان بہن کے مضامین کی تعداد پوری ۴۴ نہ ہو سکی لیکن اُمید ہے آئندہ سال انکے مختصر مضامین کافی تعداد میں شائع ہونگے۔

۳۶۔ فاطمہ بیگم صاحبہ (دست خانہ محمد حسین صاحب بی بی سپرنٹنڈنٹ پرنسپل گورنمنٹ) نے بھی اسی سال مصمت میں لکھنا شروع کیا ہے تعلیم و پرورش کے متعلق انکی انگریزی تقریر جسکا ترجمہ جنوری کے پرچم میں شائع ہوا ہے۔ بہت کچھ قابل قدر ہے۔ یہ بہن ہیں تو بہت قابل لیکن اس تقریر کو چھوڑ کے افسوس ہے انکا کوئی اور مضمون ایسا شائع نہیں ہوا جسکا خاص طور پر یہاں ذکر کیا جائے۔ یہیں قطع ہے سال آئندہ اسکی تلافی ہو جائے گی۔

۳۷۔ نواب قمر جہاں بیگم صاحبہ جو قومی معاملات میں نہایت گہری دلچسپی لینے اور اردو و فارسی میں نہایت مہارت رکھنے والی آپا کے شعر کہنے کی بنا پر اردو کی تعلیم یافتہ خاتون میں خاص امتیاز رکھتی ہیں جنبت مکانی محترمہ خاتون اکرم کا نوحہ و فحاشی لکھ کر مشاعرہ میر عصمتی پر ہونے سے متعارف ہو چکی ہیں۔ نواب صاحبہ محترمہ کو تمام ازل سے وہ دل عطا فرمایا ہے جس میں قومی درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے "شکوہ مخلصانہ (مئی) میں انہوں نے جو آنسو تھیم و ادارت پیمبر کی حالت زار پر گرائے ہیں اسقدر درد بھرے ہیں کہ طبیعت سا اثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ نواب صاحبہ محترمہ منجانب سے مرحوم کی طرح نہایت آسان اور سادہ زبان میں شعر کہتی ہیں۔ اور یہ ایسی قابل تعریف خصوصیت ہے جو عصمت کی دوسرے شعرا خاتون میں بہت کم ہے۔ محترمہ موصوفہ کو عصمت کی نئی کا حقدار خیال ہے اگر شہرت اور ناموری سے سخت بیزار ہیں اور نفرت نہ ہوتی تو اس سال انکی بہت سی نظموں سے ادوارق عصمت مزین ہوتے۔

۳۸۔ نگ خاتون صاحبہ آبرو دہی کی نظموں کی تعداد اس سال گویا زیادہ نہیں ہے لیکن جسقدر نظمیں شائع ہوئی ہیں حوصلہ افزائی کی مستحق ہیں۔ عصمت کی دوسری شاعر بیبیوں سے انکا رنگ با نخل جدا ہے اور اپنے رنگ میں ایک حد تک انہیں کا یہاں کہا جاسکتا ہے۔ ہیں انکی زبان کی سادگی بہت پسند ہے۔

۳۹۔ کنیز محمد بیگم صاحبہ منشی فاضل عصمت کی نہایت مستقل اور متنازعہ مبالغہ والی بیبیوں میں سے ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی نہایت غروری اور مفید مصرعوں فیتوں اور

فرداریوں کے بڑھ جانے سے ہیں حسد مال تھا کہ اس سال شاید انکے مضامین زیادہ شائع نہ ہو سکیں لیکن پہلی ششماہی میں سب سے زیادہ مضامین لکھ کر انہوں نے یقین دلادیا کہ عصمت کی قلمی اعانت قابل قدر جذبہ ہر حالت میں انکے دل میں موجزن ہے۔ ہم اپنی محترم بہن کی مسلسل عنایتوں کے دلی شکر گزار ہیں۔ انکا دلچسپ مضمون سیر کشمیر وقوع سے زیادہ مقبولیت کی نظر دیکھا جا رہا ہے۔ بعض بہنوں کے مشورہ سے اب ہمارا قصد چند اشاعتوں کے بعد اسے کتابی صورت میں شائع کرنا ہے۔ اس دلاویز اور پُر لطف مضمون کے علاوہ محترمہ کنیز بیگم کے اور بھی کئی قابل قدر مضامین اس سال شائع ہونے میں خصوصاً مضمون کی غذا راجہ اپریل اور سنی انہایت مفید مضمون ہے اور بہت محنت سے لکھا گیا ہے۔ ”صحت کے تین رفیق“ دستبر اور بیچوں کی نیند“ دفروری ابھی کار آمد مضامین ہیں +

۴۱۔ لطیف بیگم صاحبہ زبنت ملک سردار خانصاحب لاہور کا شمار گو مستقل مضمون نگار بیبیوں کے زمرہ میں مسلسل آٹھ نو سال سے ہے لیکن اب دو تین سال سے وہ نہایت متاز کھنے والی بیبیوں میں سے ہیں۔ عصمت کو جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم کی ہمارنگی سے جتنا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے اسے محترمہ لطیف بیگم صاحبہ نے پوری طرح محسوس کیا ہے اور نہایت سرگرمی سے انہوں نے پچھلے تین سال میں مضامین اور مشورہ سے عصمت کی اعانت کی ہے۔ سلاطین کے کام پر انکے مضامین حلقہ عصمت میں کافی مقبولیت حاصل کر چکے ہیں اور سوائے دو چار بیبیوں کے سب بیبیاں نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہی ہیں۔ عصمت کی چار پانچ درجن مضمون نگار بیبیوں میں سے کسی نے زمانہ و شکاری جیسے نہایت ضروری موضوع پر انوس ہے توجہ نہ کی ایسی حالت میں لطیف بیگم صاحبہ کی کوششیں یقیناً بہت کچھ قدر و شکریہ کی مستحق ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ پانچ چھٹی معاشرتی اور ادبی مضامین بھی ہماری عزیز و محترم بہن کے شائع ہونے میں ”جنگ امن“ رجمن (ہند)“ (اکتوبر) ”لکھی معلومات“ (ستمبر) اس قابلیت سے لکھے گئے ہیں کہ اچھے اچھے تعلیم یافتہ مرد بھی ان مضامین کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتے +

۴۲۔ مسٹر یوسف الزماں صاحبہ (الہیہ سٹریٹ الزماں منصف)

ہیں تو اسی سال کی مضمون نگار لیکن انکی تحریر کی پختگی اور مدافعی سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی سال سے لکھنے کی مشق کر رہی ہیں۔ انکا طرز تحریر بے حد سادہ مگر مؤثر ہے۔ اور پھر یہ

بھی بڑی خبی ہے کہ مختصر الفاظ میں کامیابی کے ساتھ اپنے مطالب ادا کرتی ہیں۔ ”نصیمہ“ (رفروری) نہایت مؤثر اور ”اچھی ناظمہ“ (رمی) بے حد دلچسپ افسانے ہیں۔ یہ خاتین پر جدید تعلیم کا اثر، ”راکتور“ ”مہر فاطمی“ (رجوری) ”یالوں کا جنازہ“ (مارچ آئینوں) نہایت معقول مضامین ہیں۔ اور ہمیں اُسید ہے بہت سی بہنوں نے ان مضامین کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہوگا۔

۵۰۔ مہر النساء صاحبہ (مہشیرہ مشرق غلام دستگیر ایجوکیشنل افسر مدراس) نے اسی سال کتنا شروع کیا ہے۔ اور انکے مضامین شایع ہی کافی تعداد میں ہوئے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے ادبی مضامین غلے لکھتی ہیں۔ ابتدائی مشق ہے کچھ عرصہ بعد اچھی ترقی کر لیں گی۔

۵۱۔ نذر سجاد وحید صاحبہ جب بے بس و بے کس نظام و بے زبان ہندوستانی مسلمان خاتین کی حالت زار پر بیس پچیس سال سے غم کے آنسو گرا رہی اور اپنی غریب بہنوں کی حمایت میں کتابوں اور رسالوں تحریر و مل اور تقریر و دل سے معاشرے کے تاریک پہلو کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں عصمت کے دور ادب کی ان گنتی کی دو چار منتخب اہل قلم خاتین میں سے ہیں جنکی انشا پر دازی اور افسانہ نگاری فرقہ رسوا میں اس وقت بے نظیر کہی جاسکتی ہے۔ جو بیسیاں دس پندرہ سال پہلے سے عصمت کا مطالعہ کر رہی ہیں وہ محترمہ موصوفہ کے نذر قلم کا اس وقت سے ہی لوہا مان چکی ہوں گی۔ انکے سائل کی دلکشی، تحریر کی روانی، زبان کی سادگی، پلاٹ کی دلچسپی اور مکالمہ کی دلاویزی انکے افسانوں کا پایہ بہت بلند کر دیتی ہے۔ ”حورِ صحرائی“ (رمی) نہایت کامیاب مختصر نثر ہے۔ ”رم گنگی“ (رمی) اور ”منگیتر سے خط و کتابت“ (رجون) ان دونوں مضمونوں کے مطالعہ سے بعض بیسیوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہوگی کہ نذر سجاد وحید صاحبہ نا جائز آزادی اذکیوں کو دینا چاہتی ہیں۔ لیکن ٹھنڈے دل سے اگر ان مضامین پر غور کیا جائے تو ہر انصاف پسند درد مند انسان جس نے بہت سی بنصیب اور مظلوم لڑکیوں کی اندھا دُشند شادیوں کا دردناک انجام دیکھا ہے اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ نذر سجاد وحید صاحبہ کی بحث نہایت معقول اور انکا مطالبہ ایک بہت بڑی حد تک جائز ہے۔

۵۵۔ و۔ ا صاحبہ (بھینچی مولوی محمد ظہیر صاحب بی اے الہ آباد)

کی تحریک کی سی روانی اور پختگی بے تکلفی اور سادگی سلاست اور جستگی بعض بڑے بڑے
انشا پردازوں اور ادیبوں کے مضامین میں بھی نہ ہوگی۔ ان کا طرز بیان بے انتہا سادہ ہونے
کے ساتھ مزہ بھی خوب ہے خصوصاً جب معاشرتی مضامین پر قلم اُٹھاتی ہیں تو نہایت
قابلیت سے بحث کرتی ہیں اور پورا مضمون تاثیر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ ”میکہ“ (جلائی)
اور ”راکیوں کی شادی“ (سی) اسے انتہا قابل تعریف مضامین ہیں۔ ”اختلاج قلبی“ (گہت)
”اتفاقی حادثے“ (دسمبر) بچوں کی بیماریاں (جنوری) نہایت مفید اور کارآمد مضامین
میں جن میں ہماری محترم بہن سنے عصمتی بہنوں کے فائدہ کے لیے اپنے قیمتی تجربے بڑی
غربی سے بیان کیے ہیں۔ یہ مضامین بے حد قابل تدریس ہیں۔ د-۱ صاحبہ کے ادبی مہلانی
مضامین بھی خوب ہوتے ہیں: ”کرسمس کی رات“ (مارچ) ”ڈاڈ“ (جنوری) ”مرض شناسی“
(فروری) ”خود غرضی“ (نومبر) کافی دلچسپ اور دلآویز ہیں۔ ان بہن کے مضامین تعداد
میں اس سال سب سے زیادہ شائع ہو سکتے تھے مگر وہ زیادہ مضامین پر اچھے مضامین
کو ترجیح دیتی ہیں اور اس لیے د-۱ صاحبہ اس سال کی بہترین مضمون نگار ہیں۔

ب (ب) مرد

۵۹۔ میر باقر علی صاحب داستان گو۔ دہلی کے ان باکمال
حضرات میں سے ہر دل کی قابلیت کا ڈنکا دور دور بج رہا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ
میر صاحب فن داستان گوئی میں اپنا جواب نہیں رکھتے افسوس یہ ہے کہ دلی باکمال افراد
سے خالی ہدری ہے اور یہ فن ہی میر صاحب کے ساتھ ہی ختم ہوتا نظر آتا ہے۔ خدایہ رحمتہ
کی عمر دراز کرے انکے کمال کا پورا لطف انھیں لوگوں کو آسکتا ہے جو کہیں انکی زبان سے
نکلیں۔ نثر میں وہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔ تاہم انکے فن کا اندازہ نہ ہوا بہت انکے
مضمون ”لینا ایک نہ دینا دو“ (جولائی) سے ہو سکتا ہے۔

۶۰۔ لالہ تملوک چند صاحب محروم بی اے۔ اردو کے مایہ ناز
نامور نچرل شاعر اور عصمت کے ان مخصوص مشہور شعرا میں سے ہیں جنکی غنیمت خیر و دلاویز
نظائیں عصمت کے ابتدائی آٹھ دس سال میں شائع ہو کر تمام ملک سے خراج تحسین وصول
کر چکی ہیں۔ بے تکلفی اور سادگی جستگی اور بے ساختگی سوز و گداز اور درد و اثر انکی

گرا نقدر نظموں کی ایسی استیلازی خصوصیات میں جنگی وجہ سے دور حاضرہ کے بہترین شعرا میں جناب محروم کا پایہ نہایت بلند ہے۔ ”فریادِ ستیم“ دسمبر ۱۹۰۷ء اور ”انگیز نظم“ ہے کہ بے ساختہ آئندہ نکل پڑتے ہیں۔ پوری نظم تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہر شعر سے دل پر چٹ لگتی اور طبیعت متاثر ہو جاتی ہے۔ ”حسن اور زبور“ (جنوری) نہایت دلآویز اخلاقی نظم ہے اور میں یقین ہے عصمتی بہنوں نے جناب محروم کی دوسری نظموں کی طرح ان دونوں نظموں کو بے انتہا پسند کیا ہوگا۔

۶۲۔ پروفیسر ستار خیری ام اے جی علی گڑھ کالج کے ممتاز طلباء میں سے ہیں۔ بیس پچیس سال سے اپنے وطن دہلی سے ہزاروں کوس دور یورپ میں نہایت شاندار گراں قدر، اور مایہ مند ناز اسلامی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی مذاواد قابلیت کی وجہ سے یورپ کی اپنی دنیا میں ایک خاص درجہ حاصل کر لیا ہے۔ انکے گراں بہا مضامین انگریزی جرمن وغیرہ اخبارات و رسائل میں نہایت وقت سے شائع ہو رہے اور تمام یورپ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھے جا رہے ہیں۔ انکا بنم عصمت میں شریک ہونا اور اپنی ہندوستانی مسلمان بہنوں کو یورپ کی معاشرت اور تہذیب کے محاسن و نقائص کا بتانا ایسی خوش نصیبی ہے کہ ہم زبان قلم سے اسکا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔

۶۵۔ مسٹر عبد السمیع خاں جی ٹی آرٹ ایک فوٹو لیکن نہایت ہونہا تصور ہیں جو بیبی کے مشہور آرٹ کالج کے بڑے بڑے امتحانات میں نہایت نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اب تین سال سے کام کر رہے ہیں اور جکی مصوری کی داد بیبی کے انگریزی اخبارات و فرموں کے علاوہ لندن کی مشہور ویلی منائش سے بھی مل چکی ہے۔ مسٹر سمیع کو مولانا محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی اخبار کار میڈ کے لئے بیبی سے بلایا تھا لیکن کار میڈ کے بند ہونے کے بعد مسٹر سمیع کی خدمات عصمت نے حاصل کر لی ہیں اور ”مالی کے پھول“ (مئی) ”بلوچین“ (جنوری) ”مغواب راحت“ (اگست) وغیرہ مسٹر سمیع سے بنوا کر ایسی تصاویر شائع کی ہیں جن کی ہر طرف سے داد ملی ہے۔ یہ تصاویر ایک ہندوستانی مصنف کی صنعت کا ثبوت ہیں اور خاص طور پر عصمت نے بنوائی ہیں اور اس لحاظ سے یقیناً تمام اردو رسائل کی بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ تصاویر

کے مقابلہ میں ایک ہتھیازی شان رکھتی ہیں ۔

۶۶۔ مولانا عبد الغفار صاحب الخیرمی۔ جن کے مفید مذہبی مضامین ملحقہ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں اس سال تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے عصمت پر کچھ زیادہ توجہ نہ فرما سکے عصمتی بہنوں میں مولانا سے موصوف کا معرکہ لاکھ معنوں پر ورثہ اشغال سے انتہا پسند کیا گیا ہے اور اس کی اشاعت کے متواتر نقصان آ رہے ہیں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ستمبر سے پھر اس مضمون کا سلسلہ شروع کر دیں ورنہ مسئلہ میں کئی صورت میں یہ مضمون شایع کر دیا جائے گا ۔

۶۷۔ حضرت عزیز لکھنوی کے اسم گرامی سے تمام عصمتی بہنیں خوب اچھی طرح واقف تھیں کیونکہ مولانا سے موصوف کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی گراں بہا اخلاقی اور تاریخی نظموں سے اوراق عصمت رقفاً رقفاً مزین ہو چکے ہیں۔ مولانا موصوف کا وجود گرامی اس وقت اردو شاعری کے لیے مایہ ناز ہے انکی مؤثر نظموں کو پڑھ کر دروند دل آندہ بہانے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "نالہ دیکش" (جنوری) اور "چند آئینہ" (فروری) ایسی معرکہ کی نظمیں ہیں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور کیسی مؤثر اور دل انگیز نظمیں ہیں کہ دل پر محنت چڑھ گئی ہے اور آئینہ سے آئینہ نکل پڑتے ہیں۔ مولانا عزیز جیسے صاحب کمال اور خود دار شاعر کا پھر عصمت پر توجہ فرمانا عصمت کے لیے باعث ناز ہو سکتا ہے ہیں آئینہ ہے مولانا موصوف کی دلچسپی اب پھر عصمت کے ساتھ منتقل طور پر رہے گی ۔

۷۱۔ مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی فوڈر سال سے عصمت کی ایسی گراں بہا منتقل قلمی امانت کر رہے ہیں کہ انکا جقد ر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے جس محنت و کاوش اور جس قابلیت اور خوبی کے ساتھ مولوی صاحب موصوف "سیر بین" کے نہایت دلچسپ اور مختصر نوٹ عصمتی بہنوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے فراہم کرتے ہیں نہایت غشی کی بات ہے کہ عصمت، بہنیں اسی قدر وقعت کی نظر سے انھیں ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ سیر بین کے بعض ٹکڑے دوسرے رسائل و اخبارات میں بھی نقل ہوتے رہتے ہیں۔ کاش ہمارے معاصرین عصمت کا حوالہ بھی دے دیں ۔

”بچوں کے تلو و ز کام“ (مارچ) اور ”مسردیوں کے ہاتھ“ (فروری) یہ دونوں مفید مضمون بھی مولوی صاحب نے بہت محنت سے لکھے ہیں اور اس قابل ہیں کہ تمام گھر والی بیبیاں غور سے انکا مطالعہ کریں۔

۷۲۔ سید محمود الحسن صاحب صدیقی بی اے ملیک کاسٹل کی پہلی جلد میں تو کوئی مضمون شائع نہیں ہوا لیکن دوسری جلد میں سید صاحب نے نہ صرف خود ہی اس کی تلافی کر دی بلکہ اپنی عزیز ہمیشہ خستہ صاحبہ کا عصمت کی شاعر خاتین میں بہت اچھا اضافہ کیا۔ ”ہمارے کاغذی دشمن“ (فروری) ایک نہایت ضروری موضوع پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ جسے پاکیزہ ذوق ادب رکھنے والے ہر شخص نے وقعت کی نظر سے دیکھا ہو گا۔ ”پھولوں کا گیت“ (مئی) ہمارے معزز دوست نے اتنی دلکش اور دلآویز نظم لکھی ہے جسکا یقین ہے، ہماری طرح تمام بہنوں نے بار بار لطف اٹھایا ہو گا۔

۷۵۔ صاحبزادہ ولی احمد خان صاحب بی اے۔ اب پانچ سال سے عصمت میں مستقل مضامین لکھ رہے ہیں۔ صاحب موصوف کے انگریزی تراجم اور تاریخی مضامین خوب ہوتے ہیں۔ ”عورتوں کی بہادری“ نہایت اچھا تاریخی مضمون ہے۔ اسلام میں عورت کا درجہ ہر مسلمان عورت کو نہایت غور سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ ”مختصر دنیا“ انگریزی کی ایک نہایت پُر لطف، دلچسپ اور مشہور کتاب کا ترجمہ ہے اور سلاست زبان کے اعتبار سے یقیناً کایاں کہا جاسکتا ہے۔

رازق انیسری

جب آپ ہیں خط لکھیں تو اپنا خریداری نمبر ضرور درج کریں۔
جب آپ ہیں بی آڈیو پیس تو کوہن پو اپنا نمبر خریداری اور پتہ خوشخط ضرور لکھیں۔
جب آپ کا پتہ تبدیل ہو جائے یا ہر تاسیع ایک سالہ پتہ پہنچے تو فوراً ہم مطلع کریں
جب آپ کو ختم نام رسالہ کی اطلاع ملے تو سالانہ چندہ سوا چار روپیہ ذریعہ بی آڈیو پیس
جب آپ کو کوئی بات دریافت کرنی ہو تو جوابی کارٹیا ار کا ٹکٹ بھیجے۔

منیجر

خاتون اکرم عصمتی نغمات

عصمت کے انیسویں سال کے مضمون نگاروں کی جو فہرست اس پرچہ کے شروع میں شایع کی جا رہی ہے اسکے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ سال گذشتہ کی نسبت اس سال مضمون نگاروں کی تعداد میں ۳۵ کا اضافہ ہوا ہے ۵۷ نامہ نگاروں میں ۵۶ ہیں اور یہ اتنی محفول تعداد ہے کہ شاید ہی ہندوستان کے کسی دوسرے سالہ میں کسی ایک سال اتنی خود بخود مضامین لکھے ہوں عصمت کی اس ترقی میں قابل ذکر یہ بات ہے کہ جہاں بزم عصمت کی قوت میں ان سیمینار نمایاں اضافہ کیا ہے جو آج سے دس یا پندرہ سال پہلے بھی عصمت کی قلمی اعانت کرتی رہیں ہیں وہاں عصمت نے نئی اچھی اچھی نئی لکھے مایاں اس سال بھی پیدا کی ہیں +

آج ان لکھنے والی محترم بہنوں کی علمی کوششوں کی حوصلہ افزائی کا دن ہے اور ملی مبارکباد کی مستحق ہیں وہ معزز بیبیاں جو ملی مقابلہ میں آج کے دن کامیاب ہوتی ہیں یہ حقیر ناچیز انعامات فخر و نواں ہندوستان مکانی محترمہ خاتون اکرم کی یادگار میں سال کے بہترین مضامین پر پیش کیے جاتے ہیں بعض نہایت قابل قدر بیبیوں کے صرف دو یا تین مضمون شایع ہوئے ہیں اور ان میں گو ہر مضمون قابل انعام ہے مگر چونکہ ۴۴ مضمونوں کی شرط رسولائے کسی خاص صورت کے (نہایت ضروری ہے اس لیے صرف انہیں خاتون میں انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں جن کے اس سال کم از کم چار مضمون شایع ہوئے ہیں +

خانہ داری یہ نہایت وسیع اور بے حد ضروری موضوع ہے جس پر سال گذشتہ بہنے مضمون نگار خواتین کو خصوصیت سے متوجہ کیا تھا۔ ہیں یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ لکھنے والی بہنوں نے اس طرف بھی پوری توجہ فرمائی اور ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خانہ داری کے متعلق عصمت کا انیسواں سال نہایت کامیاب رہا ہے اور اس قدر کامیاب کہ دستکاری و صحت و تندرستی کے موضوعات کو اس سے علیحدہ کر کے ہیں الگ الگ نغمات

دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے +

گھرداری کے متعلق اس سال سب سے زیادہ کامیاب اور سید کارآمد مفید مضمون محترمہ و۔ ا صاحبہ کا ”اتفاقی حادثے“ درمدرجہ و سب سے شائع ہوا ہے۔ اس ہمارے محزن بہن نے نہایت قیمتی ایسے ذاتی تجربے بہت خوبصورتی سے بیان کیے ہیں جو بالعموم ہر گھر میں پیش آتے رہتے ہیں۔ اس مضمون پر اول درجہ کا انعام دیا جاتا ہے اور دوم درجہ کا انعام محترمہ کنیز محمد بیگم صاحبہ منشی فاضل کو لکھے بہت محنت سے لکھے ہوئے مفید مضمون ”بیماری کی غذا“ (درمدرجہ اپریل مئی) پر۔

دستکاری (صنعت و حرفت) سلاخی کے کام کے متعلق لطیف بیگم صاحبہ کے نہایت مفید مضامین کا سلسلہ اس سال بھی جاری رہا ہے اور دستکاری کے اول درجہ کا انعام وہ کی اس سال بھی دہی تھی ہیں مگر انہوں نے اس کی دستکاری بہن نے اس ضروری موضوع پر توجہ فرمائی کی کہ شش نیکی بہن کس قدر خوشی ہوئی اگر مختلف دستکاریوں کے متعلق صاف اور خوش تسلیم نوٹوں اور واضح مفصل و مکمل تشریح کے ساتھ ہم اور بھی کئی مضامین شائع کرتے!

صحت و تندرستی پر اس سال کئی مضامین بہت اچھے شائع ہوئے ہیں خصوصاً ”اختلاج قلب“ (اگست) بہت کارآمد مضمون ہے تعلیم یافتہ مستندات کو عام طور پر ورنہ کن کا شکار دیکھا جاتا ہے وہ ذاتی تجربوں کی بنا پر اس قیمتی مضمون کو بہت کچھ مفید پاسکتی ہیں محترمہ و۔ ا کو اس پر ص۔ ا کا انعام دیا جاتا ہے اور ص۔ کنیز محمد بیگم صاحبہ منشی فاضل کو ”صحت کے تین رفیق“ (دسمبر) پر۔

پرورش اطفال۔ دستکاری، صحت و تندرستی پر درشتا اطفال پر سب ضروریات خانہ داری کے تحت میں آجاتے ہیں مگر اس سال چونکہ ان سب اذہاب پر الگ الگ کئی مفید مضامین شائع ہوئے ہیں اسلئے ہم نے مندرجہ بالا تینوں موضوعات پر بھی انعامات دینے کا فیصلہ کیا ہے جو کئی تربیت و پرورش پر جناب مولانا عبدالغفار الخیری کے قابل قدر مضامین پر پہلے سال

نکل چکے ہیں مگر چونکہ یہ موضوع بھی ضروری ہے اور اس پر محرمات و۔ اور عایشہ بیگم کے جو مضامین جنوری میں اور جون میں شائع ہوئے ہیں وہ بھی بہت مفید ہیں اس لیے ان دونوں بیبیوں کی خدمت میں پانچ پانچ روپیہ بطور انعام پیش کیے جاتے ہیں۔

تمذنی و معاشرتی مضامین کے لحاظ سے بھی عصمت کا یہ سال نہایت کامیاب رہا ہے۔ اکتوبر میں ”تہذیب“ از لطیف بیگم صاحبہ جنوری میں ”گھر دلاؤ“ از تنیم فردوس صاحبہ جی میں ”لاکیوں کی شادی“ از و۔ ا صاحبہ جن میں ”کابل بھٹل“ از ظفر جہاں صاحبہ یہ چاروں نہایت مقبول مضمون اپنی اپنی جگہ خاص قابلیت سے نکلے گئے ہیں اور اس لیے ان چاروں مضمونوں پر پانچ پانچ روپیہ بطور انعام دیے جاتے ہیں۔

تعلیمی مضامین بھی اس سال بڑے نہیں بے سکودوں کی استانیات (جنوری) میں اچھا مضمون ہے اس پر آٹھ روپیہ کا انعام عایشہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ تاریخی مضامین تعداد میں گو کئی شائع ہوئے ہیں مگر خاص طور پر قابل تعریف نہیں تاہم زبیدہ بانو صاحبہ کے مضمون ”بیاں آرا“ (دسمبر) پر انعام دیا جاسکتا تھا مگر اس کے شائع شدہ مضامین کی تعداد میں صرف ایک مضمون کی کمی رہ گئی ہے۔ لیکن اسکی تلافی انہوں نے محترمہ خاتون اگر ہم کے خطوط فراہم کر کے کر دی ہے اس لیے ہم انہیں بھی چار مضمون شائع ہونے والی بیبیوں کے زمرہ میں شامل کر کے ”جہاں آرا“ پر صہ کا انعام پیش کرتے ہیں۔ مذہبی مضمون نہایت افسوس ہے اس سال قابل فہم کسی بی بی کا شائع نہیں ہوا مضمون نگار بہنیں اس طرف ضرور توجہ فرمائیں۔

سیر و سیاحت کے متعلق سال گذشتہ سیر کشمیر پر انعام مل چکا ہے اس سال حامد بیگم صاحبہ خیر کی کا دلچسپ سفر نامہ خصوصیت سے قابل ذکر ہے اس پر صہ کا انعام اکی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

اخلاقی مضامین اگر اس سال بھی کافی شایع ہوئے ہیں مگر قابل انعام کوئی مضمون نہیں چھپا۔

علمی مضامین کی بڑی خصوصیت یہ ہوتی چاہیے کہ طرز بیان بے حد آسان اور سیدھا سادا ہو۔ اس لحاظ سے ”گھر پائے“ اور ”نمبر“ قابل ذکر ہے اس پر صہ تسنیم فردوس صاحبہ کو دیے جاتے ہیں۔

تفصیحی مضمون اس سال کے کم از کم چار مضمون لکھنے والی بیبیوں میں سے کسی بہن کا ایسا مضمون شایع نہیں ہوا جسے بڑے بڑے ساختہ مہنی آجائے۔ چھوٹے چھوٹے بہن بڑے لطف و طرح سے تفصیحی مضامین بھی لکھتی چاہئیں۔ ہمیں اُمید ہے مضمون نگار بیبیاں مٹھی تو بھر کر لگی اور آئندہ سال اس موضوع پر بہم دو تین انعامات تقسیم کر سکیں گے۔ مختصر ادبی مضامین اس سال خاصے ہے ہر النسا صاحبہ (مہشور مسٹر غلام دستگیر) کے مضامین ۶ سہ پہر کے انعام کے مستحق ہیں۔

افسانوں کے لحاظ سے عصمت کا یہ سال نہایت کامیاب ہے خورشید برائے گم صاحبہ کا ”لاذیر قصہ یوسف گم گشتہ“ (راکتوبر) اول درجہ کے انعام کا مستحق ہے اور مسز یوسف الزماں صاحبہ کے مختصر اور دلچسپ قصے ”نغمہ (فردوسی) اور ”اچھی فاطمہ“ دوم درجہ کے انعام کا مستحق ہیں۔

ڈرامہ۔ ڈرامہ کی طرف ہندوستان خواتین کی بالکل توجہ نہیں ہے اس لیے اس سال صرف ایک اصلاحی ڈرامہ ظفر جہاں بیگم صاحبہ کا شایع ہوا ہے عجیب کا باب کہا جاسکتا ہے اس پر انھیں صہ کا انعام دیا جاتا ہے۔

نظموں کے لحاظ سے بھی عصمت کا یہ سال بے حد کامیاب اور قابلِ تعریف ہے۔ اس سال بھی اول درجہ کا انعام محترمہ خورشید آرا بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ دوم درجہ کا انعام دیشی کی بجائے یہ مناسب مقام

ہوتا ہے کہ معہ محترمہ خورشید اقبال صاحبہ جیہا کہ انکی بے حد اور تعریف قابل نظم "سکوت شام" (رفوری) پر اور صہ عابدہ بیگم صاحبہ کو انکی موثر نظم "اہل گورستان" پر دیا جائے +

تقریر: ہندوستانی خواتین خصوصاً مسلمان بیبیوں میں مادہ تقریر پیدا کرنے کے لئے صہ کا انعام مس فاطمہ محمد حسین صاحبہ کو انکی انگریزی تقریر (جنوری) پر دیا جاتا ہے ۔

تعداد مضامین: ۳ سال میں سب سے زیادہ مضامین لطیف بیگم صاحبہ کے شایع ہوئے ہیں اور انکے لگ بھگ کمینہ محمد بیگم صاحبہ منشی فاضل کے اور انکے قریب قریب و۔ ا صاحبہ کے یہ تینوں معززہ بیبیاں ۱۵، ۱۵، ۱۵ اور صہ کے انعامات کی مستحق ہیں +

متفرق انعامات: ان انعامات کے علاوہ چند اور انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔
۱) خورشید آرا بیگم صاحبہ کو صہ: اس بات کے کہ انکی تینوں نظمیں "ساگر عصمت" (جولائی) "خاتون اکرم مرحومہ" (دسمبر)، "ہلال ماہ صیام" (مارچ) نہایت مناسب اور موزوں مضمونوں پر شائع ہوئی ہیں۔ کاشت اور بہت سی بہترین وقت اور موقع کا خیال رکھ کر ہینہ ڈیڑھ ہینہ پہلے مضامین بھیج دیتیں تاکہ خورشید آرا بیگم صاحبہ کی نظموں کی طرح موزوں وقت پر شائع کیے جاتے +

۲) رضیہ ناصرہ صاحبہ کو معہ کا انعام انکے نہایت دلچسپ مضمون "سُروہ زندہ ہو گیا" (اکتوبر) پر۔

۳) خاتون صاحبہ سب آبادی کو صہ، انکی چاروں نظموں پر۔

۴) عایشہ سلیم صاحبہ کو ترقی عصمت کے متعلق انکے نہایت قیمتی مثنوی پر معہ

۵) نفیس بیگم صاحبہ سبھی کو انکے مضمون "بالوں کے جنازہ" پر صہ۔

پس اس سال خاتونِ اکرم عصمتی انعام کی سخت یہ بیاں ہیں

۱	و-۱	الہ آباد ۱۵+۱۰+۵ ۵۰ ۴۰ بچے
۲	خورشید آرا بیگم	امراؤٹی ۱۵+۱۵+۵ ۳۵ "
۳	لطیف بیگم	لاہور ۱۰+۵+۱۵ ۳۰ "
۴	کنیز محمد بیگم تنگنی فاضل	جالندھر ۱۰+۵+۱۰ ۲۵ "
۵	عائشہ بیگم	لاہور ۵+۸+۷ ۲۰ "
۶	حامدہ بیگم خیری	دہلی ۱۰ "
۷	مسز یوسف الزماں	کھنؤ ۱۰ "
۸	ظفر چاں بیگم	بریلی ۵+۵ ۱۰ "
۹	تنیم فرووس	راکے پور ۵+۵ ۱۰ "
۱۰	رضیہ ناصرہ	لاہور ۷ "
۱۱	خورشید اقبال حیا	میرٹھ ۷ "
۱۲	مہر النساء	والیٹر دوس (س) ۶ "
۱۳	فاطمہ بیگم	جنگ پور ۵ "
۱۴	ک خاتون	آگرہ ۵ "
۱۵	زبیدہ مانو	اٹارہ ۵ "
۱۶	عابدہ بیگم	امراؤٹی ۵ "
۱۷	نفیس بیگم	مبئی ۵ "

یہ سب بیاں ملّا راشد الخیری جلد نکال رہے ہیں اور تمام عصمتی بہن کی طرف سے اس ملی ترنہ پر بے انتہا قبول فرمایا
سانق الخیری

دُعائے سالگرہ

جنتِ مکنیٰ محترمہ خاتونِ اکرم کا ایک مضمون "سالگرہ کی مبارکباد" ۱۹ ستمبر میں

ایڈیٹور

شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اسی کا آخری حصہ ہے۔

آؤ ہم سب بلکہ خدا سے دعا کریں کہ الہی تو عصمت کربا و حوادث سے بچا اسکو
پھر مری بچھلا سا بونق۔ دلچسپ خوبصورت عصمت بنا دے اسکے حرفوں میں اثر دے اسکے
شعروں کو ترانہ کی بخش اسکے ذریعہ ملک کے ہر گوشہ میں تعلیم انسان کی ترقی ہو۔ ہمارے نصیب
فرقہ سے جہالت کا نور ہو کر تعلیم کا نور ہر چہا طرف پھیل جائے۔ اور ہم علم جیسی نعمت سے
محروم نہ رہیں۔ مولا! جو حقین ہم کو اسلام نے عطا کیے ہیں وہ سب ہم کو مل جائیں اور
مردوں کی نظروں میں ہمارا وقار پیدا ہو جائے بغفور الرحیم ہم کو بڑائیوں اور گناہوں سے بچا۔
نیکوں کی توفیق عنایت کر۔ الہ العالمین جتنے ارکان اسلام ہیں سب ہمارے
ہاتھوں ادا ہوں ہم سچے مسلمان بن جائیں مستار و غفار ہمارے گناہوں کو بخش بارالہما
جو ہمیں دین و مذہب سے بے خبر ہیں ان کو عصمت کے ذریعہ ہدایت دے۔
خداوند کریم عصمت کے ایڈیٹر و منیجر کو عرصہ تک سلامت رکھ۔ انھیں ہر کام
میں کامیابی عطا کر ان کے ہاتھوں فرقہ نشاں کی بھلائی ہو۔ ان کے ہاتھوں
کے لگائے ہوئے علمی گلدستوں میں شیریں پھل اور خوشبودار پھول پیدا
ہوں۔ اور ان کے علمی پھولوں کی خوشبو سے تمام عالم معطر ہو۔

خاتونِ اکرم

سال گرہ عصمت

بہارِ نوزدہ خیمہ بر باغ و وادی و صحرا عنادل از دفرِ عیشِ گلبن کشید آوا
 ہوا عیسیٰ نفس گشت شقائقِ بہستانِ سرا دمن در کسوتِ دیباچہ در خلعتِ زیبا
 نشانہ نگہب گُل در گلستانِ عنبر سارا
 بہ بزمِ بہستانِ روشن چراغِ لالہ و چرا
 خوشا از گلشنِ عصمتِ ہی با نگہِ آراید زہے در شاخِ نخلِ آرزو ہم برگِ بار آید
 بشارتِ موسمِ عیشِ طربِ فصلِ بہار آید مبارک! باز وقتِ سرخوشی از کروگار آید
 بحمدِ اللہ نسیمِ جانِ فزا بہجتِ فروکش آمد
 برائے تہنیتِ مرغانِ گلشنِ درخروش آمد
 خدا کا فکر ہے اسال پرچہ خوب تر نکلا زورِ رائے مضامینِ مثلِ بحرِ پُر گہر نکلا
 نصیحتِ خیرِ نظموں سے مزین وقتِ پُر نکلا کمالِ فنِ لیے تصویرِ گر کا خوش نظر نکلا
 رہا ممتاز درجہ اہلِ عصمتِ کارِ سائل میں
 سبقِ آموزِ مضمونوں میں کارِ آمدِ سائل میں
 یہ عصمتِ سالِ رفتہ فکلوں سے آرا گزارد جہنِ نظم و نثر میں دلپسند روزگار آمد
 زمینِ صحائفِ گزشتے بڑو کا مگار آمد و نقدِ ہمیشہ در امتحانِ کاملِ عیار آمد
 مضامین! شانہ! لطافت! معہ!
 نصائحِ خیرِ بندِ آمیز معنی بہترِ مطلب ہے
 گر لے کاں خلد آرا مگا و جنتِ مکانِ عالی جنہیں تالی دہیں عصمتِ کار کہتا تھا ہمارے
 ہوئیں اندوسِ تنگی ناگسینِ حسرتِ مدوں بچشمِ خورشیدِ میرے ایشی ہاشمِ روزِ فردا
 فردناں بزمِ عصمت میں چراغِ آرزو ہوتا!
 جہاں کا ذرہ ذرہ پھر شہیدِ جہنم ہوتا!

اگرچہ عفو و عصمت پر کی بہنوں نگہ کاری خیر ارادوں کے نظموں کے مضامین سے نگہ کاری
 دے اتنی نہ پھر بھی ہو سکی پیدا خریداری اشاعت کے لیے ہوتی جو درجہ گرم بازاری
 اگر کوشش کریں ہونگے زیادہ مشتری پیدا
 مدد اپنی کرو خود تا ہو مشکل بہتری پیدا
 خیال بہتری ہو گردل عورات میں پیدا بلند نظری علو بہت ہو انکی ذات میں پیدا
 اولوالعزمی کریں ہر کار میں ہر بات میں پیدا تو غور شدہ جہاں افروز بھی ہدایت میں پیدا
 نبیا تا گل بنشائیم دے درسا غرا اندازیم
 فلک را سقف بشکافیم وطح دیگر انما زیم
 خورشید آرا بیکم را امرامتی

نوید سالگرہ

نبیا خورشید کی کلیدوں کے پانوں میں ملتی ہے حرم گل میں فرانی سپیدی سی چلتی ہے
 نیم عطر ریناں ناز سے مستانہ چلتی ہے پہلوتی ہے، بگڑتی ہے پہکتی ہے سنبھلتی ہے
 سرور ناز بیکر بلبلیں بیدار ہوتی ہیں
 نوائین بیکے متقاروں میں پھرتی رہتی ہیں
 چمن کے پھول نہیں پڑتے ہر گہک کے پار پہیسی سی ٹپکتی ہے سحر کے چند تاروں نے
 ہلک اک پہوٹ پڑتی جو گلوں کے لالہ زار نے ملاوت سی برس جاتی ہے غجوں کے کناروں نے
 گلوں کی ڈالیاں سجدہ میں سراپا جھکاتی ہیں
 دفر تہنیت میں بلبلیں مستانہ گاتی ہیں
 زبیر صبح یعنی گلشن عصمت میں آتی ہے شمیم لطف یعنی غنچہ عصمت میں آتی ہے
 نبیا حرم یعنی آج ہر گہک میں آتی ہے مسترت کی ملاوت پردہ نرہست میں آتی ہے

گلِ عصمت میں بوئے خرمیِ نفیم پرور ہے
 نذیرِ تہنیت وجر سکونِ قلبِ مضطر ہے
 محیفہ وہ کہ جو در و جگر کا آج دل ہے
 وہ آئینہ کہ جس میں عکسِ آہِ قلبِ زال ہے
 وہ پیانہ کہ جس میں بادۂ غم ہائے پناہ ہے
 وہ غنچہ جس میں یعنی بختِ گلزارِ نسواں ہے
 پھر آئی فصلِ بھجت اُس حرمِ نازِ نسواں میں
 نیم عیش نے انگڑائی لی گلزارِ ارباں میں
 مبارک راشد و رائق کہ چرخِ شمسو
 پیامِ کاروانی یہ نیم فصلِ بھجت ہو
 نذیرِ فرحتِ نسواں یہ گر و سالِ عصمت ہو
 یہ تہنیتِ پیامِ لذتِ صدیشِ عشرت ہو
 خدایا یہ گھڑیِ پیغامِ صدِ شکین داراں ہوا
 یہ لمحہ باعثِ بیداریِ دلہائے نسواں ہوا
 خزاں گلشنِ نسواں میں پیغامِ بہار آئے
 بیابانِ وطن میں لذتِ صدِ لالہ زار آئے
 گلِ لبت میں بوئے عشرتِ بھجت گزار آئے
 شبِ ہندوستان میں یعنی صبحِ عطرِ بار آئے
 جہک اٹھے وطن یعنی مبارخِ عصمت
 جہک اٹھے بیاباں پر تو برقِ مسرت سے
 یہ خاموشیِ یرانیِ چہرے ایاں کبتک
 یہ نگینیِ یہ تاریکیِ یہ حسرتِ باریاں کبتک
 یہ سناٹا یہ حیرانی یہ غربتِ کارواں کبتک
 نگاہِ یاسِ نسواں میں یہ فلکِ فزائیاں کبتک
 خدایا اب تو یعنی اس شبِ غم کی سحر کرے
 دلِ غمگین کے نالوں میں ایسا کچھ اثر کرے
 خدایا گلشنِ عصمتِ سرورِ صبحِ فرحت ہو
 نیم صبح سے یہ پہل اُکھانیزہ نکھت ہو
 جمالِ ناز میں اس کے حلاوتِ حلاوت ہو
 شرابِ جہنم میں اس کے فیستانہ لذت ہو
 جمالِ مضطرب کی یہ دُعا میں لطفِ احسن ہو
 حرمِ عصمتِ روشن کی شمعیں حُسنِ امین ہوں
 بیچش ہوں

پرستارِ محبت

گرمی کی مختصر راتیں آ اور جا رہی تھیں چاند چمک چمک کر چھپتا تھا اور اسے دکنے دکنے کر ڈوبنے سے شام کا دہائی جوڑہ رات کو ارغمانی ہوتا تھا جسکو باؤ سحر نورانی چادر اور ڈھکڑ سپیڈ بلیٹ بنا دیتی تھی غرض کائنات کا ہر ذرہ نشوونما کی منزل پر کلیں کرنا انخلا ط کی طرف جانا تھا لنگہ کی طینانی اور سر ہنگ لہریں پیش خیمہ تھیں غامضی اور شگلی کا شہبِ سیاہ نتیجہ تھی صبح صادق کا۔ اور ہمارے چمن دیباچہ خزاں کا۔

چنبیلی کے نازک پھولوں پر بجلی رات رات بھر گونڈی اور دن دن بھر حکی آستانہ بلبل پر بادل گھنٹوں گرجا اور دونوں کڑا کا ہول کے سر و قہقہے فضا پر عالم میں: زو شہب گو نجے مگر جہان چین کی رفتاریں فرق نہ آیا۔ بلبل شاخ گل پر گھگھو گھٹاٹل میں چمکی اور گلاب لگے لگچین کے رہو موسلا دار بارش میں ہکا بیکو مستقبل کا ہر لمحہ چمنستان حیات کے بسنے والوں سے کوسوں دور تھا +

برہنہ پتر کا جھگی آبادی سے علیحدہ دریا کے ایسے کنارے پر جہاں انسان کی آمد و رفت کم تھی ایک قبر کی پستل میں ہنہک تھا وہ اسکو لپٹا پٹاتا چمکتا اور پیار کرتا۔ دُور کھڑے ہو کر غور سے دیکھتا بیتاب ہو کر پاس جاتا اور قدموں میں گر پڑتا اس کی طرح جو اپنے بچہ کا منہ ہاتھ و صلا کرتا اس کے جوش میں سپینہ سے چٹالیتی ہے جھگی دن میں کئی کئی مرتبہ اس قبر کو لیب پوت کر دہا ہین بناتا۔

سر سبز چنے رکھنا خود رُ پھول چڑھا! کچھ سوچتا اور دفعۃً ایک پاک جذبہ کے نغمہ میں ہیرا ہو کر دوڑتا اور اپنی چٹانی قبر کے بائیں پر رکھ دیتا اس کی تمام ستریں مٹی کے اس ٹھیسرے جہاں تھوڑی سی انسانی ہڈیاں دفن تھیں ابستہ تھیں۔ وہ زندگی کی خوشیاں سے محروم نہ تھا گو اس کی تمام امیدیں اس خاص نمائندہ میں محدود تھیں نیکر وہ خوش تھا اور اسکا دل کا بیانی کی

دولت سے مالامال برسات کی اندھیری راتوں میں جب سادوں کی جہڑواں مالیشان
محلہ کی بنیادیں ہلا دیتیں اور انسانی دنیا کے بنے والوں کو جانوں کے لالچے پڑ جاتے
تو جگہ اپنی چوٹی سی کیٹیا سے نکھکر قبر پر ہاتھ پھیرتا اور اس کی سلامتی پر گمن ہو جاتا۔ دیا کا
ریت اس کا غلی بچھونا تھا بھگل کے پھل پھول اور چٹوں کے ٹھنڈے پانی اس کے قدرتی انھا
ہوا کی سوسنی اس کو وجد میں لاتی اور ہمارے ہاتھ اب اس کو باغ باغ کرتی زندگی کی تمام کائنات
ایک بکری اور ایک خرگوش تھا گرمی کی خوشگوار صبح کو جب قدرتی نعمتوں کے گیت گاتا ہوا
پھاڑ کی چوٹیوں پر پہنچتا اور اس کی بکری اگلے دو نوپاؤں کی درخت کی شاخ پر رہ بکرتے
کہانی اور خرگوش گلیلیں کرتا تو اس کا داغ مست ہو جاتا۔ وہ خرگوش کو گود میں اٹھالیتا
بکری کے سینہ پر ہاتھ پھیرتا خوش ہوتا اور کہتا۔

عزیز کی بہاروں میں میرے پیارے بچوں تم انسان کے برابر کے شریک ہو خوشگوار
ہونے کے ہری گہاں ٹھنڈا پانی ٹکے بچھے زیادہ مسرور کرتا ہے آدمیری گود میں آؤ مجھے
چھٹ جاؤ پیاروں میرے پیاروں یہ پیارے کے پیاروں میرے کندھوں پر چڑھو میری
بیٹے پر چڑھو جو بھگل کے بوسے کھا کر اور چٹوں کا پانی پکرا اور ہوا میں نیاسے قدر جو
انسان سے بڑا ہے اور نمونہ ہے دوشخ کا۔

اتنا کہ کر جگہ کے دل میں کوئی پھانس کھٹک جاتی تو رگڑ جاتے انکھیں سرخ ہو جاتیں
بال کھڑے ہو جاتے۔ دانت پیٹنے لگتا کبھی زنا رہی نکلتا مگر چند ہی لمحہ بعد حالت تبدیل ہو جاتی
بھاگتا اور چھٹا ہوا پکٹا دو نو جانور ساتھ ہوتے قبر پر پہنچتا اور دوسرے دو نو ہاتھ پھیلا کر
روتا اور اس کی خاک آنکھوں سے ملتا اور لپٹ کر لیٹ جاتا۔

(۲)

دنیا اگر نام اس جیلخانہ کا ہے جہاں ہر طاقتور حق رکھتا ہے کہ کمزور کو غلام بنا کر اس کے
تمام جائیداد مطالبات پامال کرنے اور اس کو فنا کر دے تو نعمت ہے اس دنیا پر اور ایسے طاقتور رہنے

- ۱) د اول پر۔ اسلام کے اگر یہ معنی ہیں کہ عورت کی آزادی کا خاتمہ ہو اور وہ ان تمام حقوق سے محروم کر دی جائے جو فطرت نے اسکو عطا کیے تو اس مذہب کو میرا دوسری سے سلام ہے ایک الازہب اپنے بچہ کو خون جگر ہلا کر بٹا کرتی ہے اسکی پرورش میں مصائب کا انبار سر پر اٹھاتی ہے لیکن وہ مجبور ہے اپنی مائت سے۔ اسکا حقیقی احسان اگر ہے تو فطرت پر لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مائی یہ محنت اور محبت بچہ کی ذات پر بھی کچھ حق پیدا کرتی ہے اور وہ یہ کہ جس طرح آج طاقتور ماکر زور اور لاچار بچہ کو اسکی نشوونما میں مدد دے رہی ہے اور وہ پل اور بڑھ رہا ہے اسی طرح جب بچہ طاقتور نہ ہو لاچار و مجبور ہو جائے تو وہ اسکی مدد کرے اور اسکی خدمات کا اعتراف و معاد منہ مگر کوئی قانون کوئی عقلا کوئی مذہب ماکر یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی خدمت کا یہ بدلہ لے کہ بچہ کی آزادی سلب کر اس کے مستقبل کو تباہ اور اس کی زندگی کو برباد کرے میں ماسکے پاس قدرت کی امانت تھی گو میں آئی۔ پلنے پلانے کو گھر میں آئی رہنے پہننے کو ماسکے قدموں میں محبت کیا ماحبم نسبت ہی لیکن وہ جنت جو بچہ کو ورنہ بنادے اعراف سے بھی بدتر ہے میری اللہ فخر یہ تہنوں۔ نے میرے خلاف خود شہادت دی اور فرمود اپنے مہنڈا پیش کیے جھوٹی اور مکار ہیں حقیقت صرف اس قدر ہے کہ میں جہاں آرا ابھی ماسکے دودھ سے فارغ نہ ہوئی تھی کہ شلمانگی وہ ذلیل اور ظالمانہ رسم ادا ہوئی جسکا نام شگنی ہے اور جبکہ حرف ثابت کر رہا ہے کہ لڑکی اگر سنسرا ل کی کنیز ہے تو بیکے کی اما شوہر کی فرمانبردار تو والدین کی محکوم ساس کے مظالم کی خیمہ مشق تو ماسکے ارمان پورا کر نیک ایک مشغلہ میری خالہ یعنی مائی حقیقی بہن سنے اسوقت جب میری والدہ بھگو لیکر پردیس بننے گئیں میرے باندہ پر وحشی میں لپٹا ہوا ایک روپیہ باندہ دیا جو امام ضامن کا روپیہ کہلاتا ہے اور یہ طرح گویا دونوں بہنوں میری ما اور خالہ نے بغیر میری اور میرے باپ کی صلاح و مشورہ کے میرا نکاح میری و دایع ۱ میری شادی ہیرا ریاہ سفاک سلیم سے کر دیا میں کہہ چکی ہوں کہ میں ابھی مائی گو وین دنگی کے اس

مرحلہ کو سمجھنے کے قابل میرا دماغ تو کیا میری زبان بھی اس پر رائے فیض کے لائق نہ تھی یہ جو کچھ کہہ رہی ہوں صرف سنی سنائی کان میں پڑی ہے آنکھوں کو یاد نہیں کہ کیا ہوا کس طرح ہوا اور کب ہوا والد مرحوم کو اسکا علم ایک خوفناک نتیجہ کا پیش خیمہ تھا دو نو بیاں بیوی میں اختلاف ہوا جسکا خاتمہ علیحدگی یعنی طلاق تھی اور میں نو سال کی عمر تک اس کے پاس پرورش پا کر دسویں سال باپ کے سپرد کر دی گئی جس نے میرا نکاح ناظر سے کیا اور اپنی عیالی بھکودیدنی میں اسوقت اس ڈیڑھ سال کے بچہ کی ماہوں میری خالہ کے انتقال کے بعد میری بلنے میرے خالہ سے جو انس پکڑا ہوا ہے نکاح کیا اور اس نکاح کا نتیجہ دو عولے ہے جس نے ہم دو نو بیاں بیوی کے چمنستان حیات میں کانٹے بونے اور ایک بیگناہ جڑا لازم و مجرم کی حیثیت سے آپ کے روبرو کھڑا ہے۔ بدن کے رنگ گٹے گھٹے ہوتے ہیں اور ان کا کانپ اٹھتا ہے اس خیال سے کہ محض ایک مکان کی خاطر دنیا ایک خوش بیاں بیوی کو اس طرح برباد کر سکتی ہے ہم غریب ضرور ہیں مگر ہمارے ٹوٹے دالان اور پچھے ٹکڑے ان قیمتی مسرتوں کے ڈھیر ہیں جسکا عشر عشر بھی کوٹھیوں اور شنگلوں میں موجود نہیں کیا اندھیر غضب اور تہمت ہے کہ چند بے ایمان تین زندہ روحوں کے تاراج کرنے پر کمر بستہ ہیں اور ہمارا یہ پُر لطف وقت جو ہمارے بچے کے کھیلنے کھلانے میں صرف ہوتا اور ہم ان نعمت کو جو بچہ کی مسرت میں ہمارا عطا ہوئی اس دولت کو جس کے ہم مالک ہیں اپنے کلیجہ سے لگا کر باغ بلغ ہوتے اس طرح برباد ہو رہا ہے سلیم سے میرا نکاح ایک ایسا بہتان ہے جسکی منزل کا اندازہ نہیں ایک ایسا افترا ایک ایسا الزام جس کی تلافی اور خیر اندازہ قطعی ناممکن سلیم اس سے زیادہ کہ میرا خالہ نادیدنی ہے اور کچھ نہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت بھکو ناظر سے چھٹا کر غیر کا نہیں بنا سکتی میں ناظر کی ہوں اور ناظر میرا ہے۔“

کچھ دیر خاموشی طاری رہنے کے بعد عدالت کا یہ فیصلہ صادر ہوا کہ جہاں آرا سلیم کی شکوہ بیوی ہے اس لیے اس کے سپرد کی جاتی ہے اور ناظر کو پانچ سال کی سزائے سخت۔“

جہاں آرا کے برقعہ سے ایک مصنوعی قہقہہ بلند ہوا اسنے عدالت کی طرف دیکھا اور کہا
اگر آپ کا قلب ایمان کی روشنی سے منور ہوتا اگر آپ کے دل میں صداقت کی ایک ذرہ
جہلک ہوتی تو آپ اپنے فیصلہ سے پہلے قہراً اٹھتے آپ کا قلم لرزا آپ کے ساتھ کھینچتے
آپ کا سر جھکاتا اور آپ کا دل تڑپ اٹھتا کہ آپ نسیبہ کر رہے ہیں اس چیز کا جسکی قیمت دنیا
کا تاج شاہی اور آسمان کی خلائی بھی نہیں ہو سکتی اور یہ عورت کی عصمت ہے اپنے آپ کو نہیں
بند کر کے اپنے منہ سے الفاظ نکال دینے مگر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی لغو دلچسپیاقت
میری عصمت پر حروف لاسکتی ہے میں تحفظ عصمت اور محبت شوہر میں ہر قربانی کے
لیئے تیار ہوں۔

اتنا کہہ کر جہاں آرا نے گود کے بچہ کو برقع سے باہر نکالا اور عدالت کے سامنے بھرے
مح میں ایک آبدار چاقو بھونک کر قتل کیا اور مجوز کے سامنے پھینک کر کہا۔
کیا آپ سمجھتے کہ آج جبکہ ناظر میرا شوہر قیدی کی حیثیت سے جیل خانہ میں جہل ہلکا
جہاں آرا دو بہن بکر سلیم کے مکان میں پہونچ گئی؟

موت اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ ایک لمحہ کے واسطے سلیم جیکو بیوی کی حیثیت سے
دیکھے بھوٹ جائیں۔ انہیں جو عجیب اس نظر سے پڑیں اور مٹ جائے میری موت
اس سے قبل کہ سلیم کی ایسی نگاہ کا استقبال کرے۔

(۳)

سامن کی ایک دوپہر کو جب آسمان پر ابر کی سیاہ چاد پھیلی ہوئی تھی ہوا کے ٹپٹپے
جھونکے درختوں میں جان ڈال رہے تھے چڑیاں تھرک تھرک کر وجد کر رہی تھیں دریا کا پانی
اچھل اچھل کر چلا گئیں مار رہا تھا آبشار اپنی راگنیلوں میں مصروف تھے برہمچر کا جوگی اپنی قبر
پر ماتمہ رکھتے گن تہا بکری ٹیر ہی گردن کیے اچھل ہی رہی اور خرگوش فلا پیس بھر رہا تھا
جنگ اپنے اس امانہ کو خوش دیکھ کر نہال نہال تھا وہ خوش تھا اس تخیل سے کہ دوزخ

انسان کی صورت نظر نہ آتی تھی اور وہ بلا شرکت غیرے اپنی ستر تو لگا رکھا تھا۔ سادون نے ہوا کی مضرب سے نغما آسمانی کا تار چھیڑا۔ بادلوں نے راگنیاں الاہنی شہر درع کیں۔ جنگی نے جہم جہم کہہ کر بوسہ دیا بکری اور خرگوش کو یہ باریکیا اسکی تمام خوشی صرف اس ایک گوشش میں مضمر تھی کہ اسکا واسطہ اب انسان سے نہ تھا اسکی خواہش تھی کہ انسان کی صورت نظر نہ آئے آرزو تھی کہ اب یہ صورت نہ دیکھوں اور اپنی اس سلطنت پر جو ان تین چیزوں پر ختم ہو رہی ہے راج کرتا رہوں۔

وہ اٹھا دیسے پانی بھر کر لایا کیٹیا کے درختوں میں پانی ڈالا پھولوں کو سینچا خرگوش اور بکری کو ساتھ لیکر اودھڑا دھر ٹہلنے لگا و نعمتہ اسکی نظر اپنے ہی جیسے دمانانوں پر پڑی جو دنیا پہنے ہوئے تھے جنگی نے نفرت کی تیوری چڑائی اور ایک طرف کو چلا کہ پہاڑ پر چڑھ جائے گرد و نوس پہا ہی قریب پہونچے اور جنگی سے کہا:-

”جہا راج! کو قوال صاحب کے بچہ کو مرگئی کا دورہ ہے سرخ منہ کے چنگرے خرگوش کا غلن اس کے لیے اکیر ہے تمام شہر چان مارا کہیں نہیں ملتا آپ یہ خرگوش دیدیجئے اور جو قیمت ہو وہ لے لیجئے“

بینک اپنے بچہ کی قاتل ہوں مگر مقتول کی موت پر مجھے زیادہ آنسو گرا نہیں آلا کوئی نہیں اس درد کی کسک مجھے زیادہ کس نہیں ہو سکتی ہے یہ آپکا نمائشی قاذور بعض ایک نے چکھو سلا ہے میں نے اپنے بچہ کے ٹنڈے کو میں نے اپنے دوست کو مکی سکرا ہٹ میرا کنول ہر کرتی تھی جسکا ہکنا میری زندگی کی جنت تھی جس کے بغیر اب دنیا اجاڑ اور زندگی پہاڑ ہے جسکی یاد غلن کے آنسو روارہی ہے جسکا خیال دل کھرچ رہا ہے چپ چاپ تے نہیں کھلے خزانے بیسوں لگا ہوں کے سامنے قتل کیا میں کوئی شبہ نہیں میں ماہوں میں نے ایک ہکے ہو پھول کو ہوشہ کیواسطے مڑھا دیا ایک اٹھی کرہل کو ان ہاتھوں نے سلا اور اپنے لال کے اس جسم کو جیسر چپٹ جپٹ کر قبران ہوتی تھی غلن میں نہ لایا میں قبران ہو جاؤں اس ہیٹ پر جس میں چاقو

ہونکا اور سر پر رکھوں وہ صحت جو میں نے خاک میں ملا دی مگر کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کیا ہوا اور کیا ہوا؟
 آپ کے قانون کی متفقہ طاقت نے میری صحت پر حملہ کیا چند بے ایمانوں کی اعانت کی اور مجھ کو
 میرے مجرب چھٹاکر اس شخص کی بیوی بنا دیا جو آج بھی میرا بھائی ہے اور عطر میں ہی میرا بھائی رہ گیا
 فریضہ فرض تھا کہ میں اپنی عصمت کو محفوظ رکھنے کی واسطے ہر قربانی کو جائز سمجھوں بہت ممکن تھا کہ جس
 چاتو نے یہ سن کر قتل کیا وہ جہاں آرا کا خاتمہ کرنا لیکن میں اپنی زندگی کی الٹ تھی اسکا الٹ نظر ہے
 یوسف کی موت پر ہم دونوں گریہ کرتے اور اپنے آنسوؤں سے اس آغ کو دھوئیں گے لیکن
 میرے بعد ناظر اور یوسف دونوں کی زندگی ناممکن تھی ناظر ٹپ ٹپ کر مرنے لگا اور اس کے بعد یوسف بھی
 اب ہم دونوں سیدھے راستہ پر ہیں اور موت کے سوا کوئی طاقت ہمارے تعلق میں ختم نہیں ڈال سکتی
 "اعز جیل خانہ گیا میں حالات میں ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کے قید ہیں قید ہمارے لیے اس واسطے کہ ہم
 سچے ہیں راحت ہوگی اور اگر ناظر کو موت اور مجھ کو بھانسی ہوئی تو ہماری زندگی مسلمان میاں
 بیوی کی واسطے فائدہ نہ ہوگی اور اگر دونوں سے ایک زندہ رہا تو دنیا دیکھے گی کہ پرتلاش محنت
 اور سچے میاں بیوی کس طرح ایک دوسرے کے نام کی پرستش کرتے ہیں +

میں نے قانون کی بہار اور آپ کا انصاف دیکھ لیا اور میری زندگی تیار ہی ہو کہ وہ ناظر
 کا انصاف طاقت ہے جس کے سامنے ایمان اور صداقت کوئی وقعت نہیں رکھتے۔"

جہاں آرا کی مصیبت سے ملی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے عدالت نے تین سال قید کا
 حکم سنایا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے عدالت سے کہا "فدا اور ظلم دعات دیکر اپنی ماں کی طرح
 "اماں جان! آپ کی شہادت کا نتیجہ نکل آیا دو میاں بیوی جو آپ سے الگ تہلک اقیم محبت میں
 تاج شاہی کو ٹھکرا رہے تھے غلام جن کے گھر کا غلام اور صداقت جسکے ہاتھ کی باندی چھری تھی
 جسکے سونے کے ٹکڑے اور روکھی چٹنی آپ کے زرد سے پلاؤ سے ہزار درجہ بہتر تھی ایک دوسرے سے
 جدا ہو گئے جس جہاں آرا کو اپنے ہاتھوں چھانڈ پالا اور آٹھوں کو اجالا سمجھا وہ آپ کی گواہی پر
 آج جیل خانہ پہنچ گئی جن ہاتھوں کو آپ نے بار بار بوسے لئے وہ آج رتیاں بٹھ اور چکیاں

پیس سہ ہر سیر کلیر کا ٹکڑا آپ کی ناپاک کوشش کی بجائے چڑا میرے قیوں
 رفیق بچے چھوٹ گئے آپ جیسی اعزت کی دشمن ہوئی تاخر جیسا رفیق قید میں اور
 یوسف جیسا بچہ خدا کے اس
 پہنچا مگر یاد رکھئے ناظر اور یوسف جیسے بیگناہوں کا خون رنگ لائیگا اور قیامت سے
 بعد جب یوسف اپنے خون کا سما خذہ کرے گا اس کی چھینٹیں آپ کے جسم پر چھگی
 چلی جس نے آپ کو اس دعوے پر آمادہ کیا ان تمام ملکاتہ حقوق کے ساتھ جو
 بھوکو حاصل ہیں بعد ادب پیش کرتی ہوں خدا آپ کو اور آپ کے بچوں کو نصیب
 کرے مگر میرا سپاہ چہرہ اب آپ کو دیکھنا نصیب نہ ہو +

خالو جان انسپکٹر پولیس، بھائی سلیم انکے صاحبزادے اور آپ انکی بیگم احمی کی
 ناچیز نذر کمزور دل کی طرف سے آپ کی طاقت کا شراج ہے دنیوی فیصلے آپ نے
 دیکھ لئے کمزور دل نے اپنی نافرمانی کا مزہ کچھ لیا مگر یہ سنی اور سامعی فیصلے اور فیصلے کرنے
 دے کافی تھے حقیقی فیصلہ اور یوم الحق باقی ہے یہ وہ وقت ہوگا کہ مرحوم یوسف
 اپنے باپ سیت خدا کے واحد کے حضور میں اپنے حقوق کا طالب ہوگا کافی مقدمہ کی
 تیاری خرب کی اور کامیابی ہوئی اب حقیقی مقدمہ کا انتظام کیجئے۔ اما جان اس وقت کو
 آیا اور اس فیصلے کو اٹل سمجھتے جسکا تین بیگناہ انشطار کر رہے ہیں +
 جہاں آرٹکی درخواست پر جج نے بطور گواہ کے اس خط پر دستخط کیے اور
 اور وہ جیل خانہ روانہ ہو گئی +

(۵)

”تم بھی املاور کہتے ہو بیٹے بھی ہیں بیٹیاں بھی املا کے درد سے اچھی طرح
 باخبر ہوا اور اس آگ کی تہوڑی بہت قدر جانتے ہو میں نے تمہارے واسطے وہ کیا
 جس کی مثال دنیا میں موجود نہیں آئیں گے کا تارا اور کلیجہ کا ٹکڑا جسکو سینت سینت کر
 نہ سینے پیٹ میں رکھا جسکو خون جگر پلایا اور ہاتھوں چاؤں پالا ان ہاتھوں سے
 صرف تمہارے کارن اس طرح فوج کیا کہ تڑپ بھی نہ سکی۔ پیاری جہاں آرا میرے
 ہاتھوں جیل خانہ کی چکی میں رہی ہے وہ رو بہا ہوں جس نے ہرما کی پٹائی پر کلنگ
 کا ٹیکہ لگایا میری آنکھیں جب کائنات کا مطالعہ کرتی ہیں اور میں دیکھتی ہوں کہ چٹیا

بچوں کو جہانے کے لیے دور دراز کا سفر طے کرنی اور انکے لیے دانہ دنکا ڈھونڈ کر لاتی ہے۔ گیتیا اپنے بچوں کو میکر لیٹی ہے اور دودھ پلاتی ہے تو میرا دل تڑپ اٹھتا ہے اور میرا ایمان میری ہستی پر لعنت بیجتا ہے میں نے جھوٹا حلف اٹھایا اور غلط شہادت دی خدا گواہ ہے میرا کلیجہ کٹ گیا جس وقت میں نے گمراہی ختم کی اور جہاں کو دیکھا اس کی نظر میرے چہرہ پر تھی اس نے اپنے آنسو پونچھے اور پھر مجھے دیکھا اسکی حیرت بھری نظریں میرے چہرہ پر تھیں آنسو جاری تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی اسکا معصوم چہرہ میرے سامنے اور یکتا نظر میں کلیجہ کے پار تھیں۔ میں نے تم سے اسواسطے علاج نہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ میری اولاد کے بھی مالک ہو جاتے۔ یا ایسی سنگین سزا دیتے کہ آسمان اور زمین اسکو دیکھ کر کانپ اٹھیں۔ مکان کی گنجی یہ موجود ہے تو اور شوق سے اس کے مکان پر قبضہ کرو گے خدا را جھکوبی بنادو اور دکھا دو کہ کس دل سے تم اس کے مکان میں داخل ہو گئے۔“

جہاں آرا کی مال یہ کہہ کر اٹھی اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے اس نے ایک ٹھنڈا سانس لیا اور سیپوش ہو کر گر پڑی۔

(۱۶)

عدالت عالیہ سے دونوں فیصلے منسوخ ہوئے ناظر جہاں آرا کا مشورہ قرار دیا گیا اور جہاں آرا کا ارتکاب اشتعال یہ دونوں فیصلے مختلف تاریخوں میں ہوئے پہلے ناظر رہا ہوا لیکن سات مہینہ کی قید نے اسے مردہ سے بدتر بنا دیا تھا جہاں آرا اور یوسف کے فراق میں روتے روتے اس کی آنکھیں جاتی رہیں گھٹیا سنے دروڑا گئیں بیکار کروں جیل خانہ کے سپاہی پڑ کر باہر چھوڑ گئے درنگ دریں بیچارے دوپہر ہوئی اور ہنوک لگی اور گھٹنا گھٹنا ایک طرف کو چلا یوسف کے قتل کا حال اسے معلوم ہوا لیکن جہاں آرا کی قید کا علم نہ تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ سلیم کے ہاں خوش ہے سوائی قید سے اور زندگی موت سے بدتر یعنی چاہتا تھا کہ کسی کو صورت نہ دکھاؤں مگر اس کی حالت اور صورت ایسی قابل رحم تھی کہ رات چلتوں کا دیکھ کر دل کٹا تھا انجان ہی ٹھنک جاتے ایک اندھا اپاہج گشت کا ٹھہرا چلے پھرنے سے معذور پٹی لنگوٹی باندھے ٹھٹھوں میں سر دے اور منہ چھپائے خاموش بیٹھا تھا کہ کوئی نہ دیکھے اور نہ پہچانے مگر جب یوسف کی یاد تڑپا دی اور کسی کی

آہٹ سٹائی دیتی تو سر اٹھاتا اور کہتا۔

”مگر کئی اشک کا بندہ یوسف کی قبر پر پہنچا دے۔“

اسکی حالت لمحہ بہ لمحہ ابتر ہو رہی تھی موسم سرد تھا اسپر مہاوٹ اور بے کھنکھناتہ کھلنے کو ٹکڑا نہیں دین سڑک پر اور رات درخت کے نیچے ٹیکر کت دل اور دماغ دونوں گڑبگڑ تھے طبیعت کبھی درست ہوتی تو یوسف کا خیال تازہ اور جہاں آرا کی یاد دہانہ دار اس سرد سے روتا اور کپ سے چیخا کہ سننے والے بیتاب ہو جاتے۔ یوسف کی موت کا غم ایسا کاری تھا کہ کسی طرح نہ پنپ سکا اس پر جہاں آرا کی بیوفائی کا یقین اس زخم کے کچکے موت کا مزہ چکھا ہے تھے آدمی رات کے وقت جب دنیا خواب غفلت میں ہوتی وہ بلبلا بلبلا کر روتا زمین سے سر پھوڑتا، سینے پر گھونٹے مارتا، ٹوٹا اڑتا پتا، جہاں آرا، جہاں آرا کہہ کر جلاتا اور یوسف یوسف کے نعرے لگاتا ہوا آگے بڑھ جاتا +

جہاں آرا چیمٹی تو ناظر کی تماس میں مصروف ہوتی اس کی حالت سنی تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا اگیا چاروں طرف ڈھونڈتی پھرتی لوگوں سے پوچھا مگر کچھ پتہ نہ چلا، ایک رات اسی طرح دیکھتی پھر رہی تھی دو دن بچکے تھے اور سردی کی یہ شدت تھی کہ دانت سے دانت نچ رہا تھا، ابرتا کھڑا تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی بادل اور بجلی دور شور سے کرک اور چمک رہے تھے جہاں آرا ناظر کی تماس میں سرگرداں تھی کہ اس نے یہ آواز سنی۔

”اندھ ہوں صورت نہیں دیکھ سکتا مگر موت سے پہلے اک نفع آواز سنا دے جہاں آرا جہاں آرا“

بادلوں کی بجلی فضا آسمانی میں جلی اور محبت کی بجلی جہاں آرا کے دل پر گری نہی دل اور ہٹو ہٹاؤ پاؤں لیکر بیتابانہ دوڑتی تو دیکھا کہ ناظر چلنے کی سردی میں دبکا اس کے نام کی تسبیح پڑھ رہا ہے اور جہاں آرا جہاں آرا کہہ رہا ہے۔ بجلی نے چمک کر جہاں آرا کو ناظر کی صورت اور حالت دوبارہ دکھائی بے چین ہو کر ایک جھج ماری اور ”سیر ناظر“ کہہ کر اس کے قدموں میں گری۔

ناظر جہاں آرا کی آواز سننے ہی بے قابو ہو گیا اس کے قدموں میں آستے ہی قلب کی کیفیت اور بھی بگڑی وہ بیہوش پڑی تھی اور ان دونوں بیوی کا مجموعہ جگل

یابان میں محبت کی ایک ایسی تصویر چمک رہی تھی جس کے ہر ذرہ پر کائنات قربان ہو
ناظر نے ٹٹول کر دیکھا کہ جس جسم پر مہین اور نازک لباس رہتا تھا وہ اس وقت گاڑے
اور گزی میں پٹا ہوا ہے سر کی لیلیں بندھی ہوئی ہیں پاؤں زخمی ہیں اس کے قدموں پر
آئیں لٹا جہاں آنا ہو مل میں آئی تو ناظر نے رو رو کر کہا۔

موت سر پر کھیل رہی ہے۔ یہ ارمان بھی پورا ہو جائے گا۔

(4)

تجھ کو معلوم نہیں کہ اس خرگوش کی ضرورت کس کے لیے ہے کہ تو ال صاحب کے
بچہ کے واسطے لال منہ کا پٹاوری خرگوش کہیں بھی مل جاتا تو ہم تجھے نہ لینے تو ہند
باتیں بنا رہا ہے بہت جھگڑا ایک آدھ روپیہ بے لجاجت اس جانور کی جان بچہ کی جان
سے زیادہ نہیں ہے۔“

جہنگی کچھ سوچتا رہا اس نے خرگوش کو پکارا کیا اپنے سینہ سے لگایا اور کہا۔
 ”تم اس لذت سے جو مجھ کو اس وقت حاصل ہو رہی ہے نا آشنا ہو۔ تمہارے
 ایک بچہ کی جان اس خرگوش کے مقابلہ میں قیمتی ہے لیکن میری نگاہ میں تمام دنیا بھی
 اس کی قیمت نہیں ہو سکتی اگر کو تو ال صاحب کے بچہ کی زندگی اسی کی موت پر
 منحصر ہے تو تم کو تمہارے کو تو ال صاحب کو کیا حق ہے کہ میرے بچہ کو مار کر اپنا
 بچہ جلا دے؟“

سپاہی۔ یہ فضول باتیں بیکار میں تبھکو کچھ انعام دلوا دیں گے مفت نہ ہیں مگر خوشی سے دینا ہے تو دے ورنہ ہم زبردستی پوجا میں گے ۔
 جھوٹی۔ اس خردگوشت کے ساتھ میری جان لڑی ہوئی ہے یہ مجھکو بھوتوں سے زیادہ ہے اس کی موت میری موت ہوگی اگر ایک بچہ کی جان بچانے کے واسطے دو جانیں ضائع کرنی جائز سمجھتے ہو تو تمہاری خوشی۔

سپاہی۔ خٹک من کو تو بچہ کہہ رہا ہے اس جیسے ہزاروں لاکھوں اسے لے چکے ہیں بٹنار میں روپیہ کے چادر میں لگے۔ کیوں خواہ مخواہ باتیں بناتا ہے۔
جھولی۔ روپیہ کے چار نہیں ہزار ہی گو یہ میرا پیارا بچہ تو حکومت جانور سمجھتا ہے ہو

کسی قیمت پر کہیں میسر نہیں آسکتا +

سپاہی - اچھا تو خرگوش ادھر لا اور ہمارے ساتھ چل۔ کوئی تو ایسی
فیصلہ ہوگا۔

جوگی - کوئی کتنی دور ہے؟

سپاہی - ہنگی کوئی بائیس میل۔

جوگی - آخر یہ سزا بھگے کس جرم میں مل رہی ہے اور میں کیوں بھگتوں؟

سپاہی - ہم تو نہیں کہتے کہ تو چل۔ تو اگر سنا ہے تو چل کوئی چلا چلا۔
نہیں تو ہم خرگوش لیے جاتے ہیں۔

(۸)

جہاں آرکی حالت زار اسکا اپنے دیوانہ دیوار خود ہر کو چھوٹے سے ٹھیلہ پر لیکر پھر چٹم
مسلم گودا سٹے دریں ہجرت تھا مذکی وسیع زمین اسکا مکان تھی دخت اسکی چہیت ستر گیس
اسکا کھن اور نخل اسکا قوشہ وہ علی الصبح مشہر کا ٹھیلہ لیکر نکل جاتی اور پاس کھڑا کر کے
دن بھر پتھر کو بیچ شام کو مزدوری لیکر بازار آتی وہ آخر دینی دودھ لیتی اور وہ نویں بیوی
اپنا بیٹ بھرتے۔ ناظر کی حالت روز بروز ابتر ہو رہی تھی وہ اکثر بیہوش ہوتا تھا مہیاں ہوتا
تو جہاں آرا اور یوسف کے گھرے لگاتا۔ حکیم اور ڈاکٹر جواب دے چکے تھے مگر جہاں آرا
اپنی کوشش میں کمی نہ کرتی۔ ناظر کی دیوانگی گویا بہت کچھ ترقی کر رہی تھی مگر کبھی وہ بالکل
تندرستوں کی سی باتیں کرتا جہاں آرا کے قدموں پر سر رکھتا اس کے آگے ہاتھ چڑھاتا کہ
مدیکم کو اما، سونے کو پیل، آدمی کو جانور، جہاں آرا کو لونڈی بنانے والا شوہر
پھرے احسانات کا کیا معاوضہ کرے؟

یہ کہہ کر روتا چیخا بیلانا اور بیہوش ہو جاتا۔ ایک روز جبکہ آفتاب غروب ہو چکا تھا
جہاں آرا اپنا ٹھیلہ لیے چلی جا رہی تھی اُس نے دیکھا کہ ایک عظیم الشان پنڈال میں ہزاروں
مسلمانوں کا مجمع ہے اور نکاح بیوگان پر کوئی مولوی صاحب عظم فرما رہے ہیں۔
جہاں آرا اپنا ٹھیلہ لیکر آگے بڑھی اور جب عظم ختم ہوا تو اجازت لے کر کہنے لگی:
”دنیا کا وہ مذہب جو فطرت انسانی کے خلاف احکام صادر کرے دین فطرت نہیں
ہو سکتا میں مسلمان ہوں اور اگر میرا واسطہ آپ جیسے مسلمانوں سے نہ پڑتا تو شاید اس سے زیادہ

ہماری مسلمان ہوتی جتنی آج ہوں۔ بعض معاملات میں میرا عقیدہ متزلزل کر نیوالے مسلمان
 اور صرف مسلمان ہیں مسلمانوں کا یہ دعوئے ہے کہ ہمارے مذہب مقدس نے عورت کے
 حقوق کی سب سے زیادہ حمایت کی اور دنیا کے کسی مذہب نے عورت کو یہ حق نہیں دیا
 حقیقتاً ہمتی کے دانت میں کھانسنے کے اور دکھانسنے کے اور میری لاتعداد بیٹیاں جن کو
 گھر کی ملکہ کا خطاب دیا گیا ہے جس طرح زندگی بسر کر رہی ہیں اور یہ شہزادیاں جس قدر اہمیت
 رکھتی ہیں۔ اور جیسی حکومت کرتی ہیں وہ میں بھی جانتی ہوں اور آپ حضرات بھی۔ ان کو
 بحث نکاح بیوگان کے متعلق تھی اور داعط صغیر میں بیان نے اس سلسلہ میں حاضرین کے
 سامنے جنت کے دروازے کھول دیے مگر اس طرح میں جہاں کتنے اور بیٹی گھوڑے اور
 گدے تک تشریف فرما ہیں بہ نکت عورت کو یہی اجازت ہوتی تو غالباً بہشت کے شوق
 اور مغفرت کے فتن میں ہر رات آج ہی داخل حسانت ہو کر سخت جنت ہو جاتی گویا
 سکھ صرف نکاح جنت کا وارث ہونے کے لئے کافی تھا باقی اعمال خواہ کچھ ہی ہو جیسی
 ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان احکام کے سامنے سر جھکانے کو تیار ہوں مگر حیثیت
 ایک انسان کے بجائے فاضل مقرر سے اس سوال کا حق حاصل ہے کہ کیا اس نے اس
 حکم کو پیش کرنے سے پہلے سرشت انسانی اور فطرت انسانی کے ہر پہلو پر غور کر لیا ہے
 وہ عورتیں جو چھوٹے چھوٹے بچوں کو بیکر بیوہ ہوئی ہیں کیا ان احکام میں شامل ہیں
 اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو کیا داعط صاحب کی یہ توقع کہ دورِ حاضر کا مسلمان جو خدا کا
 نام بھی کہی نہیں لیتا، ایک عورت سے نکاح کر کے اس کے تین بچوں کی پرورش صرف ایسے
 کرے گا کہ بعد الموت عذاب قبر سے محفوظ رہیگا۔ میں بصدا و ب عرض کرتی ہوں کہ آج جبکہ
 روحانیت فنا ہو رہی ہے وہ کوششیں جن کا خاتمہ جنت و دوزخ پر ہو جائے واسطے دیا وہ
 مفید نہیں اس وقت ہمارے لئے ہماری قومی عزت و ذلت کا تقابل بہت کافی ہے میرے
 اس خیال پر جو اعتراض ہو سکتا ہے میں اس سے بیخبر نہیں ہوں۔ خدا کا فیصلہ حالات
 سے واسطہ نہیں رکھتا میں ایک خاص حد تک اس کو تسلیم کر لیتی ہوں۔ لیکن فیصلہ مسلمانوں
 کے واسطے ہے اور مسلمان جس کوئی پر پرکھا جاسکتا ہے وہ موجود ہے کیسے اور
 بتائیے کہ کڑواؤں میں کتنے کنڈن کی طرح دیکھ رہے ہیں +

جب مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تو حکم کی تعمیل کون کرے اور جب مسلمانوں کا



بگڑ چکا تو مقرر کا کام سب سے پہلے یہ ہے کہ وہ حالات کو ملحوظ رکھے یہ حکم ان لوگوں کے واسطے تھا جو یتیموں کی پرورش فرض سمجھتے تھے اور جنکا کوئی گھر یتیم سے خالی نہ تھا لیکن آج کے یتیم خانے باوجود اس کے کہ بعض یتیم اگر دولت مند بنیں تو فقیر بھی نہیں اور اپنی ذاتی ضروریات سے بے فکر ہیں مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے کس طرح دم توڑ رہے ہیں اور یتیم جنکا ہر مسلمان وارث ہوتا ہر مسلمان عورت ما اور مرد باپ ہوتا الگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خود یتیموں سے پوچھو آپ حضرات فرما سکتے ہیں کہ عمر میں کتنے یتیموں کی خدمت کی اور کتنی مرتبہ ان بے وارثوں کو اپنے کلیجہ سے لگایا کبھی فرصت ہو تو دوسری قوموں کے یتیموں کو دیکھتے اور پھر اپنے یتیموں پر نظر ڈالیے تو یہ سماں بہت کچھ بتائے گا +

میری رائے میں بیوہ کے نکاح سے قبل یہ انتظام نہایت ضروری ہے کہ اس کے معصوم بچوں کی مٹی پلید نہ ہو۔ میں اسی کا شکار ہوئی اور میرے ساتھ تین ایسی زندہ رومیں برباد ہوئیں جنکا اب کوئی علاج نہیں +

دفعۃً جہاں آرا کی نگاہ اپنے شوہر کے چہرہ پر پڑی تو اسکا دم واپسین تھلا دوڑی اسکا سر پلنے ماتھ میں لیا تو ناظر نے بیوی کے چہرہ کو حسرت سے دیکھا اور رخصت ہوا +

مسلمان اس کی تجنیز و تکفین کے واسطے آگے بڑھے اور تیار ہوئے مگر بھارتا سب کا شکریہ ادا کرتی ہوئی، ٹھیلہ لیکر ایسی گئی کہ پھر کسی نے اس کی آواز سنی نہ صورت دیکھی +

(۹)

یہ مکتبہ جنگی جو حضور کے سامنے کھڑا ہے چور اور بد معاشوں کا سردار ہے شہر کی تمام وارداتیں اسی کے حکم سے ہوتی ہیں اس کی جھونپڑی کے آس پاس کی زمین میں ہزاروں چور بیل کا مال دفن ہے بڑے داروغہ بھی یہ کہہ لے اس کی جھونپڑی سے بڑھ کر ہوئے۔ انکی گرفتاری سے شہر میں امن ہو جائیگا اسقدر خزانہ اور مال کہ کسی طرح اقرار ہی نہیں کرتا +

جھوٹی۔ ان دو دوسپا ہیوں نے اس میرے پیارے خرگوش کو چھیننے کے

یہ بچے اہولہاں کر دیا میں نے اُسے بہشت کہا کہ میرا خرگوش مہتاب سے واسطے جانور ہے مگر میرے واسطے انسان سے زیادہ۔ لیکن اُنکے پتھر کے دل نہ پہنچے میں انسانی آبِ حیات بہت دور ایک جگہ میں جہاں آدمی نہ آدم زاد اپنی زندگی کے دین پڑے کر رہا ہیں یہ خرگوش میرا بچہ ہے جس کی دہسے میں چور اور ڈاکو بنایا جا رہا ہیں میں اس کے واسطے تیار ہوں کہ چیلانہ بھیج دیا جائے اور وہاں سخت سے سخت مصیبت بھگتوں لیکن یہ ممکن نہیں کہ آپ کے بچہ پر اپنا بچہ قربان کر دوں۔ خرگوش کی دنیا میں کی نہیں آپ حاکم وقت ہیں آپ کے اشارے میں سینکڑوں خرگوش جمع ہو سکتے ہیں چھپر رحم کیجئے اور اس خرگوش کو معاف فرمائیے میرے جسم کا ہر حصہ زخمی ہے میرا بدن اہولہاں ہے۔ میرے دل میں درد ہے میں کل صبح سے بھوکا ہوں ان سپاہیوں نے دنیا کا کوئی ظلم ایسا نہیں مجھ پر نہ توڑا ہو!

بالا خانہ سے ایک عورت نمودار ہوئی اور کہا کہ سنگدل جی تو واجب اہل ہے میرا بچہ دوروں میں تڑپ رہا ہے اور کوئی دم کا ہانہ ہے مگر تجھ کو رحم نہیں آتا! اتنا کہہ کر کو قوال بیگم نے حکم دیا کہ خرگوش اس کے ہاتھ سے چھین لو سپاہیوں نے تعمیل کی جی جی خرگوش کو سینہ سے چٹا کر بیٹھ گیا کوششیں بیکار ہوئیں خرگوش نہ ملا اور جہاں بچہ کو دورہ ہوا تو کو قوال بیگم ایک لکڑی لیکر آئی جی جی کے سر پر ماری جی جی چکرا کر گرا۔ سپاہیوں نے خرگوش پکڑا اور فوج کیا مگر خرگوش کے ساتھ ہی جی جی بھی فوج ہو چکا تھا۔ پر داندہ روح کے وقت جی جی نے گردن کی طرف اشارہ کیا تو سپاہیوں نے گٹھے میں سے ایک تعویذ کھولا۔ کو قوال بیگم نے پڑھا تو لکھا تھا۔

”میں مرد نہیں اپنے پیارے شوہر ناظر کا نام جسنے والی جہاں آرا ہوں۔ مرد میرے جسم کا تھنہ لگائے۔ بکری اور خرگوش ناظر کی نقابی ہیں۔“
کو قوال بیگم جو جہاں آرا کی ماتھی پر چہ پڑھتے ہی بیہوش ہو کر گری۔ ہوش آیا تو گود کا بچہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

لہ شد الخیری

صحت اور قوتِ ارادی

[محترمہ زہرا بیگم فیضی عصمت کے دورِ اول کی ان مایہ ناز نامور لکھنے والی خداتین میں سے ہیں جنکی قابلیت کا اعتراف بارہا مرحوم مولانا شبلی۔ علامہ راشد الخیری اور مولوی ممتاز علی جیسے بزرگ کر چکے ہیں۔ بہت کم تعلیم یافتہ بیبیاں ہنگی جنہوں نے محترمہ موصوفہ کا نام نہ سنا ہو۔ محترمہ زہرا فیضی کی تقریریں اور تحریریں ملک میں بہت کافی مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ صحت جیسے نہایت ضروری موضوع پر اسقدر مفید اور قیمتی مضمون کے ساتھ محترمہ ہر فیضی کا بزمِ عصمت میں پھر نظر پڑا۔

لاما عصمت کے نئے سال کی نہایت ہی اچھی، قابل ہے۔ ایڈیٹریل]

عرصہ دراز گزر گیا کہ میں مضمون نگاری چھوڑ چکی۔ انقلابِ زمانہ نے دلِ داغ کو الجھنوں میں ڈال رکھا ہے۔ اب بھی کوئی اُبھرنے والے سامان پیشِ نظر نہیں ہیں۔ یا دل خوش کن صدائیں سنائی نہیں دیتیں بلکہ جو دکھا دل بگڑ گیا، جو سنا دل سوس کے رہ گئے، یہ حالت ہمارے ادبِ اربابِ فتنہ قوم کی ہے، ماحسرتاً! کار پر دازانِ عصمت نے اندرونِ مضمون نگاری کی طرف پھر توجہ دلائی ہے کہ عصمتی بہنوں کے واسطے کوئی مفید مضمون لکھوں عصمت میں اب بہنوں کی نئی محفل نامہ نگاری کرتی ہے۔ یہی نئی پڑائی نامہ نگار نظر آتی ہیں۔ خداوندِ رحیم! انکی انگلیوں کو ادبِ جات کا اپنی قوم کی حالت سناسنے میں بچائی اور خلوصِ نیت کے ساتھ قدم اُٹھائیں عصمتی بہنوں سے سنتِ اسلام ادا کر کے سب سے پہلے میں مفید طریقہ صحت کو برقرار رکھنے کی کوشش کر لینے التجا کر رہی کیونکہ صحت سب سے بڑی نعمت ہے اور اسی سے انسان خوشی اور سلامت سے زندگی گزار سکے آپ اچھا رہ کر گھر بھر کو شاد و رکھو اور آباد کر سکتا ہے۔ اس مضمون میں میں جو کچھ لکھو گی دُشمن کے ساتھ۔ اپنے اور اپنے متعلقین کے سچے بیویوں کی بنا پر سنی سنائی باتیں

نہیں کر کسی نے لکھا کچھ پڑھنے والا سمجھا کچھ اور بیان کیا کچھ +

اس زمانہ میں کم دیش آنکھوں کی حالت قابل منوس ہے۔ اکثر لوگ مینک زدہ نظر آتے ہیں یہاں تک کہ بچے اور جان بھی مصنوعی مدولینے کے لئے مجبوس ہیں۔ یہی حالت دانتوں کی ہے پائربا کے مرض میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دانت آنکھ و اس کے مصنوعی مدولینے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ حواس خمسہ میں سے قبل از وقت و چیزیں بوں برباد ہو جائیں تو پھر زندگی کا کیا لطف!۔ دانتوں سے بھی زیادہ آنکھوں کی بربادی حسرت ناک ہے۔ کیونکہ اس کا نعم البدل مصنوعی طریقہ مینائی کو قائم نہیں رکھ سکتا ہو دانتوں کی طرح کسی حد تک کارآمد ہو سکتا ہے البتہ نمائش اچھی ہو جاتی ہے اور پلپنے تشن برا نہیں معلوم ہوتا۔

حفظ ماتقدم کا اگر خیال رکھا جائے تو ان تمام تکلیفوں میں تخفیف ہو سکتی ہے بلکہ میں یہاں تک کہہ سکتی ہوں کہ انسان اپنی اندرونی قوت کو استعمال کرنے کی طاقت پیدا کرے تو امرنا اس سے دور بھاگیں گے۔ یعنی ارادہ دلی۔ ارادہ دلی اس قدر بڑی قوت ہے کہ جب کا بیان مجھے ایک حد تک تحریر ہی نہ ہو سکے گا البتہ زبانی سمجھا سکتی ہوں یہ قوت کامل توجہ سے پوری طرح زیر ہو سکتی ہے اس اندرونی طاقت پر قدیم زمانے میں خدائیدارانہ معرفت کے متلاشی اشخاص محض توجہ کی بدولت غالب آجاتے تھے اور اسی قوت کو ناہم لوگ کہی کجا اتفاق سے دیکھ لیتے تو ظلم یا سحر سمجھتے تھے یا سن لیتے تھے توحیرت سے انگلیاں دانتوں میں پکڑ لیتے تھے کہ فلاں فلاں شخص فوق الانسان ہے۔ ہم میں سے ہر بہن اس بے نظیر قوت کو بٹھا سکتی ہیں یا اپنی لاپرواہی سے زائل کر کے بیکار کر دیتی ہیں۔ کیونکہ ہر انسان میں یہ قوت موجود ہے صرف طریقہ استعمال سے نا آشنا ہیں۔ بیکار ہو جانا اس لئے کا دستور العمل ہے اور اسی طریقہ میں دنیا گرفتار ہو رہی ہے۔ فی زمانہ ہر انسان دواخانہ بن کے معالجوں کے ہاتھوں میں پڑے کہ سپرد کرتا ہے خواہ بیماری ہو یا شبہ

ہر حالت میں معلع بلوایا جاتا ہے ذرا سی چھینک آئی اور عزیزوں کے اور اپنے چمکے چوٹ لگے بایں یہ کیا غضب ہو گیا! اور وہم سے معلع حاضر ہو گیا۔ اور سب عزیز گھبرانے لگے اس بات سے بچے رہنا اسکا نام ارادہ دلی ہے۔ قدیم زمانے میں اکثر بچہ کن کو بزرگوں کی صحبت میں چھوڑ دیتے تھے اور انکے دیر سایہ پرورش پاتے تھے جب جاکر ان بچوں میں عجیب غریب قوتیں پیدا ہوتی تھیں۔ خوراک سوچ سمجھ کر اعتدال سے کھاتے تھے انکے تونے مضبوط اور بیماریوں سے بُرا رہتے تھے۔ اور اُس زمانہ میں عمر طبعی کو پہنچنا صحت کے ساتھ آسان تھا۔ کیونکہ حسیات کے ساتھ بسر ہوتی تھی اور یہ بات تسلیم شدہ تھی کہ وہ آجکل کے لوگوں کی طرح عمر بھر ریختے نہ رہتے تھے۔ اچھے تندرست ہٹے کٹے ہونے لگے۔

اندرونی قوت کو بڑھانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے دل میں یہ خیال جایا ہوا رکھیں اور اپنے آپ تنہائی میں کہیں کہ میں کبھی بیمار نہیں ہوں گی۔ اور مجھے بیمار نہیں ہونا بلکہ نہایت تندرستی سے تادم زیست بسر کرنی۔ اس طرح کھانے پینے بیٹھنے اٹھنے چلنے پھرنے سونے کھانے کے لیے یہی ارادہ کریں اور ہر کام کے واسطے یہ عزم اپنے دل میں پورے دھیان کے ساتھ کریں۔ کبھی پست ہمت نہ ہوں۔ ہر وقت اپنے کو آمادہ رکھیں۔ تو اندرونی قوت بڑھتی رہے گی اور اسکا فائدہ تہوڑے عرصہ میں جاکر معلوم ہوتی جائیگا۔ مثلاً، سفر و دوستوں کی کثرت، سرکار و جنگی شکایت اکثر ہارکتی ہے۔ اسی قسم کی تکلیفیں اپنی دلی قوت سے فوراً برطرف ہو سکتی ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ پوری توجہ سے ان کے برطرف ہونے کی خواہش ہوتی رہے۔ ورنہ کبھی فائدہ نہ ہوگا۔ تشخیص سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر بیماریاں اضمہ کی غلطی سے ہوتی ہیں اور جب آنتوں پر مضہم نہ ہونے والی تھیل خوراک کا بوجھ پڑتا ہے تب جاکر امراض کی تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں مسلسل یہ لیف اگر جاری رہتی ہیں تو تمام جسم کی حالت رفتہ رفتہ بدل جائیگی دورانِ غلن میں کاؤ ہو کر طبیعت کا حال ناگفتہ بہ ہو جائے گا۔ حالت صحت میں زیادہ ضروری ہے

کہ اعتدال اور احتیاط برقی جلانے۔ کھائیں مگر سمجھ سے نہ یہ کہ جو پسند آیا غیر معمولی حد تک کھایا اور بیمار ہو گئے۔ ہمیشہ تھوڑی سی بھوک باقی ہو تب جا کر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں، مشکم سیر ہرگز نہ کھائیں۔ نہ دواؤں کے محتاج بنیں۔ جیسے جیسے بیماریاں لاحق ہوتی رہیں گی ویسے ویسے کمزوری اپنا تسلط کرے گی اس لیے اپنے ارادہ کا دلی کو کام میں لیکر بیماریوں کو نڈ دیک نہ آنے دیں۔

آنتوں کو صاف ستھرا رکھنے سے جسمانی صحت کو بڑا فائدہ ملتا رہتا ہے۔ اور آنتوں کے صاف ستھرے رکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ صبح سویرے ایک کٹورہ بھر کے پانی پیئیں رات کو سوتے وقت بھی ایک کٹورہ پانی پیئیں یہ دو وقت مقرر ہی ہیں۔ انکے علاوہ اور کٹورے دن بھر میں بے پياس بھی پی لیں ہر ج نہیں ہے تاکہ آنتیں اچھی طرح دھل جائیں۔ اس دھل جانے سے آنتوں میں کھانا مضہم کرنے کی سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہاضمہ میں خرابی پیدا ہونے سے روکتی ہے۔ پانی کی غریباں اس قدر اعلیٰ درجہ کی ہیں کہ سبحان اللہ۔ اگر کسی وقت انسان کو بھوک لگے تب بجائے کھانے کے ایک کٹورہ پانی پی لے تو بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ پانی میں ایسے اجزاء موجود ہیں جو انسان کو بجائے خوراک کے تقویت دے سکتے ہیں۔

پانی کو گرم کر کے ٹھنڈا ہونے کے بعد پینا یہ تمام طور سے سب جانتے ہیں اور اسکا استعمال زیادہ مفید سمجھتے ہیں۔ لیکن میں کچھ اور عرض کر دوں گی پانی کو نل سے نہایت صاف ستھرے برتن میں بھر کے اتنا جوش کریں کہ خوب گرم ہو کے کھونٹے لگے جب خوب کھول جائے رات بھر اسی برتن میں ٹھنڈا ہونے دیں۔ صبح سویرے مٹی کی ٹھلیا یا مٹکی کو اندر سے دھو کر گڑ کے دھو لیں تاکہ پانی کی چکنا چٹ پوری طرح نکل جائے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ مٹکی کو دھوپ میں رکھیں۔ اس کے

بعد پانی چھانٹنے کی موٹی صافی سے ملکی کے ٹونہ کو باندھ کر رکھیں۔ اور طیارہ کیے ہوئے پانی کو صاف برتن میں نکال کے ڈونگے سے پچاس دفعہ اونچا اور چھال اور چھال کے رکھیں اس کے بعد برتن والا پانی منڈھی ہوئی صافی سے ملکی میں چھان لیں اور احتیاط سے ڈھانک کے رکھیں۔ پانی جب گرم کیا جاتا ہے تو جراثیم سب مر جاتے ہیں اس لیے کوئی بوائی بیماری نہیں ہوتی مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ مفید اجزاء بھی مفقود ہو جاتے ہیں۔ گویا پانی بے جان ہو جاتا ہے۔ ڈونگا اچھانے اور پانی اچھاننے سے پھر پانی تازہ اور جاندار بن جاتا ہے اور مفید اجزاء کو ادبھرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح طیار کیا ہوا پانی نہ کٹوے ہیں ضرور مفید ثابت ہوگا۔ صراحی کو چار دن یا ہ دن استعمال کر کے دھوپ میں اٹا کھڑا کر دینا چاہیے اور نئی صراحی استعمال کرنا زیادہ صحت افزا ہوگا۔ کیونکہ صراحی کا گھاتنگ ہوتا ہے ہاتھ ڈال کر خوب رگڑ نہیں سکتے ایسے دھوپ میں نہ رنڈے پھنے سے صاف سُٹھری ہو جاتی ہے اس کے بعد استعمال کریں اور دوسری صراحی کو دھوپ میں پٹے پہنے دیں۔ ملکی کو بھی بدلتے رہیں تو بہت زیادہ بہتر ہوگا۔ مگر گاہے ماہ ہے۔ ہمیشہ بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کافی حجم نہیں سکتی۔ ہاضمہ سے آنکھوں کو بڑا تعلق ہے۔ ہاضمہ کی کمزوری کے ساتھ آنکھیں ضرور کمزور ہو جاتی ہیں۔ معمولی طور سے خیال نہیں آتا نہ اسکی طرف کوئی توجہ نہ ہے۔ بلکہ آنکھوں کا غیر ضروری علاج کیا جاتا ہے اور سب سے اول عینک لاحق کر کے ہمیشہ کے لیے آنکھوں کو کمزور بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب عینک لگانے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں تو روز بروز آنکھیں بھی مجبور اور مجبور تر ہوتی ہی جاتی ہیں یعنی عینک دسری کی طرح زندگی بھر چمٹ جاتی ہے۔ اور خرابی یہ ہے کہ چند عیندہ گزرے آنکھیں اور کمزور ہوئیں عینک بدلتی فرضی ہوتی یہی دور دورہ وبال جان ہو کر رہتا ہے۔ ایسے ہاضمہ کا خیال بڑے غور سے رکھیں اور دو تین ہل تر بیریں جو ممکن اہل ہیں کرتے رہیں عینک سے انشاء اللہ ہمیشہ کے لیے یا بہت بڑی عمر تک بچی رہیگی۔

نہ ہرہ بیکم فیضی (مبئی)

فلسفہ مسرت

خوشی ایک ایسی نعمت ہے جس سے انسان کو زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے اور یہ نعمت ہر شخص کے دل میں موجود ہے کسی کے کم کسی کے زیادہ مگر کوئی دل اس سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اور ہر شخص کو چاہیے کہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ قدرت چاہے دنیا بھر کی دولت و ثروت۔ طول حیات بخش دے لیکن کسی کو خوشی عطا نہیں کر سکتی۔ خوشی حاصل کرنا ہر شخص کا اپنا کام ہے۔ جس شخص کو دنیا میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اُسے فکر اور پریشانیوں بھی بہت ہوتی ہیں۔ جو شخص تحصیلِ خوشی کے اصول سے بے بہرہ ہے دنیا بھر کی دولت اور تاج سلطنت اور گونا گونی تقریر کات اور دلچسپیاں اُسے خوش نہیں کر سکتیں۔ خوشی کا دار و مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ خیالات پر قادر ہو اور انہیں ٹھیک راہ پر لگائے۔ تکلیف وہ امور سے بچے اور دل خوش کن خیالات کی یاد سے جی بھلایا جائے۔ مشہور فلسفی شوشیار کا قول ہے کہ کوئی تو یہ خیال کرنا ہے کہ دنیا غیر آباد جگہ ہے جہاں غم کے سوائے کچھ نہیں اور چاروں طرف ظاہر داری نظر آتی ہے دوسرے کے خیال میں دنیا ایک زرخیز مقام ہے جہاں دلگی کا سامان موجود ہے اور حقیقت سے بحث ہوتی ہے جس طرح رباب کا بجانا مشق سے آئے اسی طرح خوشی کے حاصل کرنے کے لیے بھی مشق درکار ہے اگر درست راستہ اختیار کیا جائے تو خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ انوس اسکا ہے کہ ہم مسلمان مرد ہوں یا عورت خوشی سے بہت دور ہیں ذرا ذرا سی بات کا اقتدار بوجھ کر دیتے ہیں کہ گویا دنیا الٹ گئی مرد تو باہر چل پھر کر اپنا دل تفریح و دلگی کے سامان سے بھلا سکتے ہیں مگر دوائے بر حال ما! کہ چار دیواری کے اندر زندگی گزرتی ہیں

اگر خوش فہمی سے چار بیبیاں ایک جگہ ہو گئیں تو ادھر کا گلہ ادھر کا شکوہ نکال کر خوشی و مسرت پیدا کرنا تو درکنار اور رنج مول لیتی ہیں۔ جو عقل مند سمجدار بیبیاں ہیں وہ اپنے فکر و رنج کو دور کرنے کی تدابیر سوچتی ہیں۔ چاہے ان کا کتنا ہی نقصان ہو اس کی پروا نہیں کرتیں۔ رنج کرنے کی بجائے اس فکر کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ فرض کرو ہمارا بچہ علیل ہے۔ اور ہم اس کی علامات کے سبب فکر و رنج و پریشانی میں اس قدر محو ہو گئے کہ اس کی رنگ و ہمارواری کا خیال بھٹ رہا۔ ڈاکٹر نے جو دوا دی وقت پر نہ ملائی۔ غذا وقت پر نہ دی رنج و فکر میں پریشان رہے جس کی وجہ سے بچے کی بیماری بہت بڑھ گئی اور وہ مریض کے قریب ہو گیا بلکہ اس طرح سے ہزاروں بندگان خدا کا خون ہوتا ہے بے موت مرتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ فکر و رنج کو دور کر کے الطینان علاج کرنا چاہئے۔ رنج کو ہرگز فریشتہ آنے و دہری بات یہ ہے کہ زندگی کی راحت و ایک سلسلہ بنانا چاہیے خواہ وہ راحت کسی ہی چوٹی چوٹی کیوں نہیں۔ چنفرٹ کی سائے ہے جسدن کوئی خوشی ہنسی کی بات ہندو بالکل اینگیاں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ چاہیے ہر وقت خوشی کے پیدا کر نیکی کوشش کریں اپنی خوشی ہزار بلاتوں کو ملتی ہے۔ عیسائی و پارسی عورتوں کو دیکھو جب ان کے گھر ہمان آنا ہے تو اس کو کھلے خدا و خواہ منہں ہتی ہیں ہمان بی بی کو بھی ہنسا ضروری ہوتا ہے کسی کو خوش طبی سے ہنسنے کچھ کیا بھلا معلوم ہوتا ہے خندہ کا اثر ہر شخص پر کیا فرحت بخش ہوتا ہے۔ خوشی جو ہمارے سینہ میں جوہر ہے اس پر چمک آتی ہے اور وہ مثل ایک ستارہ کے سینہ میں چمکتا ہے۔ اہل خوش مزاجی کا راز یہ ہے کہ ہر فرد خندہ کر نیوے خیالات کو دل میں آنے دو اگر خندہ آجائے تو بہت جلد اس کو دور کر دے بعض آدمی ہمیشہ اپنی مصیبت تکلیف کا رونا سنتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بڑی تکلیف میں ہیں یا ہمارا خیال بخیر اور بعض ایسے ہی خدا کے بندے ہیں کہ وہ ہر حالت میں خوش رہ جگہ انکو مسرت حاصل ہے۔ خوش طبی سے اخلاق میں تقویت حاصل ہوتی ہے جس طرح سورج کی روشنی سے پتھر کھل جاتے ہیں پھل کھاتے ہیں اس طرح خوش مزاجی سے جیسے زندگی اور آزادی کا احساس ضرور ہے اسے اظہار خندہ

کی تکلیف ہوتی ہے۔ ہر فرد کو ہر روز مسرت حاصل ہونی چاہیے۔

سوئی ماں ایسی ہو

یہ ایک سچا واقعہ ہے۔ میں نے صرف نام بدل دئے ہیں۔ د۔ ۱۔
 نجمہ کا بچپن جس ناز و نعمت کا ڈپار میں گزرا اُسے دیکھ کر ہر شخص کو اندیشہ
 تھا کہ سُسرال میں یہ لڑکی غضب ڈھائیگی۔ خدا کی شان ہے جس وقت سے پیدا
 ہوئی گیاد و حیاں کیا نیکیاں سب اس کے دم کے پردانے تھے۔ دادا نے
 جس وقت پوتی کی پیدائش کی خبر سنی کچھ افسردہ سے ہو گئے تھے لیکن صورت
 دیکھ کر سب کچھ بھول گئے اور جب سے بولنا آیا پھر تو نجمہ کے آگے ہزاروں اللہ
 آمین والے بہائی کی بھی کچھ قدر نہ رہی۔ عمر کے ساتھ ساتھ قوتِ تنخیر بڑھتی
 جاتی رہتی چار برس کی عمر میں جب خالہ کی شادی میں پہننے اور سب ہر طرف باتیں بناتی
 پھر رہی تھیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک تروتازہ شگفتہ و شاداب گلاب کا پھول
 ہے جس کی خوشبو سب کے دلوں کا کنول کھلائے دیتی ہے یا چاند آسمان سے
 اتر آیا ہے اور اس محفل کو اچھی طرح دیکھنے کے لیے ایک پیاری پیاری ٹہولی
 بھالی بچی کی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ سب کی نگاہیں اسی کی طرف جمی ہوئی ہیں
 اپنے پرلے سب کچھ دیکھ کر ہنساں ہو رہے تھے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ گود میں لے لے پار کرے
 مگر یہ انکی کسر شان تھی کہ جو بلائے اُس کے پاس چلی جائیں۔ کیا مجال جو پھر اُسے
 اپنی صورت بھی دکھائیں کسی نے پکارا اور وہ ایک شگبی نظر ڈال کر وہاں سے
 غائب ہوئیں اگر کسی نے زبردستی بلایا تو اُس کی ہزاروں فضیلتیں کڑوائیں مگر
 ان باتوں سے باز نہ آسکتا تھا بڑے بڑے تربیت کرنے والے جو کسی بچے کی
 برتری نہ دیکھ سکتے تھے اپنے اُصولوں کو پھول گئے تھے چھوڑتے اور باتیں سننے

تھے۔ وہ بنوریوں پر چڑھائے کھڑی بگڑ رہی ہیں اور سب نہیں ہے۔ گایاں کہنے
جوابات تھی اس منہ سے بڑی نہ معلوم ہوتی تھی۔ دادا دادی خدا کے اہل جاچکے
تھے باپ پردیس میں تھے اس لیے اس وقت ان کا دارالسلطنت ناتا کا گھر تھا اور
بوڑھے سے یکا کر بچے تک سب انکی رعایا۔ ناتا ناتانی کی آنکھ کا تارا تھیں مجال تھی کوئی
ان کے حکم سے سرتابی کرے ایک قعدہ خود ان کے حکم کو دیر ہو جائے تو ہو جائے گرنجیم
کا کہنا ٹٹے یہ نامکن تھا کبھی کبھی ماں کو ضرور یہ خیال ہوتا تھا کہ لڑکی ناس ہوئی جاتی ہے مگر
ماں باپ کے خلاف کیسے کچھ منہ سے نکال سکتی تھی ؟

غرض زمانہ یوں ہی گزرتا گیا اور نجمہ بیگم خدا کے فضل سے بڑی ہوئیں شادی بیاہ
کی فکر ہوئی زمان اور مزاج کے شہرہ سے سب لوگ ڈرے تھے مگر صورت نے
سب پر پردہ ڈال دیا اور بارہ برس کی عمر سے پیغاموں کی بوجھاڑ شروع ہوئی ناتا
کا انتقال ہو چکا تھا لیکن بڑے ماموں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتے تھے کوئی جگہ
انکو پسند نہ آتی تھی اور یہی کہہ رہا تھا کہ ”بھئی یہ لوگ نجمہ کی قدر نہ کر سکیں گے
اور اسکا مزاج بھی ایسا نہیں کہ وہ کسی کی سختی برداشت کر سکے“ آخر خدا کی قدرت
جن خالہ کی شادی میں انکے تماشوں نے جان ڈال دی تھی وہ بیماری سوا برس کی
بیاہی ایک آٹھ دن کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی تھیں جب سے انکے میاں پر نہیں بیٹھے
تھے اب ان لوگوں کو بھی یہ خیال ہوا کہ خالہ نادہ بن ہیں اور جب لڑکا نکھال جاتا ہے
سب لوگ آنکھیں بچھاتے ہیں یہ رشتہ ہو جائے تو بہت اچھا ہو غرض پیغام دیا گیا
اور خدا خدا کر کے منظور بھی ہو گیا لیکن عجیب بات تھی کہ اس سے اختلاف تھا تو خود
نہو حسن کو باشار الشکر گیارہ برس کا لڑکا وہ بھی دو صباں والوں کا کھلونہ بنا ہوا تھا
اسے سوئیں ماں کا تو کوئی ڈرنہ تھا خیال صرف یہ تھا کہ ابھی باجی سے دنیا بھر کی باتیں
ہوتی ہیں سبھی مذاق ہوتا ہے وہ محبت بھی کرتی ہیں پھر وہ سوئیں ماں ہو جائیگی انکا

ادب کرنا پڑے گا یہ صفائی اور محبت سب تشریف لے جائے گی۔ سو تیلی ماؤں کے قہقہے سن کر اور کتابوں میں پڑھ پڑھ کر سو تیلی ماں سے اسے نفرت ہو گئی تھی خاص کر بہن کا سو تیلی ماں بن جانا اسے کسی طرح گوارا نہیں تھا جب ذکر ہوتا ہی کہتا کہ کہیں غیر ملکہ بابا کی شادی ہو جائے گر باجی سے نہ ملا کہ پوچھا اسے بھی کیوں؟ اس کا درف یہ جواب تھا کہ ”بس ہمارا جی نہیں چاہتا“

ادھر ننھیال والوں کو خود یہ کھٹکا تھا کہ بڑا نازک معاملہ ہے ادھر نواسی ادھر نواس اور وہ بھی مری ہوئی بیٹی کی نشانی۔ لڑکی کے مزاج کا یہ حال کہ کسی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں یہ بیل کیسے منڈتے چڑھیلی۔ نجمہ کی اس بیماری تو بالکل سپ تھیں ایک آدھ دفعہ بی زبان سے انکار بھی کیا کہ میں خدار کے ظہور کے تو سب طرفدار ہو جائیں گے میری لڑکی ادھر بھی اور ادھر بھی سب طرف سے بڑی بن جائیگی مگر مشکل یہ آتا کہ پڑھی ہوئی کہ نجمہ کی مانی خود داماد کی طرف خاتون اور وہ بیٹی سے خفا ہو جاتی تھیں۔ نیرو بہر حال کسی نہ کسی طرح شادی ہونا گئی اور لوگ بتیابی سے نتیجے کا انتظار کرنے لگے لیکن خدا کے فضل سے شادی کو پانچ برس ہو گئے اور نجمہ بیگم ماشاء اللہ تین بچوں کی ماں بھی ہو گئیں۔ انکی اور ظہور حسن کی کہی لڑائی سننے میں نہیں آئی۔ ظہور کی یہ حالت تھی کہ جہاں اسکول کے کام سے فرصت ہوئی وہ باجی کے پاس پہنچے۔ وہی بہن پہائی کا محبت بھرا رشتہ قائم تھا وہی دلچسپیاں تھیں وہی گپ شپ تھی بعض دفعہ باتوں میں زیادہ دیر لگ جاتی تھی اور نیچے سے پکارا جاتا تھا تو نجمہ بیگم گھبرا کر کہتی تھیں کہ ”ارے بھی جلدی جاؤ کہیں پھٹی اماں خاناہوں کر باتوں میں بیٹھے رہتے ہو پڑھتے نہیں“ اکثر ایسا ہوا کہ باپ نے کوئی کتاب لاکر کھی ظہور صاحب اٹھا کر بیٹھے۔ پڑھ کر بے پردائی سے ڈال دی کہیں کچھ خراب ہو گئی باپ نے دیکھ کر پوچھا کہ ”یہ کون ہمارے کتابیں خراب کرتا ہے تم بڑی بے پردائی کرتی ہو“ لیکن نجمہ بیگم نے یہ نہ بتایا کہ ظہور کی حرکت تھی۔ خیر اب وہ وقت آیا کہ ظہور کے

والد کا تبادلہ ہوا اور ظہور کو دو خیال والوں سے ملجھدہ ہو کر ماں باپ کے ساتھ پردہ میں جا پڑا۔ ظہور کی عمر اس وقت سولہ سترہ برس کی تھی لیکن چوٹی سے ملجھدہ ہونے کا پہلا ہی اتفاق تھا اور ظہور کو یہی کچھ پریشانی تھی کہ آج تک قریباً جی سے بہت اچھی گزری مگر اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ لیکن خدا نے اس معاملہ میں ظہور کی تمت بہت اچھی بنائی تھی ماں باک بھی ان لوگوں کے پرانے برتاؤ میں کوئی فرق نہ آیا۔ بہت دفعہ ایسا ہوا کہ ظہور کے والد کو کسی بات پر غصہ آیا مگر نجمہ بیگم نے کہہ سنا کہ لڑکے ہیں آج کل کون سے لڑکے بڑے سید سے ہوتے ہیں وہ تو ضمنت ہے خدا کا شکوہ ہے ایسے کچھ بہت شریر بھی نہیں ان کا غصہ ٹھنڈا کر دیا نجمہ بیگم کے اس برتاؤ نے سب کے سب جگہ ایک حیرت انگیز مسرت طاری کر دی تھی سب یہی کہتے تھے کہ ”بھلا اس لڑکی سے کب یہ اُمید تھی کہ لڑکے کے ساتھ ایسا اچھا طریقہ رکھے گی۔ ماشاء اللہ بڑی بڑی عقلمند دل اور سمجھداروں سے بادی لگتی“

ایک دفعہ نجمہ بیگم نے اپنے کسی عزیز کو خط لکھتے ہوئے اپنے خیالات کا کچھ اظہار کیا تھا جن کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی قوتِ ایفائی سے کام لے تو پھر اسے اور کسی رہنما کی ضرورت نہیں وہ لکھتی ہیں:-

”میرے دل کا حال خدا کو معلوم ہے میں نے آج تک کبھی اچھے بننے کی کوشش نہیں کی میں جانتی ہوں کہ سونپلی ماں کچھ ہی کرے کبھی برنامی کے سوا نیک نامی نہیں پاسکتی۔ میں نے جو برتاؤ ظہور کے ساتھ رکھا وہ محض اپنے ایسا لکی بنا پر رکھا۔ نہ کسی کے ڈر سے۔ میں اُن سے گھلی لی رہی نہ لاپٹ سے۔ میں نے ہمیشہ یہ خیال کیا کہ جس باپ کی اولاد حسین و نجمہ بیگم کا اپنا لڑکا ہے اسی کی اولاد وہ ہیں پھر آخر کیا وجہ کہ اُنکے

ساتھ کوئی بے انصافی روا رکھی جائے۔ بعض دفعہ میں نے اُن کے والد سے لڑائیاں سُن کر ہیں ان کی طرف ذاری میں۔ مجھے ان سے اس کے معاوضے کی کوئی خواہش نہیں بلکہ اپنی اولاد سے بھی میں یہ غرض نہیں رکھتی کہ وہ میرے بڑھاپے میں کام آئیں گے ہماری خدمت کریں گے۔ جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں مجھے اُن پر مہنی آتی ہے کہ اولاد کیا ان کا کاروبار ہے کہ اس سے نفع کی اُمید رکھتے ہیں۔ کوئی یہ تو پوچھے کہ اپنے اپنے والدین سے کیا کیا جو اپنی اولاد سے اُمید رکھتے ہیں؟

اسی طرح ایک کامیابی کے موقع پر ظہور کو مبارکباد کے خط میں لکھتی ہیں:-
 ”اُس وقت تہہ را خط پا کر جو مسرت ہوئی، بیان نہیں کر سکتی خدا مبارک کیے میری سب سے بڑی تنہائی ہے کہ تم لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرو اور اونچے مرتبے پر پہنچو پس مجھے یہی دیکھ کر خوشی ہوگی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہماری طرف سے یہ خوش خبری سنائی۔“

اللہ اشہد! کیا پاکیزہ خیالات ہیں؟ کیا حسنِ عمل ہے؟۔ اشارہ اشہد چٹم بد دور بس اب میں اسے ختم کرتی ہوں کہیں کوئی ہماری تجہ اور اُن کے سوتیلے بیٹے ظہور کے محبت بھرے برتاؤ کو نظر نہ لگا دے۔ مگر ابھی ایک بات باقی ہے میں دُعا مانگتی ہوں آپ سب آمین کہیے۔ اہی اگر تو کسی بچے کو بے ماں کا بچہ تو نے ایسی ہی سوتیلی ماں عطا کیجو۔ آمین۔ تم آمین۔

و-۱

علامہ اشہد الخیری مدظلہ کی چار کتابیں جن میں کئی جگہ سنجیدہ سے سنجیدہ شخص بھی مہنی ضبط نہیں کر سکتا سنوئی ملت رد عمل کے اعلائے انگوٹھی کا راز تائید غیبی
 منیر عصمت

نانی عشو

ایک نہایت پر لطف قصہ

نانی عشو کا نام اُسی کے اپنے ہی شہر میں نہیں دور مشہور تھا بلکہ تعریف گنڈے، انکی دوا دین، انکی جھاڑ پھونک کا اثا شہرہ تھا کہ صبح سے دوپہر تک انکے گھر پر مردوں اور عورتوں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ نیکوئی نے ناز تو عمر بھر شاید ایک وقت کی بھی نہ پڑھی ہوگی مگر جمعہ کو وعظ کے طود پر کچھ نصیحتیں ضرور کرتی تھی۔ عورتوں کا خاصا مجمع ہوتا تھا کئی بچوں کی دیکھا ہوتی تھی کوئی شوہر کی ماری ہوتی غرض وہ انکو یہ وقت بنا کر اپنا آؤغب سیدھا کرتی تھی۔ بی عشو کی عمر ساٹھ برس سے کم نہ تھی مگر سرخ لباس انکا جزو بدن تھا۔ سستی کی دھری۔ چانویں کا لاکھا پورا پور مہندی۔ اناروں تیل اور دانیالہ وار کاجل انکا ایمان اسپر جہانجن اور پازیب کی جھنکار انکی رفتار کا ڈھنڈورہ، پڑھنے لکھنے کو تو شاید اس کی سات پشت میں بھی کسی نے الف کے نام بے نہ نہنی ہوگی مگر عشو اپنا رعب پٹھانے کو انشرا کا الف حلق سے نکال کر علینہ کر دیتی تھی۔ ایک جمعہ کہ جب عورتیں صبح ہو گئیں اور عشو وعظ کہنے کو تیار ہوئیں تو بجائے ”محترم بیبیوں“ یا ”عزیز بہنوں کے“ فرمائے لگیں۔

”سنو چیلوں! میں ہمیشہ قرآنی بات کہا کرتی ہوں۔ دُورے دُورے کا تو ذکر ہی نہیں کرتی۔ جس طرح شادی حنی کے موفعوں پر ہم اپنی بڑی بوڑھیلوں کو دینیوں پر بٹھا دیتے ہیں کہ وہ کھانے کا انتظام کریں اسی طرح انشرا پاک قیامت کے دن جنت و دوزخ کا انتظام نیکوں کے پہرہ و رنگ دیگا ایک آدمی بچا رہ انشرا انی بڑی دنیا کا حساب کتاب اکیلا کیونکر کر سکتا ہے دہاں کا سارا کام کاج ہم ہی لوگ کرینگے۔ گیارہویں والے دادا ہونگے، اجیری بڑے ابا ہونگے، ولی والے نانا ہونگے، خالہ را بیہ ہونگی میں ہونگی۔ ہم ہی سب مل جلکر تیا پانچا کر دینگے۔ مگر تم جتنی خور و زنی ایسی آکھیں پھولتی ہیں کہ کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تم سب کو معلوم ہے کہ انشرا پاک آم کے اتنے عاشق ہیں کہ آم کا سیپا کھک بتا دیا۔ لیکن تم نارادیں روز آم کھاتی ہو بچوں کو کھلاتی ہو مگر میرے لئے ایک دن لانے نصیب نہ ہوئے کہ انشرا کو پہنچ جائے۔ مردوں قبر میں جب پیٹ پھر ڈیگا تو خون کی ایسی

نہیں پہنکی کہ ابابلیس بترقی تھے سنا تو ہوگا۔ ”طیڑا ہابیل“ پھر کیوں اشر سے غرٹ ہوئی ہو؟
 نانی عثو کا فقر و ختم ہوا ہی تھا کہ ایک عورت تاکہ بیٹے آئی اور کہا تانی ذرا میرے بچے
 کو چلو دیکھو بخار جنبش نہیں کھاتا چار دن اور چار راتیں توں ہی گزر گئیں۔ تاکہ ملے
 آئی ہوں۔“

بی عثو بھلا کیا چوکتیں چھوٹے ہی کہا، چلو گریں نے ابھی روٹی نہیں کھائی، اتنا کہہ دینا
 چوڑا جمع راعت بھی، تاکہ میں بیٹھ، یہ جاوہ جا۔

مریض کے ہاں پہنچی تو بچا دوبارہ برس کا بچہ بخاریں تھا دونوں طرف نمونیا تو
 دن مگر حالت بہتر تھی۔ بغض سے ترقی عثو کے باپ کو بھی واسطہ نہ تھا اس لیے پر ہاتھ رکھا پیٹ
 پر رکھ کر پرکھا اور ذرا سا پائل کر ہی چھو کر کہنے لگیں برا کیا علاج کر رہی ہو۔ ملے کہا ڈاکٹر تانی
 سیم روز آتی ہے اسی کی دوا پلا رہی ہوں۔ عثو مسکرائیں ”اور کس نام لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا
 بچے کے سر پر صاف اموار بخش چلک سہے ہیں بھلا میں سیم کیا کر سکی اتنا کہہ نیچے بیٹھیں اور گہروالی
 سے کہا میں کھانا کھالے ابھی آتا رہتی ہوں گھبراؤ نہیں کھائیں پر میری کہانی ہوں کیا تانتا ہے؟
 بچاری کی جان پر بنی ہوئی تھی کہنے لگی ہاں سمنہ میں تو پر سوں سے دانہ نہیں گیا بانار سے روٹی
 اور کباب شگوائے ہیں۔ عثو مسکرائیں اور فرمایا میں تو بازار کا کھانا نہیں کہانی تم جلدی سے
 ایک چار پر اٹھے ڈال دو خیر کباب کھاؤنگی ذرا بگھار لینا ہاں مٹھاس ضرور ہو ایک پاؤ سیر بڑی شگوا
 میں تو اموار بخش کر ہی ساتھ بیٹھ لیتی گردہ بے خبر دوزوں کے ٹکرائیں توڑتے اگر خبر دوزے آجائیں
 توڑ جا۔ اور ناں ایک چہہ بدھیاں ضرور شگوا“ فقہ کو تانا نانی عثو نے خبر دوزے اور ریر بڑی
 پر اٹھے اور کباب خوب ڈٹا کر کھائے اور بدھیاں لے کر ٹھری میں جا بنگ پر لیٹ جوتا میں تو
 پانچ بجے کی خبر لائیں اب جو باہر نکلیں تو اس طرح کر تین بدھیاں ایک بغل میں تین ایک میں۔ اور وہ
 باہر آئیں اوپر لیٹی ڈاکٹر اندر داخل ہوئی وہ جو دیکھتی ہے تو ایک بڑیا سفید بگلا سر لال انگارا
 لباس جسم جم کرتی! بہت تعجب ہوئی کہ کیا بلا ہے مگر عثو خود ہی آگے بڑھیں اور کہا آئیے اسکا آگے بڑھنا
 کہ عثو اسی پستے بدھیاں لیے گلے ملنے چلیں۔ لیٹی ڈاکٹر حیران ہے مگر عثو منہ ہی ہوئی سلام کر پٹ
 ہی گئیں بچاری ڈاکٹر تانی پائل سمجھ کر بچی مگر عثو کیا چوڑا تھا ہاتھ آگے بڑھایا تو ایک بغل کی بدھیاں
 دھڑکے پیچھے۔ اس صاحب آگے بڑھیں اور عثو پیچھے لپکیں خبر دوزے کے چھلکے پڑے تھے پاؤں جو پٹا
 تو چاروں خانہ چست لگ گئے ہی اس صاحبہ کا سایہ پڑا اور وہ بھی دزن سے نیچے برابر میرے طور طے کا

پنچر تھا اسکی تیلیاں ٹوٹیں مس صاحبہ کا ہاتھ اسیں گساٹوٹے نے سہا جاتی آئی میں کر کے بکٹا بکٹر
 قوس صاحبہ کی بوٹی اٹا دی۔ دس بارہ منٹ یہ ایسی دلگی رہی کہ میں ہی ہنس پڑا مس صاحبہ کو
 معلوم ہوا کہ یہ کافی خوش میں تو بہت خوش ہوئیں اور کہا آپ کی تعریف مدت سے سن رہی ہوں آج
 ملاقات ہو گئی۔ جی عشو بہت خوش ہوئیں اور فرمائے لگیں۔ حسنت میم صاحبہ یہ لڑکھار نہیں؟
 آسیب کا سایہ ہے جنوں کے چار بادشاہ ہیں ایک چین میں رہتا ہے ایک انچین میں
 ایک جاپان میں ایک روم میں تین کر میں سے پکڑ لیا اس بدہشی میں بند ہیں ایک رہ گیا ہے
 اس کی تلاش میں بھی ہٹا دیا ہوا ہے وہ آیا اور یہ بخار اُترا۔

ڈاکٹر ٹینی۔ اول سائٹ عشو کیا کہا؟

گھر والی۔ کہتی ہیں۔ ال سیٹ۔

عشو۔ میر صاحبہ بیوی یہ ال سیٹ بل سیٹ قوس جانتی نہیں کچھ کو دوا ملاؤ۔

لیڈی ڈاکٹر۔ دیری دیں۔ عشو۔ مل کا کیا کوئی؟ سید ہی طرح بات کرو

یہ بال سیٹ اور مل کیسی؟

ڈاکٹر ٹینی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آج شام کو آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔

عشو۔ کونج میری فرج جتنی بھی نہ کھائے تم قید جادو کہاتی ہو۔

ڈاکٹر ٹینی۔ کل ہمارے ہاں جلسہ ہے بہت سی سلمان بیگمات شریف لائینگٹی آپ بھی آئے

عشو۔ بیوی منہ سنبھال کے بات کرو جلسہ میں شریف عورتیں آتی ہیں میں کیوں آنے لگی۔

ڈاکٹر ٹینی۔ مجھے آپ کے خیالات بہت پُر لطف معلوم ہوتے ہیں آپ خوف سے جھپکنا

فرمائیے۔ عشو۔ مجھ بھی تمہاری باتوں میں مزہ آ رہا ہے

اور جو مزاج چاہے کہو۔ ڈاکٹر ٹینی۔ آپ کا لباس اور آپ کی صورت

دیکھ کر میرا دل گدگدا رہا ہے۔ چاہتی ہوں کہ تصویر لوں۔

عشو۔ آپ کے کترے ہوئے بال اور منڈی ہونی گدگدی دیکھ کر میری تیلی بھی کھڑی ہے

اور جی چاہتا ہے سر منڈانی کا چائٹا اٹاؤں۔

راشد الخیری

ثانی عشو کی تصویر اور باقی حالات آئندہ پرچے میں شائع ہونگے۔

ایڈیٹر

فطرت پروانہ

فنائے شب جب اپنا دامن کرۂ ارض پر بچاتی ہے، انیم کے خوفگوا
 جھونکے عالم خاموشی میں اپنا کام شروع کر دیتے ہیں، ہر ایک ذی روح پر
 غفلت سی طاری ہونے لگتی ہے، اس غندگی کا اثر چند لطیف لمحات میں تبدیل
 ہو کر کائنات عالم کو محو خواب کر دیتا ہے۔ ایک پرسکون خاموشی فنائے عالم پر پرتو
 ڈال دیتی ہے۔ حضرت انسان ہی دن بھر کی کوفتوں اور مشقتوں سے فراغت
 مہل کے نیند کے گہوارے میں آجاتے ہیں بسوقت مریض مجبور۔ فلک زدہ۔
 غم نصیب۔ راحت اور مسرت کی گودی میں پرورش پانے والے سب ایک ہی
 گہوارے میں اگر چند لمحوں کے لیے اپنے آپ کو مہول جاتے ہیں *
 اس خاموشی، شب میں عالم خواب کے پرندے پرتوتے بہتے ہیں۔ طاقت پرنا
 ساکت ہو جاتی ہے۔ نیند کا غلبہ پروں پرستی کے عرق کی صوباری کر دیتا ہے۔ عالم خواب
 کا سیاد اپنا دام کندھوں پر نہہائے آنکھ کی خلوت میں پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اور طلوع
 صبح کا انتظار کرتا ہے *۔

جب رات کے پرسکون لمحات بھی غفلت کی شاہرہ پر گزرتے گزرتے تھک جاتے
 ہیں۔ اور انکی ہی آنکھ لگ جاتی ہے یہاں تک کہ کسی کو خبر بھی نہیں رہتی کہ صبح کی روشنی کب
 اپنا چہرہ بے نقاب کریگی۔ تو اس عالم خاموشی میں نظام عالم کے ذرہ ذرہ کی پرسکون خاموشی
 ایک فاشعار ہستی، ایک محبت کیش مخلوق، ایک چند لمحہ کا مہمان، اپنی ہستی کو فنا کر دینے کی
 کوشش میں بار بار منہ منور پر غار ہو نیکے لیے بڑھتا ہے۔ اور جوں جوں اسے قربان ہونے کی
 مہلت ملتی جاتی ہے اسکا شوق بڑھتا جاتا اور دار فکری ترقی کرتی جاتی ہے۔ زاہد شرب زندہ دار

کی تجسس چکا ہیں اس حیران نصیب فدائی کے چہرے پر پڑتی ہیں۔ اس کی حرکات کا ملاحظہ کرتی ہیں۔ پھر سنے خیز خیالات کے ساتھ جھپک جاتی ہیں + جب بہانے کے تازہ شگوفوں کی نکبت لطیف ہوا کے جھونکوں کے ساتھ ہم آغوش ہو کر خواب آلود حیات تک جا پہنچتی ہے۔ تو یکایک اس شب چاک ہو جاتا ہے۔ اور شرق کی تاریکی میں ایک دھندلا سا بادل نظر آتا ہے۔ ہندے نغمہ سرائی میں مصروف مست رہ جاتے ہیں۔ اور ایک سے دوسری شاخ پر آگئی پرواز کا سلسلہ ہو جاتا ہے جب محفل انجم منتشر ہو جاتی ہے نیم صحری کے جھونکوں کے غنچے شگفتہ ہونے لگتے ہیں اور عند لیختہ شام صبح کے آنے کا پیام دیتی ہے۔ توشیح کی آیت تاب میں نمایاں تغیر ہونے لگتا ہے۔ سپیدی رخ منور پر چھا جاتی ہے لکڑہ اپنے آخری لمحات زندگی کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اس جگر خراش سے میں وہ وفا شعار اپنے تئیں بہو لگا اس میں لہجے کی کوشش میں اپنی سچی کوفتا کر دیتا ہے مگر وفا کے دامن پر دھبا گوارا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ صبح تک تھنے نہ چھوڑی ہو ہی آباد مہیا رونق صد گونہ محفل بھی چھوڑا کی خاک کا مصداق ہو جاتا ہے۔

اس وقت ایک غمگین دل اور ہمدرد نگاہیں اس حیران نصیب کی حرکات کا ملاحظہ کرتی ہیں۔ اور قطرات اشک آنکھوں سے ڈھلک جاتے ہیں + اُنے دل بکھی تو نے بھی پرندوں سے سبق پرواز لیا؟ کبھی تو نے بھی کیڑوں سے جانثاری کا سبق حاصل کیا؟ کیا تو بھی کبھی کامیاب زندگی بسر کرے گا؟ کیا تو بھی فنا ہو کر بقائے دمام کا تاج حاصل کرے گا؟ دیکھ! خواہش کا میاں دھیری تک میں ہے۔ اور آنا دہی کی فضا تجھے جگا رہی ہے! کاش تو بھی امتحان میں کامیاب

ہو!!

کنیز محمد بیگ منشی فاضل

ہماری تعلیم کس زبان میں ہونی چاہئے؟

پچھلے سال میں چھانسی سے لکھنؤ آرہی تھی میری ہم سفر ایک امریکن خاتون اور ایک پاری بی بی تھیں۔ آخر الذکر مسیبی کی سہنے والی اور زبان انگریزی سے بخوبی واقف تھیں۔ اور دو زبان بھی ٹوٹی پھوٹی بولتی تھیں۔ انہوں نے امریکن خاتون سے مجھ کو ملایا اور میرے امداد امریکن خاتون کے درمیان وہ ترجمان بنیں۔ امریکن خاتون نے ہم لوگوں کے طرز معاشرت، پوشاک وغیرہ کے متعلق بہت طویل گفتگو کی۔ بات چیت کے درمیان میں میں نے افسوس کا اظہار کیا کہ میرا انگریزی زبان میں اپنا مطلب ادا نہیں کر سکتی۔ امریکن خاتون نے بہت زور کے ساتھ کہا کہ ”آپ لوگوں کو مطلق انگریزی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو اپنی مادری زبان میں دسترس ہونی چاہئے“ مجھے امریکن خاتون کی یہ بات مطلق پسند نہ ہوئی کیونکہ اس وقت تک میرا خیال تھا کہ ہم لوگوں کو انگریزی زبان ضرور سیکھنی چاہئے۔ چنانچہ اسی مسئلہ پر مجھے متعدد دروٹن خیال خواتین سے تبادلہ خیال کرنے کا اتفاق ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میرا پہلا خیال صحیح نہ تھا۔ اصل یوں ہے کہ جو وقت خاتین انگریزی زبان کے سیکھنے میں صرف کرتی ہیں وہ محض تفریح اوقات ہے بلکہ بعض موقعوں پر تو بچے بچائے مفید ہونے کے مضرت ثابت ہوا ہے۔ اس وقت تک جتنے مدارس مسلمان لڑکیوں کے واسطے ہیں ان میں ہزار ہا روپیہ خاتین کو انگریزی زبان کے سکھانے میں صرف کیا جاتا ہے لیکن یہ ایک بہت اہم سوال ہے کہ آیا انگریزی زبان کی تعلیم خاتین کے واسطے مفید ہو بھی ہو سکتی ہو اس جگہ اس سے بحث نہیں ہے کہ رسم پر وہ کہاں تک مسلمان خاتین کے واسطے

ضروری ہے اسبتہ میں صرف اس قدر عرض کرونگی کہ ابھی مدت درکار ہے جب مسلمان خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش کام کرنے کی جرأت کر گئی۔

ایسی صورت میں مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا معیار یہ ہونا چاہیئے کہ ان کو دلچسپ اور خوش انتظام بیوی اور ہوشیار مائیں بننے کے قابل بنایا جائے ان کا دل کے واسطے بظاہر انگریزی تعلیم کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ لڑکیاں ان فرض کے متعلق معاملات اپنی مادری زبان میں کافی حاصل کر سکتی ہیں۔ انگریزی زبان سیکھنے میں جو وقت ان کا ضائع ہوتا ہے اس کا صحیح مصرف ہی ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں خواتین کو انتظام خانہ داری، حفظانِ صحت وغیرہ کے مسئلہ سکھائے جائیں۔ جو طریقہ اس وقت رائج ہے اور جس کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار اکتوبر ۱۹۷۷ء کے پرچہ میں کر چکی ہوں نا خوشگوار اور غیر پسندیدہ نتائج ظاہر کرتا ہے۔ مجھے مس ڈکیہ سلیمان (مصری خاتون) کا وہ جملہ کہی نہ بولے گا جو انہوں نے خواتین کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لکھنؤ میں کہا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ”سمجھ کر ایک صفحہ کا پڑھنا بدرجہا بہتر ہے بلا جگہ ہوئے پوری کتاب پڑھنے سے“ جس عمر میں عموماً مسلمان لڑکیاں اسکولوں اور مدارس سے اٹھالی جاتی ہیں وہ نہ تو ان کی انگریزی تعلیم کو ختم نام تک پہنچاتی ہے اور بدرجہ اس کے کہ انگریزی زبان کے سیکھنے میں بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے ان کو اردو زبان سے بھی کافی واقفیت نہیں ہوتی۔ اس جگہ یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ زبان کا سیکھنا ایک دوسری بات ہے اور تحریر کے ذریعہ سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ان پر عمل کرنا دوسری شے۔ موجودہ اسباب کچھ اس طور سے ترتیب دیا گیا ہے کہ جتنا وقت اسکول میں لڑکیاں لڑکیوں میں لڑکیاں صرف کرتی ہیں وہ محض زبان سیکھنے میں صرف ہو جاتا ہے۔ ان کو

پڑھی ہوئی باتوں پر نہ تو غور کرنے کا موقع ملتا ہے اور نہ ان کو اس کی تعلیم دی جاسکتی ہے۔ ایسی لڑکیاں جن کے والدین نے عام مسلمانوں کے رسم و رواج پر وہ کے متعلق ترک کر دیئے ہیں اور جو زیادہ عمر تک اسکولوں اور کالجوں میں بھی بھیج سکتے ہیں وہ اگر انگریزی تعلیم دیں تو چنداں بچا نہیں لیکن عام طور سے وقت انگریزی زبان کی تعلیم میں صرف کرنا لڑکیوں کی تعلیم نامکمل رکھتا ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب تعلیم اس طور سے تیار کیا جائے جو لڑکیوں کو جوان ہونے پر بیویاں اور رائیں بننے کے قابل بنا دے۔ ابھی وہ نانہ بہت دُور ہے جب خواتین دفتروں میں کلرک ہونے اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے واسطے تعلیم حاصل کر لیں گی۔ ابھی تو اگر خواتین امور خانہ داری، اصول حفظانِ صحت، اور دیگر اسی قسم کی ضروری باتوں سے واقف ہونگی تو وہ بہت سادہ وقت خود اپنا بچا سکیں گی اور مردوں کا وقت جوان کو ذرا ذرا سی بات سمجھانے میں صرف کرنا پڑتا ہے بچائیں گی +

مسنر یوسف الزماں لکھنؤ
غور تو کیجئے
 اردو کے کسی تانہ رسالہ کے کسی ایک ہیضہ کا کوئی سارا لکھی ایا
 شاندار شائع ہوا ہے جیسا یہ پرچہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں؟ اگر نہیں تو غور
 کیجئے کہ آخر صحت نے اس قدر نہایت دیر پاوی سے کیوں روپیہ صرف کیا ہے؟ محض اس لیے
 کہ اب بہت جلد یورپ کے بہترین دنانہ رسائل کا مقابلہ کر سکے۔ اولیہ صرف اسی صورت
 میں ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے پرچہ کی وسیع اشاعت پر فوراً توجہ فرمائیں اور اس ہیضہ میں کچھ
 نہیں تو ایک دفعہ بار صحت کو ویدیں پھر دیکھئے !

منیجر

خاص عصمت کے لئے



موسم گدما

بی مغلانی

میرزا محمد الحق صاحب شش جج کی اکلوتی لڑکی رقیہ بیگم بہت ہی بڑھل اور
 سیاہ روتھی چچکپ نے اور بھی بگاڑ دیا تھا۔ اسوجہ سے اب تک کہ ۲۴ سال کی ہو چکی تھی
 اسکا رشتہ کہیں نہیں ہوا تھا۔ جج صاحب بہت پریشان تھے۔ وطن میں تو لڑکی کی پتا
 گئی نہ تھی جہاں جہاں وہ تبدیل ہو کر جاتے ان مقامات پر بھی مشہور ہو جاتا کہ لڑکی
 نہایت بڑھل ہے۔ آخر انہوں نے مجبور ہو کر دوستور دہیہ ماہار کا ایک گاؤں
 اس کے نام کر دیا کہ اس کے لالچ میں زر پرست لوگ بیاہ لیں گے۔ چنانچہ انہیں
 کامیابی ہوئی اور ایک تدبیر یہ کی گئی کہ فیض آباد سے تبدیل ہو کر جب وہ بریلی جا رہے
 تھے اپنا ایک آدمی پہلے سے بھیج کر یہ مشہور کرادیا کہ اتنی جلد آدمی لگیں۔ چنانچہ انکے پہنچتے
 ہی معزز گھرانوں سے پیغام آنے لگے اور والدہ نے یہ کام کیا کہ بیٹی کا پردہ سختی سے کر لیا
 یہاں تک کہ گھر میں انیوالی تاجن، بنگلن، میر آسن کسی کے ہاں کی ماما سب لڑکی کو چھپایا
 کہ ”ہمارا دوستور ہی یہ ہے“ چنانچہ یہاں پہنچے ۲ ہفتے بھی نہ گزرے تھے کہ کئی درختوں
 جمع ہو گئیں اور ان پر غور کیا جانے لگا کہ کوئی جگہ سب سے بہتر ہے +
 (بھلا ہو رسمی پردہ کا جس کے ذریعہ یہ کامیابی نصیب ہوئی)

(۳)

والدہ ظفر۔ میاں اس سے بہتر جگہ ملنی بہت مشکل ہے ریشن جج کی بیٹی
 اور دوستوں کی آسنی والی ایسے معزز گھر سے رشتہ قابل فخر ہوگا +
 مسٹر ظفر۔ یہ سب صحیح مگر اس غریب کا کیا حشر جہاں پہلے سے کر چکی ہو؟
 والدہ ظفر۔ میاں پڑھ لکھ کیوں نادان بنتے ہر قوم ۱۰ سال کے تھے اور وہ

آٹھ کی کہتہاری دادی صاحبہ نے نکاح کر دیا یہ بھی کوئی نکاح ہوا؟ تم بائخ تھے؟
یا تھا سہ والدین موجود تھے؟ وہ تو تمہاری دادی کی بہن کی نواسی تھی ان کو
بہت محبت تھی میں اور تھا سہ والد مخالف تھے انہوں نے جکڑ بندی کر دی
ہماری غیر موجودگی میں نکاح کر دیا یہ کوئی نکاح نہیں ہے۔

مسٹر ظفر یہ درست گراماں ہندوستان کے نکاح عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں
لڑکا لڑکی ذودہ پیتے ہوتے ہیں اور نکاح ہو جاتا ہے۔ بائخ ہونے پر بھی لڑکے
لڑکی کی کوئی رائے نہیں لینا۔ علامہ اسکے اہلک اپنے اس نکاح کو نکاح ہی سمجھا۔ میری
تعلیم کی وجہ سے رخصتی میں دیر تھی۔ اب لڑکی بھی جوان ہے بسنا ہے پڑھی لکھی
سمجھدار ہے۔ ادھر بعض دہریہ کے لالچ میں یہ ظلم نہ کیجے وہ کہاں جائے گی؟
والد و ظفر اور جگہ ہو جائے گا۔

مسٹر ظفر اور جگہ کیسے ہوگا؟ جب تک طلاق نہ دی جائیگی۔ اور طلاق ہمارے
مآذان میں سخت ذلت ہے پھر بلا طلاق دیے اسکی زندگی برباد کرنی کوئی انسانیت ہے؟
والدہ ظفر۔ خیر کچھ بھی ہو تم کو نج صاحب کے ہاں کرنا ہوگا۔ جب ادی جاتا
نے ایک نکاح کر دیا تو ہم ماں باپ نہ کر سکیں گے؟ ہکو اتنے بڑے آدمی کے سنے
شرمندہ کر دے؟ تھا سہ اباجان اتنے ذکر کو چکے ہیں اب کرنا ہوگا۔

مسٹر ظفر۔ آپ کو اختیار ہے۔ ان معاملات میں میرا تو کوئی دخل کوئی ہمتا ہی نہیں
جو چاہیں کر لیں مگر اتنا کہے دیتا ہوں کہ میں اس غریب لڑکی کو بھی اپنی بیوی ہی سمجھوں گا
ساتھ بھی رکھنا ہوگا اور اپنی کمائی میں سے آدھا اسکو دوں گا۔ کیونکہ میں گنہگار نہیں بننا
چاہتا میرے لئے دونوں یکساں ہیں ایک غریب لڑکی دادی نے پتے باندھ دی ایک
امیر لڑکی والدین لائے ہیں۔ میری کوئی رائے کوئی پسند قابل توجہ نہیں۔ اتنا کہہ کر
ظفر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

(۳)

اماں جان خوشی خوشی منگنی کا سامان بیکر دوسرے دن بیچ صاحبکے دولت خانہ پر پہنچیں۔ اور چونکہ بیچ صاحب کو جلدی تھی منگنی کے تیسرے ہی ہفتہ شادی بھی ہو گئی۔ دلہن ایسی دلربا نکلیں کہ گھونگھٹا کر ہٹا کر ظفر بجا را ڈنگیا۔ گوزی رات سے چہرہ چھپا گیا تھا مگر جلدی سب کچھ نظر آ گیا۔ وہ شش منج کی لڑکی بہ ایک منلعدار کا بیٹا اور نیا وکیل ابھی دوسو ہی نہ کما سکتا تھا جیسے بنا جبر اس کے ساتھ بسر کی۔ ۵۰۴۰ خد شکار نیا دلہن کے ساتھ آگئی تھیں مگر چند دن بعد یہ سلسلہ ختم ہوا۔ صرف ایک انا ساتھ آیا کرتی تھی شادی کو چوتھا مہینہ تھا شام کا وقت تھا دلہن صاحبہ کے ساتھ کوٹلی کے باغیچہ میں مار پر دہی تھیں۔ کہ باہر سے ایک برقع پوش عورت آئی جس نے آتے ہی برقعہ اُٹا دیا۔ دلہن صاحبہ نے دیکھا کہ ایک بہت حسین لڑکی سفید ساڑھی پہنے انکے آگے کھڑی تھی۔ اسنے دونوں میاں بیوی کو سلام کیا۔ ظفر نے اخبار پر نظر رکھی۔ دلہن صاحبہ نے پوچھا ”تم کون ہو کہاں سے آنا ہوا کیا وکیل صاحب سے پردہ نہیں کرتیں؟“

آئیو والی لڑکی۔ میں غریب محنت کو نکلی ہوں۔ شریف معزز لوگوں سے پڑھ کیا؟ میں نے سنا تھا کہ آپ کو ایک کپڑا سینے والی مخلائی کی ضرورت ہے جو گھر کا انتظام بھی کر سکے۔ اس لیے میں حاضر خدمت ہو گئی۔ کھٹنا پڑھنا، سینا، کاڑھنا، انتظام خانہ داری سے کنیز واقف ہے۔ اگر آپ رحم کہا کر اپنے ہاں ملازم رکھ لیں تو مجھ کی مرنے سے بچ جاؤں گا۔ دلہن۔ دجا اس کے حسن بھیشال کو دیکھ کر آتش رشک سے جل گئی تھی (جب سب کام جانتی ہو اور عمر بھی ابھی کم ہے تو کیوں نوکری کی مصیبت میں پڑتی ہو کچھ گہری آرام لڑکی۔ والدین ہمیں نہیں چاہاں نکاح ہوا تھا غربت کے سبب شوہر نے طلاق دیدی۔ شریف گھروں میں دوسرا نکاح ناممکن ہے۔ پس ہی سوچا کہ کہیں پردہ دار گہر میں ملازمت کر کے زندگی بسر کر ڈالوں۔ آپکی بابت سنا کہ رئیس نادہی ہیں ابھی شادی

ہوئی ہے ساس شسرے الگ ہو گئی ہیں۔ آپکو ایک منتظم ملازمہ کی ضرورت ہے۔“
میں قسمت آزمائی کر آگئی۔“

ڈاہن۔ تو ایسی ہشیار و عمر لڑکی کیا نوکری کرے گی؟
مسٹر ظفر۔ (دہستہ سے) ایسے سخت جواب نہ دو کیا ہرج اگر چندے رکھ کر دیکھ
یا جائے؟ آخر تمکو ایک اچھی ملازمہ کی ضرورت ہے سلائی کے لیے مغلائی چاہئے
یہ سب کام کر لے گی۔

ڈاہن۔ آپکی غشی مگر مجھکو امید نہیں کہ یہ جالاک جوان لڑکی تابعداری کرے گی۔“
مسٹر ظفر۔ (لڑکی سے) بیگم صاحبہ رضا مند ہیں تمکو یہاں رکھا جاتا ہے کل صبح سے
کام ہاتھ میں لے لینا اتاجی بیگم صاحبہ کا سب کام بتا دیں گی۔
لڑکی۔ میں حضور کی دل سے شکر گزار اور دعا گو ہوں۔ خدا تعالیٰ اقبال کرے
مجھے اس وقت سے کوئی کام بتایا جائے۔

ڈاہن۔ اب شام ہو رہی ہے کیا کام کر دیں گی۔ جاؤ گھر میں اتاجی سے ٹھکانہ پوچھا کر
بیٹھو کھانا مل جائے گا۔

مسٹر ظفر۔ کیوں نہیں اس وقت بھی کام کر سکتی ہے (لڑکی سے) تمہارا نام؟
لڑکی۔ حسرت۔

مسٹر ظفر۔ حسرت کیا؟
لڑکی۔ وکیل صاحب بات یہ ہے کہ میری والدہ کے پے در پے چہرہ لڑکیاں ہوئیں
اور لڑکا نہوا انہوں نے مجھ ساتویں بیٹی کا نام حسرت رکھ دیا کیونکہ بیٹے کی حسرت تھی۔
پھر خدائے آسمان بیٹا دیا۔ مگر وہ بھی زندہ نہ رہا۔

مسٹر ظفر۔ کیا تم میز کا کام جانتی ہو کھانا چن دینا؟
لڑکی۔ بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور اس وقت میز میں ہی بگاڑ لگی۔ انگریزی
کام جو ایک ٹرینڈ بیرا کر سکتا ہے میں بخوبی جانتی ہوں۔“

چنانچہ لڑکی یہاں سے چلی گئی اور انا جی کے بتانے سے کئی کام کر لیے مگر انا جی کو یہی سی حسین لڑکی جو اسکی بیگم کے سامنے پری معلوم ہوتی تھی۔ خدشگاری میں کچھ پسند نہ آئی اس خیال سے کہ کہیں سکیل صاحب بد شکل بیگم سے زیادہ حسین خادمہ کی قدر نہ کرنے لگیں۔ لڑکی نہایت با سلیقہ سمجدار ذہین تھی۔ چند ہی دن میں تمام کام سنبھال لیا۔ گھر کا نقشہ ہی بدل دیا۔ یہ چھٹی سی چالینکل روپیہ اہوار گرایہ کی کوٹلی اس نے بہشت کا نژاد بنا دی وکیل صاحب بہت خوش تھے مگر ساتھ ہی متعجب کہ ایسی خوبصورت لڑکی پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ یوں خدشگذا رہی میں عمر گزار رہی ہے وہیں انا جی اس خادمہ سے ذرا بھی واسطہ نہ رکھتے تھے ہاں صبح چار اور دو دن وقت بیکار پر وہ ضرور سامنے ہوتی تھی۔ اسکا نا حسرت ایسا تھا جو بیگم اور انا دونوں کو پسند نہ آیا اور اسی غریب کو ”بی مخلائی“ کا خطاب دیا گیا۔ چنانچہ یہ کم سن حسین لڑکی گھر بھر میں ”بی مخلائی“ کہلاتی تھی۔ وہیں صاحبہ شادی کے دوسرے ہی ماہ سے ساس علیحدہ ہو کر سول لائن میں کرایہ کے مکان میں رہنے لگی تھیں اب ساس صاحبہ کو یہی حقیقت معلوم ہوئی تھی کہ امیر کی بیٹی غریب گھر لا کر بیٹا بھی آنکھوں سے دور کرنا پڑا تھا نا اتفاقاً شرمع ہو چکی تھیں۔ مسٹر ظفر بیوی کو خوش کرتے اور اس سے صاف کہہ دیتے کہ آپ نے جیسا کیا ہے اسکا نتیجہ بھگتیں بھگتوں اب بنا رہی ہے۔ اب یہ دستور تھا کہ مہنت میں دیکھا دن بھر کے لئے ساس یہاں آکر بیٹھے کو دیکھ جایا کرتیں مگر دل سے ہنوسنا خوش تھیں اور اپنے کئے پر پچھتاتی تھیں جس کے حکم سے جائداد کی آمدنی وہیں جمع ہو جاتی تھی وکیل صاحب ایک چیمہ نہ لے سکتے تھے اپنی کمائی ڈائی سو میں مشکل سے بسر کرتے۔ لڑکی حسرت کو یہاں نوکر ہوئے دشواں دن تھا کہ ساس صاحبہ نے آکر لے دیا۔ بہنو سے اس خادمہ کی بہت تعریف کی بیٹے سے بھی کی۔ اکثر اُسے اپنے گھر لایا کرتی تھیں۔ وہ ماں کے بھی ہزار کام کر آتی تھی۔ ظفر بیاں اس لڑکی کو دل سے پسند

کرتے تھے مگر بیگم کے خوف سے آنکھ بھر کر دیکھنا گناہ تھا نہ بات کر سکتے تھے گردل میں تھکا کر اس کے حالات معلوم کریں۔ ایک دن چند گھنٹوں کو وہاں صاحبہ اپنے میکے گئیں اور بی مغلائی کو ساس کے ہاں ہو آنے کا حکم دیکھیں اس خیال سے کہ اکیلے میں میاں کے پاس نہ ہے۔ وہ صبح ہی چلی گئیں۔ وکیل صاحب ۱۲ بجے کچہری سے آگے تو حسرت سے معلوم ہوا کہ وہ کہہ گئی ہیں کہ کھانا میں آکر کھائیں ”مگر انہوں نے نہ مانا اور حسرت سے کھانا منگوایا اس وقت گھر پر معمولی نوکروں کا کھانا پکا تھا اس ہر کی وال تھی اور گھاسے کے گوشت میں پکا تو حسرت نے بتا دیا کہ ”کھانا آپ کے لایق تیار نہیں ہے“ اس پر ہی انہوں نے کہا جو کچھ ہے وہی لایا جائے ”چنانچہ جلدی جلدی حسرت نے پیاز کاٹ کر اندھے میں کھانے کے کمرے میں اسٹوڈ پر بنا دیئے اور ٹیٹاڑ کاٹ کر ایکساپریٹ میں خوشنماںی سے سجائی مہین مہین آنو کتر کرتے ڈبل روٹی کے ٹوسٹ ملکر شیرے میں ڈال دیئے جتنی درمیں کل چبہ ہاتھ دوہو کر ال وٹی سے کھانا شروع کریں کئی چیزیں تیار ہو کر آگئیں وہ بے حد خوش ہوئے۔ مسٹر ظفر حسرت آہ حسرت کیا بڑ حسرت نام ہے بی بی ہیں یہ نام لینے دل ڈکھتا اور رنج ہوتا ہے +

حسرت۔ نو حضور مغلائی بیگمے +

مسٹر ظفر۔ واہ ہم تو کبھی مغلائی نہ کہیں گے تم بھی شریف اور اونچے درجہ کی لڑاکو کہ مغلائی کہنا اپنے مردم ناشناس ہونیکا ثبوت دینا ہے۔ بیگم صاحبہ ہم مجبور ہیں مگر جس وقت وہ انابد ذات منگو مغلائی کہہ کر بکاتی ہے جی چاہتا ہے زبان کاٹ دی جائے مگر ان لوگوں کے خوف سے کچھ کہنا نہیں جاتا۔ خواہ تم اپنا راز چھپاؤ مگر ہکو یقین ہے کہ تم کسی بڑے گھر کی ہو +

حسرت۔ دیکھ تم حضور ہوگا آپ کہنا کھائیے پھر مجھ کو شہر جانا ہے بیگم صاحبہ کلم دی گئی ہیں بڑی بیگم صاحبہ کے پاس جانے کو +

مسٹر ظفر نہیں نہیں: بی بی آج تم نجات دہی۔ میں تم سے کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں۔
 اس قدر بتا دو کسی مقام سے آنا ہوا؟ اور کیا کیا گزری ہے؟ ممکن ہے میں کچھ مدد کر سکوں۔
 حسرت: وکیل صاحب کیا بتاؤں۔ بد نصیب ہوں ہوں۔ والد کا بچپن میں انتقال
 ہو چکا تھا۔ والد نے پرورش کی پڑایا لکھایا پھر وہ بھی نہ رہیں۔ صرف بوڑھی نانی رہ گئیں
 جنہوں نے اس خیال سے کہ شاید وہ بھی نہ چل بسیں بچپن ہی میں شادی کر دی۔ مگر میں تنہا
 غریب تھی۔ شوہر کو ایک امیر لڑکی مل گئی انکے والدین نے ماں شادی کر دی میرا کوئی تعلق
 جو کچھ کہتا سنتا۔ چند سال یہ نہیں گزر گئے اب نانی ہی چل دیں تو اکیلی تھی تو کئی کوئی کھڑی تھی
 حسرت نصیب حسرت کا یہ بیان بالکل اپنی پہلی نکوح لڑکی سے ملتا جلتا مسٹر ظفر بہت پریشان
 اور حیرت زدہ ہو گئے انہیں پہاڑ پہاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ دیر کچھ گزر گئی
 کھڑے ہو گئے اور پھر بیٹھے۔ گلاس آٹھارک بانی پی لیا۔ جب حواس ذرا ٹھکانے ہوئے
 تو حسرت سے کہا۔

ظفر: کیا تہا ساری شادی ہو گئی تھی اور شوہر کے ساتھ کچھ دن رہ آئی ہو؟
 حسرت: ہاں میری شادی ہو چکی ہے۔ مگر چونکہ میں غریب کی لڑکی تھی کچھ جینز ہی
 نہ مل سکتا تھا میرے شوہر کے والدین نے امیر لڑکی دوسری شادی کر لی +
 ظفر: دوسری شادی تو کر لی مگر میرا یہ سوال ہے کہ تم رخصتی ہو کر اپنے مسرال
 رہ چکی ہو؟ یا ابھی صرف عقد ہی ہے؟

حسرت: وکیل صاحب غریبوں کا عقد کیا اور رخصت کیا؟ دوسرے میرا
 رشتہ میرے عزیزوں میں ہوا تھا سب دیکھے بھالے ہیں میں نے اپنے شوہر کو بھی
 دیکھا ہے جو میرا کزن تھا +

لفظ "کزن" پھر ظفر کو بہت حیرت ہوئی کہ لڑکی کچھ انگریزی بھی جانتی ہے۔
 ظفر: "کزن"؟ حسرت: جی دھیالی رشتہ کا بھائی تھا۔

ظفر۔ اب وہ کہاں ہے؟ کہیں ملازم ہے یا طالب علم؟
حسرت۔ سنا ہے۔ بی لے کر نیکے بعد شادی ہو گئی ہو اور سسرال ہی میں رہنے لگے ہیں
ظفر۔ اطمینان کا سانس لیکر اس جگہ ہیں؟ سب پتہ بتاؤ تو میں کچھ مدد کرنے کی
کوشش کروں جب تم مشکوچہ بیوی ہو تو آدھہ کی حقدار ہو +

حسرت۔ (دوا شکر اتے ہوئے) وکیل صاحب معاف کرنا اگر میں یہ کہنے
کی جرأت کروں کہ آپ کے ہاں بھی بالکل ایسا ہی واقعہ گزر چکا ہے۔ مجھے بڑی ہیگم صاحب
دوالہ ظفر نے سنایا تھا کہ انکی بھی پہلی بہو ابھی میکہ میں ہے رختی ہی نہیں ہوئی کہ
آپ نے عزت و شہرت دکا۔ یا بی وکالت کے خیال سے یہاں دوسری شادی کر لی جب
آپ ہی کو ایک قانون دان ہو کر اپنی پہلی حقدار کا خیال نہیں ہے تو میرے شوہر کو کیا
ہوتا؟ اور آپ ایک غریب بے کس لڑکی کے لئے کیا کر سکیں گے؟ جبکہ اپنی مشکوچہ کا
خیال نہیں کرتے؟

مسٹر ظفر۔ تنکو غلط کیا گیا میں نے خوشی سے نہیں کی بلکہ والدین کی دبردستی سے
یہاں کیا ہے۔ اب چونکہ اس میر بہو سے اماں جان کی نہ بنی تو پہلی بہو یاد آئی۔ جو
اس سے بدرجہا بہتر حین تعلیم یافتہ اور غریب مزاج لڑکی سنی گئی ہے۔

حسرت۔ کیا آپ نے دیکھی نہیں؟

مسٹر ظفر۔ بچپن میں دیکھا تھا جب وہ آٹھ سال کی اور میں دس کا تھا کیونکہ وہ بھی
میری رشتہ کی پھوپھی کی لڑکی ہے۔ مگر بعد عقد پر وہ کرا دیا گیا۔ جو آج تک قائم ہے۔ ۳۳ سال
ہو گئے ہم نہیں مل سکے۔ مگر جہاں تک جگہ یاد ہے وہ لڑکی بچپن میں ہی بہت دلکش اور
خوش شکل تھی اور ایک گرل سکول میں پڑھتی تھی۔ میری دادی مرحومہ نے اسکی صورت کو
پسند کر کے بہنو بنایا تھا۔ جو میری اماں جان کو ناگوار گزرا۔ بہر حال میں اُسے بھولا نہیں
ابھی نئی شادی ہے جگر ٹھے ڈاننا مناسب نہیں چند دن اور گزر جائیں تو میں اسکو

لے آؤں گا۔ نہ جاتا ہوں حج صاحب بہادری کی تبدیلی ہونی چاہی ہے اس کا انتظار ہے ان کے جانے کے بعد درست ہو گا۔ میں نے اس بیوی سے پہلے نکاح کا ذکر کر دیا ہے۔ اس کے والدین کو بھی علم ہے +

حسرت۔ اُب وہ ریل کی کس کے پاس ہے؟ والدین ہوں گے؟

نظر والدین کا انتقال ہو گیا ہے وہ اپنی تنہالی میں ہے۔

حسرت۔ تو پہلے انکو لالائیے پھر میرا کچھ کیجئے میں تو نماز مت کر کے بسر کر رہی ہوں نہ تنہا میں نہ معلوم کس حال میں ہوں گی۔

(12)

ظفر صاحب حسرت کی گفتگو کو ۲ ماہ اور گزر گئے وہ اس طرح خدمت کرتی رہی اسی عرصہ میں بیج صاحب برہی سے بنا اس تبدیل ہو گئے اور ہندو ٹوٹے دن کو اپنی لڑکی کو ہی ساتھ لے گئے ظفر صاحب کو یہ موقع ملا کہ وہ اپنی بیوی کو لڑا لائے چنانچہ تجویز ہوئی کہ معہ حسرت اور اماں جان کے لینے جائیں۔

والدہ مخضر کہاں جانے کے ارادے ہیں؟

ظفر چل کر اپنی پہلی بہنو کو لے آئے اب رخصتی رسمیں منقول ہیں ہیں آپ میں ملکہ شہینہ
والدہ ظفر۔ درود کر ایٹے وہ کہاں ہے کر لے آئیں؟ میں نے ۲ بیٹے ہوئے اس کو
بلائے کو منی اور تہاری انا کو بھیجا تھا گر وہاں کا نقشہ ہی بد لگیا۔ اُسکی نانی کا بھی انتقال ہو گیا
معلوم ہوا کہ وہ کچھ دین ہوئے کہیں چلی گئی اور یہ کہہ گئی کہ میں لاہور جا کر شفا خانے میں
تہمداری کرنا سیکھوں گی۔ مائے خاندان کی لڑکی اور میری بہنو ہو کر تہمداری کرتی
پھرے گی یہ وہ بھی نہ رہیگا ۔

نظر: آپ جانیں یہ غماہ کس کے ذمہ؟ اماں جان آپنے روپیہ کے لالچ میں سیری
 اچھی خوبصورت پڑھی لکھی بیوی یوں گنوائی اور ایک بد شکل جاہل بدمزج کے ساتھ

میری عمر بناو کر دی۔ یہ ہم ہی ہندوستانی لڑکے ہیں کہ راجدو پڑھ لکھ کر آزاد ہو جانے کے بعد بھی آزاد نہیں جیتے اور اپنی عمر بھر کی ساقی جبراً دوسروں کے انتخاب سے کرنی پڑتی ہے بہر حال میں تنہا جاتا ہوں اسکو تلاش کرونگا لاہور جاؤنگا۔ آہ آہ میری بیوی اور یوں پریشان ہو کر زنگ کرنے کو نکلتے۔ حسرت ہے ہندوستانی رسموں اور چھوٹی شرم پر! اور غصہ میں یوں بکتے ہوئے کو فنی معانہ ہو گئے۔ حسرت کہانا یہ بھی ہتی انکو اس قدر پریشان دیکھ کر گھبرا گئی + ظفر۔ حسرت وہ حسرت نصیب ہی گھر نہیں ہے اب ہم کہاں جائیں سنا ہے زنگ کے ارادے سے لاہور چلی گئی۔ اب میں انکے لئے آئندہ وقتہ جبکہ کچھری میں قلیل ہوگی اسکی تلاش میں جاؤں گا۔ کہہ تم اپنے شوہر کا مقام نام بتاؤ تاکہ اسی وقتہ تمہارا کام کروں گا؟ حسرت۔ آپ کہنا تو کہائیے۔ پھر میرا ذکر ٹاشن لیجئے۔

ظفر۔ اس وقت کہانا نہ کہنا دے گا۔ طبیعت سید مکر رہے۔ لاؤ کوئی اخبار سناؤ خود پڑھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ حسرت میز پر سے لیڈو پانیئر اٹھالائی + ظفر۔ کوئی اُردو کا نہیں ہے؟

حسرت۔ اُردو کا کوئی نہ تھا کجا یہ نہ نہیں گے؟

ظفر۔ اگر تم سنا سکتی ہو تو یہی سناؤ۔ مگر بی بی پانیئر پڑھ سکتی ہو تو یہاں مغلائی گیری کیوں کی؟ میری بیوی کی طرح کوئی معزز پیشہ اختیار کرتیں کسی گرل سکول میں ٹیچری کرتیں۔ در اہل تم انگریزی جانتی ہو میں نے کئی بار پتہ سے ہاتھ میں انگریزی کتابیں دیکھی ہیں۔ حسرت۔ کچھ کچھ پڑھ لیتی ہوں والدہ کی زندگی تک تو گھر پر ایک مشنری لیڈی پڑتی تھی انکے بعد میں سکول میں داخل ہو گئی۔ مڈل دس سے پاس کر لیا پھر لوگ معترض ہوئے لگے کہ جہان لڑکی سکول بنائے تو میں نے گھر پر ہی ایک عزیز سے اور ایک بوڑھے اسٹر سے کچھ انگریزی پڑھی۔ بفضل خدا میں لکھنا پڑھنا بقدر ضرورت کر لیتی ہوں +

اس کے بعد اُس نے بہت آسانی سے پانیئر کا لیڈنگ آرٹیکل پڑھ کر سنایا۔

ظفر حیران رو گئے کہ ایسی قابل لڑکی اور یوں مغلائی بنی ہے اس کی قسمت وہ وقت سفید لیل کی ساڑھی اور سفید ہی کرتہ پہنے ہوئے تھی۔ نازک ہاتھوں میں ۲ سُرخی چوٹیاں تھیں۔ بس اس کے سوا کوئی مصنوعی سجاوٹ نہ تھی مگر فرش پر بیٹھی پائیز پڑھتی ہوئی کسی بڑے معزز گھر کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔ ظفر صاحب پر اس کی اس وقت کی حالت کا عجیب اثر پڑا وہ آرام کرسی سے اٹھ بیٹھے اور حسرت سے براہِ صرا کہا کہ ”تم بھی کرسی پر بیٹھو“ مگر حیثیت ادنیٰ خادمہ وہ کیسے یہ بے ادبی کرتی نہ مانی تو ظفر خود اس طرح پر بیٹھ گئے۔

ظفر۔ حسرت کوئی بُرا خیال نہ کرو میں شریف طبیعت انسان ہوں مگر تمہاری خویاں۔ تمہاری شایستہ عادات۔ تمہاری علمی قابلیت۔ دیکھ دیکھ کر دلکو یقین ہوتا جاتا ہے کہ تم نے اپنا حال غلط بتایا ہے۔ تم کسی معزز گھرانے کا روشن چراغ ہو۔ تم کو اس ذلت میں دیکھنا انسانیت کے خلاف ہے۔ اب تم ہمارے برابر بیٹھا کرو۔ ساتھ کھاؤ پیو۔ جب تک تمہارا شوہر ہے۔ جکو اپنا حقیقی بہائی تصور کر کے بالکل برابر ہی سے رہو جلدی وہ دن آنے والا ہے کہ اس حقیقت کا کھٹا ہو جائے گا کہ یہ بی مغلائی نہیں بلکہ ایک قابلِ متد ر قیمتی گوہر ہے پنا ہے۔

قریب بیٹھے ہوئے اپنے معزز آقا سے اپنے حق میں یہ کلمات سُکر حسرت کو تاب نہ رہی اور اس نے اظہارِ شکر میں اپنا سر اُنکے زانوں پر جھکا دیا۔ ایک لڑکی کی طرف سے اس طرح اظہارِ ممنونیت پر ظفر صاحب سے بھی ضبط نہ ہوا اور انہوں نے اُسکا سر یہ کہتے ہوئے کہ پیاری بہن اس سینہ میں تیری اس قدر محبت ہے جتنی کہ ایک بے حد چاہنے والے بہائی کی اپنی بہن کی ہو سکتی ہے۔ اپنے سینہ سے لگا لیا۔

اس وقت ان دونوں کے محبت بھرے ایک دوسرے کے قدردان

دلیں کے پُر کیفیت مدہوش و تلامخ خیز مگر نہایت پاکیزہ و شریف جذبات کا اندازہ
کچھ دہی دل کر سکتے ہیں جو اس پاک خیال دنیا میں جذبہ شرافت و صداقت
دیکھتے ہوں۔ چند منٹ یوں ہی گزر گئے تو ظفر صاحب نے الگ ہو کر کہا چلو بہن
کھانا ساتھ کھائیں۔“

حسرت۔ وکیل صاحب! اس عاجزہ کو بہن کی عزت نہ دیکھتے بلکہ اس طرح
ادنیٰ خادمہ تصور کریں جو اس خدمت کو عزت سمجھ کر قدموں میں آ پڑی ہے۔
ظفر۔ حسرت تم کو بہن تو سمجھنا پڑے گا کیونکہ تم ایک اور کی منکوحہ ہو اور
میں برنسیب دو اور زنجیروں سے پابند ہوں +
حسرت۔ ازراہِ ترحم تیسری ایک اور ہے۔

ظفر۔ اور تمہارا پہلا عقد؟ کیا اس سے ملحدہ ہو چکی ہو؟
”ملحدہ نہیں بلکہ ۱۳ سال بعد اب آپ کے قدموں میں آ پڑی ہوں۔ اب جلد نہ کیجئے“
یہ کہتے ہوئے حسرت نے پھر قدموں پر سر رکھا اور ایک پرستار شوہر ایشیائی
بیوی ہونے کا ثبوت دیا +

نذر سجاد حیدر

وہ دل

وہ دل جو محبت و شفقت کا سرچشمہ اور شرم و جفا کا عزن ہے۔ وہ دل جو ہر دوفا کے
جذبات سے بربز اور لطیف احساسات سے پُربے جلی گہرائی سمند کی گہرائی سے بھی عین ہے جو
آلائش دنیا سے بڑا اور جذبات عین و غضب سے بری ہے۔ وہ دل جس سے محبت کی
لامعداد شفا میں نکل کر ظلمت گدہ دنیا کو منور رہتی ہیں۔ جو ایثار میں بے نظیر اور ہمدردی میں
بے مثال ہے جس کا معصوم قہم پریشان دماغ کو بلغا باغ کر دیتا ہے۔ وہ قدرتی جام جم
وہ رازنا سے نڈکی کا عجم۔ وہ دل ایک مطمئن ماں۔ دایک وفا شعار بیوی ایک ہمدرد و محبت
والی بہن اور ایک خدمت گزار بیٹی کا دل ہے +
ہمیشہ غلام و تنگیں لڑا دلاس

رسم منگنی

اس میں شک نہیں کہ شادی سے عورت کی قسمت کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ابتدائی عمر لڑکی اپنے والدین کے پاس رہ کر گزار دیتی ہے لیکن عمر کا ایک بڑا حصہ اس کو اپنے شوہر کے ساتھ رہ کر گزارنا ہوتا ہے۔ اگر خبی قسمت سے میاں بیوی کی طبیعتوں میں اتفاق باہمی ہو تو دونوں زندگی کا خوب لطف اٹھاتے ہیں۔ لیکن جہاں اس کے برعکس حالت ہوتی ہے وہاں زندگی دونوں کے لیے وبال بن جاتی ہے۔ بالخصوص بیوی کی حالت خاص طور پر قابلِ رحم ہوتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم کوئی ایسی تدبیر سوچیں جس سے مصیبت زدہ بہنوں کی زندگی خوشگوار بن جائے اور بے زبان لڑکیاں مصیبت زدہ ظلم سے محفوظ رہیں۔

میاں بیوی کی باہمی نا اتفاقی کے اسباب عموماً تین ہوتے ہیں (۱) طرفین کے مزاجوں اور طبائع کا اختلاف +

(۲) صورتِ شکل کا پسند نہ آنا +

(۳) شوہر کے رشتہ داروں اور عزیزوں سے (بیوی کا جن سے ہمیشہ گہرا تعلق رہتا ہے) نا اتفاقی اور جھگڑوں کا پیدا ہو جانا۔

اب سے پچاس ساٹھ سال پیشتر جبکہ موجودہ تعلیم کے اثرات قریب قریب بالکل معدوم تھے اور جس چیز کو آج نئی روشنی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ ہندوستانی مسلمانوں میں نہ پھیلی تھی اس وقت اگر لڑکی سے مزاج اور طبیعت کی حالت معلوم کی جاتی تھی تو صرف یہ کہ وہ ستھل مزاج، بڑبڑا سلیقہ مند اور خد متکذرا ہے یا نہیں لیکن اب کل علاوہ ان باتوں کے یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ لڑکا اور

لڑکی قدامت پسندی اور نئے طرز و طریق کی دلدادگی کے معاملہ میں کس درجہ اتفاق یا اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ معلوم ہونا شادی سے پیشتر نہایت ضروری ہے کہ طرفین کے خیالات خاص اور اہم مسائل مثلاً سیاسی معاملات پر وہ۔ اور طرز معاشرت کے متعلق کیا ہیں۔ لڑکی اور لڑکے کے گھر کے دستور اور طرز و طریق کو دیکھ کر ان معاملات کا قطعی فیصلہ کر لینا یا طرفین کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر کوئی رائے قائم کر لینا میرے نزدیک غلطی ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ لڑکا اور لڑکی اپنے والدین اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کی طبیعت اور مزاج کے نہ ہوں یا انکی طرز معاشرت کو پسند نہ کرتے ہوں یہ بھی ممکن ہے کہ لڑکا اور لڑکی کسی خاص معاملہ میں مختلف اور متضاد رائے رکھتے ہوں۔ میری رائے میں لڑکے اور لڑکی کے والدین خواہ کیسی ہی چہان بین اور تحقیق کریں اُس سے کارآمد اور مفید نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ والدین لڑکے اور لڑکی کے جذبات اور خیالات کی ترجمانی پوری طرح نہیں کر سکتے جو شادی قطعی طور پر والدین کے انتخاب سے ہوتی ہے اُس میں ناموافقت کا اندیشہ زیادہ ہے اور اس لیے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی والدین یا دوسرے بزرگوں کی موجودگی میں ملکر ایک دوسرے کے خیالات معلوم کر لیں تاکہ بعد کو ناواقفیت کی وجہ سے کسی جھگڑے کا امکان ہی باقی نہ رہے اور ایک دوسرے کے مزاج اور طبیعت سے پوری طرح واقف ہو جائے۔

اب نا اتفاقی کی دوسری وجہ کو بھیجئے۔ صورت شکل کے انتخاب کو بھی لڑکے اور لڑکی کے اوپر جھوٹ دینا چاہئے کیوں کہ ہر شخص کا مذاق جداگانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ ماں باپ جس لڑکی کو خوبصورت سمجھتے ہوں شوہر دیکھنے کے بعد اسکو بد شکل سمجھے اور پسند نہ کرے پس اس لحاظ سے ہی طرفین کا ملا دینا جو مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بیوی کا شوہر کے عزیزوں سے تا اتفاقی کا علاج بالکل دوسری چیز ہے۔ اس لیے یہاں اس بحث کو چھوڑتی ہوں۔ بہن نذر سجاد صاحبہ نے خط و کتابت کو تبادلہ خیالات کا ذریعہ قرار دیا ہے میرے نزدیک اس سے بھی یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی اس لیے لڑکی والے عموماً اصلیت کو چھپاتے ہیں اور بڑے چڑھ کر لڑکی کی غریباں بیان کی جاتی ہیں بچے حال ہی میں یہ معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے اپنی لڑکی کی بجائے دوسری لڑکی کی تصویر جو کہ اہل لڑکی سے زیادہ خوبصورت تھی لڑکے کو دہو کا دینے کے لیے بھیج دی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خط و کتابت کے معاملہ میں بھی ایمانداری سے کام نہ لیا جاوے گا اور بعض اوقات اندیش اس سے بچائے فائدہ کے نقصان اٹھائیں گے۔

ہم اسے یہاں پوری تعلیم کی سخت ضرورت ہے صرف معمولی لکھنا اور پڑھنا جان لینے سے کام نہیں چلتا ہے۔ اگر جاہل لڑکی اور لڑکے کو ملا دیا جائے تو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ خراب نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

جب شریعت نے یہ اجازت دیدی ہے کہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو شادی سے پہلے دیکھ لیں تو پھر اس میں کیا حرج ہے کہ دونوں ملکر ایک دوسرے کے خیالات معلوم کر لیں الغرض میرے نزدیک والدین کی موجودگی میں دونوں کا دیکھ لینا نہایت ضروری اور مناسب ہے۔

مسٹر اطہر محمد خان صاحب

مصور غم حضرت علامہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ کے قین عبرت انگیز و سچے آنسو خیز نصیحتیں دیکھ کر گریا۔ ایک عاشق ناراض اپنے بچہ کے لیے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھاتی ہے۔ نہایت موثر ہے قیمت ۴۰
منازل ترقی۔ ترقی کی دہن اور دولت کے نشہ میں انسان کی کیا حالت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴۰
شہزادہ امین کا دم واپسین۔ نہایت عبرتناک اور درانگیز مضمون ہے قیمت ۶۰
مینجر صحت دہلی سے نکالے۔

سفر نامہ حج

(سلسلہ کے پئے لما حلقہ فرمائیے صفحہ ۴۴۲ بابت رسالہ ماہ جون ۱۳۵۷ء)

کامران میں اتر کر ہم کو سیدھے ہپارہ گھر لگے یہاں کی تحلیف قابل بیان نہیں
 زنا نہ فرمانہ ہپارہ گھر الگ تھا ایک کمرے میں پہنچ کر ہم سب کے کپڑے اتروائے
 گئے اور صرف دو دو گز فلیاں جو بارہ بارہ گرہ چوڑی تھیں دیدی گئیں۔ کپڑے کسی
 کے اُٹنے تھے اور کسی کے میلے چکٹ سب ایک جگہ گڈ گڈ کر کے ایک گٹھڑ بازہ کر
 لے گئے اب ہم بالکل ننگے بیٹھ گئے۔ مجھ کو یہاں معلوم ہو رہا تھا اور غصہ آ رہا تھا کہ یہ
 کی حرکت ہے میرے منہ سے بیاختہ نکلا کہ ”یا اللہ العالمین میرے دروازہ میں قدم
 رکھا ہے“ وہ حالت ہے کپڑے تک اتروائے گئے آگے دیکھتے کیا ہوتا ہے۔ اُسکے
 بعد انگریزی لباس میں ایک سیاہ فام عورت آئی اور اُس نے حسب سابق منہ پر
 ہاتھ رکھا اُٹھانا شروع کیا ہم سب پھر ڈاکٹری امتحان میں پوسے اترے بعد فراغت
 بابا دوسرے کمرے میں بٹھایا جو بہت ہی گرم تھا ہم پیسنے میں نہا گئے۔ پھر سب کو ایک
 قیصریہ کمرے میں بٹھایا۔ چند منٹ کے بعد ایک اور کمرے میں جانے کا حکم ہوا جسکی
 پھستائیں سے فوارہ کی طرح سمندر کا پانی برس رہا تھا لیکن نہایت کڑوا اسوقت ہم
 گرمی کے مارے بیتاب تھے اس طرح پانی کی بارش اچھی معلوم ہوئی۔ مگر فوراً حکم
 ہوا کہ کمرہ خالی کر دو اور آتے ہیں ہمارے جہاز میں پچیس سو آدمی تھے یکے بعد دیگر
 سب ہی آئے پھر ہمارا وہ کپڑوں کا گٹھڑ آیا جو سب کے کپڑے بجا کر کے ہپارہ گھر میں لگا
 تھا۔ ادھر جلدی ادھر کپڑے لگے۔ متعدی بیماریوں والوں کے اور تندرستوں کے
 لے ہوئے آئے۔ جندی کے مائے کسی نے کسی کا کرتہ پہنا کسی نے بانجامہ کسی کا

پائے جلسہ۔ آدرا چڑھا ہوا اور کسی کی ایک موری ہاتھ میں۔ وہاں سے نکالے گئے۔ اس وقت آسمان پر ابر تھا ہوا خوشگوار گرم بدن میں ٹھنڈی ہوا بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی میرے واسطے تو سمیت لیے ہوئی تھی شتم پشتم ہم کیمپ میں پہنچے کپڑے کسی طرح پہنے کو دل نہ چاہتا تھا ہم تینوں اسی دن جہاز میں ہائے تھے کپڑے ہائے صاف شفاف تھے اب ان کپڑوں کو پہنتے ہوئے کراہیت آتی تھی گر ہر در دیش بر جان در دیش پہنے۔ یہاں بڑے صاف اور وسیع میدان میں چھپر بڑے ہوئے دکھائی دیے تھے اپنا بچھونا ایک چھپر کے آگے کر لیا اور کھانا پکانا شروع کر دیا لوگوں نے بڑے خریدے مرغیاں لیں اور بچھو ہوئے اسفند سٹایا کر ٹانگیں پھر اکڑا گئیں۔ اسپر ہی میں نے تمام رات برف چبانے میں ختم کی کچھ بونڈیں بھی پڑیں۔ موسم بہت خوشگوار ہوا ٹھنڈی۔ اتنے دنوں بعد زمین دیکھی بٹھے آرام کی نیند سب کو آئی۔ پانی بافراط، لکڑی مفت غرض ہر طرح آرام چین۔ ہائے ٹھیکے مقام سے دوکانیں قریب تھیں کئی مرتبہ میں خود اپنے ملازم کے ساتھ دوکان پر گئی اور برف لائی ایک بڑے موٹے ٹانڈا عرب کی دوکان تھی۔ بعد نہایت خوش آنازی اور خوش اخلاقی سے نہ بچ رہے تھے۔ چاد اور شربت خاص طور سے بک رہا تھا۔

بکٹ ڈبل روٹی۔ طرح طرح کے پھل رات آنکھ جھپکے ہی ختم ہو گئی صبح سویرے نہانی فراغت ہو کر کھانا پکانے دھندے میں لگ گئے دس بجے کے قریب قطار میں کھڑے ہو گیا حکم ہوا مرد اور عورتیں الگ الگ کھڑے ہو گئے۔ کپڑے کپڑے تھک گئے ہانک کر دھوپ آگئی کجبارہ کے قریب مردوں کو ڈاکٹر نے اور عورتوں کو انہیں کل مالی صاحبہ نے بطور سابق نبض دیکھی۔ پھر سب کو عام اجازت ہو گئی کہ سوار ہو۔ وہ ہی دو کشتیاں اور اٹھالہ آدمی خالدہ کے والد نے کہا کہ ہم سب کے بعد جائیں گے۔ دو گھنٹہ میں تمام کیمپ خالی تھا میری والدہ میرے عزیزوں کے ساتھ پہلے چلی گئی تھیں۔ ہڈی دیر کے بعد جہاز نے بڑے زور سے سیٹی دی تو خدا خدا کر کے اُنکار وائے ہونے کا ارادہ بھٹا

کامران ایک جزیرہ ہے یہاں اس واسطے جہاز والوں کو ٹھہرا کر دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بیمار نہ ہو اور خاص کر متعدی مرض میں مبتلا طاعون ہیضہ چیچک وغیرہ پہلے یہ مقام اس کے واسطے وقفہ نہ تھا سیدے جدہ پہنچتے تھے اب جب سے یازانہ نئی روشنی کے لوگ دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ قمر نظیہ نکلا ہے وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس وقت ہم گئے ہیں کوئی مرض ہندوستان میں نہ تھا ورنہ بڑی مصیبت ہوتی بچارے مہینوں کو آٹھ روز پندرہ پندرہ روز بٹھایا جاتا ہے اگر کسی کو کوئی معمولی بیماری بھی ہوتی تو اسے روک لیا جاتا ہے۔ کامران میں پانچواں بہت مشہور ہے۔ مسجد بھی ہے گر کچی نہیں وہ ہی پھونس کی۔ شفا خانہ بھی مشہور ہے مگر خدا نہ دکھائے۔ میری بہنوں جب بیمار ہو گھر میں گھس تو ایک آدھ سو پہ ضرور لیلو ہر جگہ رشوت کام آتی ہے سچ کہا ہے کسی نے ۵

اے زور خدا نہ دیکھن بھنڈا سار عیوب وقاضی الحسا جاتی

چار بجے ہمارے جہاز نے نگر اٹھایا اور داراؤزیانی جو ہم سے کئی روز پہلے چلے تھے ساحل کامران پر آکر کھڑے ہوئے۔ ہمارا جہاز بہت بڑا اور بہت عمدہ تھا جو لوگ اس میں بیٹھے تھے وہ ہی خوب اسکا اندازہ کر سکتے ہیں مگر اس جہاز کا انجام کیا ہوا دوسری سال ہم اپریل کو جدہ کے قریب مہاجرین کو لپکا رہا تھا کچھ روٹی کے گٹھے بھی تھے آگ لگ گئی اور غرق ہو گیا بہت مضبوط بہت بھاری اور بہت بڑا تھا۔ جب ہم اس میں تھے تو ایک رات کچھ طوفان کی سی حالت ہوئی جہاز بڑے زور سے مل رہا تھا رات کا وقت تھا اور لوگ تو خیر مگر میں نے اس سے پہلے کبھی ایسی حالت نہ دیکھی تھی یہ سمجھ رہی تھی کہ اب غرق ہونے سے نہ بچو گی پریشانی کی حالت میں اور پرگنی تو دیکھا کچھ لوگ نعشیں پڑھ رہے ہیں اور آگے بڑھی تو ایک صاحب فقہ بدرمیر زبانی الاپ رہے تھے انکی بیوی بھی ساتھ تھیں وہاں

بیٹھ کر میں نے ان سے کہا کہ منع کر دسمندر میں تو فضول گوئی سے باز رہنا چاہیے
 اللہ تعالیٰ کو غصہ آئے اور ہم سب کو ڈبو دے۔ تو وہ اسٹر کی بندی کہنے لگیں
 پھر اس میں کیا ہے سب ہی ڈوبیں گے مرگ انبوہ جٹن وارو۔ یہ سنتے ہی میں تو
 وہاں سے روانہ ہوئی۔ کرائی جہاز کھڑے تھے میں نے ملازم سے کہوایا کہ یہ جہاز
 کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا طوفان میں ہے۔ دارا اور زبانی قہر میں
 گہنٹہ سے طوفان میں ہیں ہم نے وہ راستہ چھوڑ دیا پھر بھی ہم کو طوفان ملا جو چار
 پانچ گہنٹہ رہیگا اور کچھ خوف نہیں یہ جہاز ہرگز ڈوب نہیں سکتا کسی طرح یہ ڈوبنے
 والا نہیں۔ بہاری بہت ہے۔ ایسے الفاظ شنکر میں ڈر رہی تھی کہ خداوند کریم کو
 اس کہنے سے غصہ نہ آئے اور یہیں کھڑے کھڑے ہم کو ڈبو دے۔ مگر پھر بھی
 خدا نے تعالیٰ نے دس ہینہ بعد اسکو دکھا دیا کہ دیکھ ہم لوں ڈبو سکتے ہیں۔
 جس طرح امریکہ کی کسی کمپنی نے ایک بہت بڑا جہاز بنایا تھا اور یہ دعوے کیا تھا کہ
 یہ جہاز کسی صورت میں ڈوب ہی نہیں سکتا خدا کو یہ غرور کے الفاظ پسند نہیں
 آئے اور پہلی مرتبہ جب اس میں آدمی سوار ہو کر چلے تو ایک برف کے ٹودے
 سے ٹکرا کر غرق ہو گیا ساری شیخی کر کر رہ گئی۔ اب لوگ یلم ہیاٹ کا انتظار کر رہے
 تھے کیونکہ یہاں سے اہل ہندوستان احرام باندھ لیتے ہیں + (باقی آئندہ)

حامدہ بیگم خیری

رودادِ قفس اردکیوں اور عورتوں کے لیے اردو زبان کی بہترین موز
 نظموں کا مجموعہ۔ علامہ رشید الخیری مدظلہ نے ایسے درداگیز
 اشعار میں رتوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے کہ سنگدل سے سنگدل بھی آنسو گرائے بغیر نہیں
 رہتا۔ کئی نظموں کا اضافہ کر کے نہایت آجے تا جے جدید ایڈیشن چھاپا گیا ہے قیمت صرف ۱۲/۱۰
 علامہ محمول

پتہ: مینجر عصمت دہلی

تضمین دلسوز

- (۱) دشمنوں کی قوت و سطوت مٹانے کیلئے
مسلم خوابیدہ کی قسمت جگنے کیلئے
خواہر ان علم جو کہ دل بڑھانے کیلئے
آہ جاتی ہے فلک پر رتم لٹانے کیلئے
بادلو! ہسٹ جاؤ دید و راہ جانے کیلئے
- (۲) ظلم حد سے بڑھ گئے اس چرخ نیلی فام کے
چاک پہنچے تاگر بیاں دامن اسلام کے
غل چکل میں چشمِ دل سے سرفروشِ اسلام کے
لے دُعاں عرض کر عرشِ ابی تمام کے
اے خدا اب پیسے دین گروشنِ ایام کے
- (۳) جن کو سمجھتے تھے سکا خود مہی بیار ہیں
ادیان دین حق منت کش زنا رہیں
کاخ ایواں قوم کے برباد ہیں مسابہیں
صلح تھی کل جن سے اب وہ برسرِ پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں برسرِ آنا ہیں
- (۴) گل ترستے ہیں مہن میں فیضِ شبنم کیلئے
بُلبُلِ شوریدہ سر سو ز تو غم کیلئے
حامیانِ ملکِ ملت حسبِ باہم کیلئے
دھونڈتے ہیں سب ملاوا سوزِ غم کیلئے
کرہے ہیں غمِ دل فریادِ مرہم کیلئے
- (۵)

چرخِ نیلی فام اب جو دوستم کو بھول جا
اُسے دلِ شوریدہ تو دردِ الم کو بھول جا
شلم اندوگیں ہر رنج و غم کو بھول جا
رحم کر! لیکن نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
ملہ ہنر و کرم جگڑوں سے تاشیر کر
خیر النساء بیگم (رنیلورا)

کوکوا

چائے۔ اور کافی کے حالات سے بہت سی عصمتی بہنیں واقف ہونگی لیکن شاید ”کوکوا“ کو زیادہ بہنیں نہ جانتی ہوں اس لیے عصمتی بہنوں کی دلچسپیوں کے لیے ایک انگریزی کتاب سے ترجمہ کر کے کوکوا کے حالات لکھتی ہوں۔

گرم مشروبات میں ”کوکوا“ تیسرے درجہ پر ہے۔ سب سے پہلے چائے اور اس کے پینے والے کو دلوں میں۔ دوسرے درجہ پر کافی کا نمبر ہے۔ اور تیسرے یہ ”کوکوا“ ہے۔ کوکوا دودھ پلانیوالی ماؤں کے لیے نہایت مفید اور دودھ آور غذا ہے اسکا اصلی نام کا کاؤ ہے۔ اور یہ خاص امریکہ کا درخت ہے۔ چار سو سال ہوئے انگریزوں کو اسکا حال معلوم ہوا تھا۔ اب یہ درخت جزائر غربا ہند جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں ہی ہوتا ہے اور چند صدیوں سے ایشیا اور ہندوستان کے گرم ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔

کوکوا کا درخت ”دیرارا“ کے جنگلوں میں قدرتی طور پر تیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے مگر کھیتی بائی حالت میں ڈالیوں کی تراش خراش ضروری ہے۔ اسلئے صرف ایک معمولی درخت کہلاتا ہے۔ یہ ایک سدا بہار درخت ہے جس کے پتے صاف چمکیے ہوتے ہیں۔ چار سال تک اس پر فصل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد بہت پھولتا ہے۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور خوشبو کی طرح ڈالیوں میں لٹکتے رہتے ہیں۔ اسکا پھل بیا مستطیل قسم کا سات پانچ سے نو انچ تک لمبا اور گولائی میں چار انچ ہوتا ہے اور اوپر کا پوست سخت رہتا ہے بختہ ہونے کے بعد اس کے کئی رنگ پھلا۔ ارغوانی۔ لال ہوتے ہیں۔

اس درخت کی پیداوار کافی چائے کے مانند ایک خاص موسم میں نہیں ہوتی ہمیشہ پھلتا پھولتا رہتا ہے۔ اس درخت میں ایک ہی موسم میں ہرے بھرے پتے۔ کایاں پھول

پھل دیکھتے پکے، غرض سبھی کچھ ہوتے ہیں۔ اسکا پھل ایک سخت خانہ کے مانند ہوتا ہے۔ مگر اس کے اندر بیج قریب قریب جھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کے مغز کا رنگ پھیکا گلابی ہوتا ہے۔ ہر ایک پھل کے اندر میں سے ایک چالیس تک بیج ہوتے ہیں۔ اور یہ ”کوکوا“ کے بیج کے نام سے مشہور ہیں۔ اور اسی سے تمام قسم کا کوکوا بنتا ہے۔ پہلا طریقہ اس کے تیار کرنے کا یہ ہے۔ کہ نئے بیج گیلی زمین میں دو تین دن دبنے کے بعد باہر نکال کر دھوپ دیتے ہیں۔ پھر سوکھے ہوئے بیج کافی کے بجوں کی طرح کڑائی وغیرہ میں بھونے جاتے ہیں پھر کچل کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے ہیں۔ جو کوکوا انس کے نام سے مشہور ہیں اکثر آدمی ان ٹکڑوں (کوکوا انس) کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ جن سے بہت عمدہ کوکوا بنتا ہے۔ مگر ان ٹکڑوں کو پٹری سے ادا بنانے میں بہت وقت لگتا ہے۔ ان ٹکڑوں کے ادا بنانے کے درمیان ایک قسم کا تیل نکلتا ہے۔ جو برتن کے سطح پر تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

”کوکوا“ اکثر پتلے نازک پیڑوں یا پودوں (سفوف) دو قسموں سے بنا کر فروخت کیا جاتا ہے۔ پہلی قسم یعنی پیڑوں کو ”فلیکڈ کوکوا“ اور دوسری قسم ”سالیوبل کوکوا“ یعنی سفوف کے نام سے مشہور ہے۔ پہلی قسم کا ”فلیکڈ کوکوا“ اس طرح سے بناتے ہیں۔ کوکوا کے بجوں کو مہین ہیں کہ نہایت باریک سفوف بنایا جاتا ہے۔ جس میں پانی ملا کر نشاستہ کے مانند بنالیتے ہیں۔ اس کے بعد پتلے تختوں پر فالودہ کے مانند پھیلا دیتے ہیں۔ جب وہ تیار شدہ نشاستہ سٹو کھ کر سخت ہو جاتا ہے تو کاٹ کر ٹوڑنا لیتے ہیں۔

دوسری قسم کا سالیوبل کوکوا اکثر اس طرح سے بناتے ہیں کہ کوکوا کے بیج کے ٹکڑوں کو جلیں وغیرہ میں ڈال کر تمام تیل نکلنے تک کپٹتے اور پھر پیکر سفوف بناتے ہیں۔ اس قسم کا کوکوا گرم آبنا ہوا پانی ڈالنے سے تذکرہ بالا دونوں قسموں سے زیادہ گٹھا ہوتا ہے۔

کیونکہ اُس میں کوکڑا سفوف درناستہ ہوتا ہے ۔

یہاں تک تو پیٹنے کی ترکیب کا ذکر ہوا۔ بہت سی عصمتی بہنیں ”چاکولیٹ“ جانتی ہوں گی۔ یہ بھی اسی مصالحہ سے بنتا ہے۔ جس کا میں ذکر کر رہی ہوں۔ کوکڑا میں جتنی فینس بنتی ہیں۔ چاکولیٹ ان تلم میں قیمتی اور اعلیٰ ہے۔ وہ اس طرح سے بناتے ہیں۔ کوکڑا کے سفوف یعنی ”ٹائیل“ کو کڑا میں حسب مقدار غلا اور نشاستہ ملا دیتے ہیں۔ جب تینوں چیزیں ایک جان ہو جاتی ہیں تو دہات کی صاف ٹھہری میزوں پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ اور وہ میز پر آگ سے گرم کر کے ”چاکولیٹ“ ٹکھا ہائے جلاتے ہیں۔

غرض کوکڑا کے بچوں سے فلکیڈ کوکڑا۔ سالیڈل کوکڑا۔ چاکولیٹ۔ تین چیزیں بنتی ہیں۔ جنہیں سے چاکولیٹ بہت مزہ دار ہوتے ہیں۔ چونکہ شخص کو کڑا سے واقف نہیں اور نہ یہاں اس کا رواج ہے۔ اس لیے میں یہاں اس کے بانی کا بھی قصور اس حال لکھتی ہوں۔ تاکہ جب کو شوق ہو وہ آزمائش بازاروں میں اس کے چھوٹے چھوٹے ٹین ملے ہیں۔ اس کے سفوف کا رنگ بادامی ہوتا ہے۔ چائے دان میں جتنی پیالیاں بنانی منظور ہوں۔ اسی حساب سے پیالی ایک چائے کا چمچ پور ڈال کر ادھر سے گرم ادھلا ہوا پانی ڈال دو۔ چند منٹ کے وقفہ کے بعد غوشو تیز ہو جائے گی۔ وودہ مشکہ حسب ذائقہ ملا کر استعمال کرو۔

حالانکہ یہ بھی چائے اور کافی کے مانند ایک پیٹنے کی چیز ہے۔ مگر دراصل یہ صرف گرم شربت ہی نہیں۔ بلکہ اپنے اندر خاصی غذائیت رکھتی ہے۔ اس کا عرق چار کی مانند پلا نہیں ہوتا۔ گاڑا شربت کی مانند ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں کسی قدر گوشت کا مادہ بھی ہوتا ہے اسی لیے یہ گرم مشروبات میں سب سے قیمتی ہے ۔

ایک پیالی گرم کوکڑا چاء اور کافی سے سرد ہوا ذخیرہ شگوار ہوتی ہے۔ اور اکثر لوگ تبدیل ذائقہ اور خواہش سے کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں۔ چائے کے کثرت استعمال سے ہاضمہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مگر کوکڑا میں کوئی بُرائی نہیں۔
فاطمہ بیگم بنت محمد حسین صاحب ننگلو
(ترجمہ اور تفسیر)

خالد اویب خانم کی زندگی کے چند اوراق

ننھی لڑکی کی کہانی اسی کی زبانی

ننھی لڑکی جب اپنے حافظہ پر زور ڈالتی ہے اور اپنے بچپن کی باتیں یاد کرتی ہے تو کئی واقعات اس کے پیش نظر ہو جاتے ہیں (ایک بیک گردنڈ) ایک مالیشان مکان پہاڑ پر واقع ہے جس میں ننھی لڑکی اپنی نانی کے ساتھ رہتی ہے۔ دوسرے امریکی سبز لہریں دکھائی دیتی ہیں اور قریب اطراف میں بلدیہ کے پہاڑ نظر آتے ہیں پہاڑوں پر عظیم الشان عمارت واقع ہے جو سبز چار کے درختوں سے گھری ہوئی ہے اور جسکو دکھا کر لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہر محبٹی سلطان عبدالحمید کی جائے رہائش ہے + لیکن ننھی لڑکی دوسری چیزوں میں دلچسپی نہیں لیتی کیونکہ آجکل وہ اپنے قدیم مکان کے جس کی دیواروں پر سبز بلیں چڑھی ہوئی ہیں اور جس کی بیٹا رکھڑ کیاں عمر کے وقت جگ لگاتی ہیں زیر اثر ہے۔ چوتروں پر باغ لگا ہوا ہے۔ ایک پر پول کے بلند خست ہیں تو دوسرے پر میوں کے گنجان درخت انگور کا منڈوا بھی ہے۔ اسکی دلفریب چھاؤں میں ننھی لڑکی کھیلتی ہے۔ ایک چھوٹا سا عرصہ بنا ہوا ہے زوارہ کے دو شیروں کا منہ سے پانی چھوٹ چھوٹ کر مغرب کے وقت کی خاموشی میں ایک دلفریب ترنم پیدا کرتا ہے ننھی لڑکی علی الصبح باغ میں جاتی ہے۔ اسوقت اسکے ارد گرد ہزار ہا کبوتر جمع ہو جاتے ہیں اور اس کی نانی انکو دانہ ڈالتی ہے۔ پھولوں کی خوشبو سے اور انکے گونا گوں رنگوں کی آمیزش دیکھ کر دنیا میں پہلے قدم رکھنے کا نادرا احساس ننھی لڑکی اس باغ میں محسوس کرتی ہے +

دوسری جہلک میں وہ اپنے آپکو ایک دوسرے مکان میں جو قریب ہی واقع ہے پاتی ہے۔ یہاں وہ خوش نہیں ہے۔ اس کے دل پر ایک عجیب غریب گہرا ہلکا ہے۔ وہ عورت جسکو وہ "ماں" کہتی ہے ہمیشہ کوچ پر دراز رہتی ہے اسکی لمبی سیاہ پلکیں اس کے چہرہ کی سفیدی کو دوبالا کرتی ہیں اسکی دراز چوٹیاں دونوں طرف سیاہ ناگوں کی طرح پڑی رہتی ہیں۔ ننھی لڑکی اس "ماں" سے ڈرتی ہے۔ بعض وقت اسکا دل اس ماں کی طرف کھینچا جاتا لیکن ابھی وہ نہیں جانتی کہ محبت کیا چیز ہے اپنی ماں کا ایک کام وہ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ وہ ننھی لڑکی کو اپنے زانو پر بٹھا کر اس کے ناخن کاٹتی۔ اس وقت اسکا زرد چہرہ ایک عجیب غریب روشنی سے چمکنے لگتا اور اسکی جلتی ہوئی سیاہ آنکھوں میں محبت جھلکتی ناخن وہ ذرا دبا کر کاٹتی اور لڑکی تحلیف عموں کرتی۔ لیکن بڑا یا کسی قسم کی شکایت کرنا ناممکن تھا جبکہ اسکی ماں محبت بھرے ہاتھ میں یہ کہتی جاتی۔

"ایک چڑیا یہاں بیٹھی رہتی تھی پر اسے پکڑ لیا (انگوٹھا) اسے مار ڈالا رکھے کی انگلی اسے پکایا۔ اسے کھایا۔ جب یہ چھوٹی لڑکی در سے سے آئی تو اسے پوچھا کہاں ہے میری چڑیا؟" آہ وہ نرم آنکھوں کا لگاؤ اور وہ آواز میں چھپا ہوا پیا ننھی لڑکی تا دم زمیست نہ بھولے گی۔

ننھی لڑکی کی ادائل زندگی میں ایک اور غمناک واقعہ ہے۔ اسکی ماں کے پاس ایک ڈبے کا باجہ تھا جسے چابی دیکر وہ بچایا کرتی۔ اس میں سے کبھی ایسی بے سُر آوازیں نکلتیں جنکا سننا وہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ ابھی دنیا میں بھیانک آوازیں اور خراب صورتیں دیکھنے کی عادی نہیں ہوئی تھی۔ ایک دن غریب ہمسایہ کی لڑکی نے باجہ سننے کی خواہش ظاہر کی۔ جب باجہ بجنے لگا تو ننھی لڑکی زمین پر لڑنے لگی اور خوب جیچ چمکرونا شروع کیا۔ ماں نے ڈرایا بھی سبھایا بھی لیکن ضدی لڑکی ایک منٹ کے لیے بھی خاموش نہیں ہوئی۔ اسکو ابھی اس بات کا تجربہ

نہیں ہوا تھا کہ دنیا میں آدمی تنہا پیدا ہوا ہے اور تنہا جائیگا۔ جو باتیں اسکو پسند میں دسروں کو ناپسند اور جن چیزوں سے اسکو نفرت ہے دوسروں کو ان سے محبت ہے فرض دینا کا دار مدار ہی اس پر ہے کہ آدمی دوسروں کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھے۔ آخر گا اسکی ماں نے اسکو ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اور جب اسکی مانی نے مانی دوانی تودہ روئے روئے تنگ گئی مٹی +

دوسری چمک میں ننھی لڑکی ایک نیا سین دیکھتی ہے۔ اسکی ماں اب بہت بلی ہو گئی ہے۔ اور اس کے زرد چہرے پر اسکی بڑی بڑی آنکھیں چراغوں کی طرح چمکتی ہیں۔ اسکی مانی پاکی میں بیٹھ کر کسی جگہ جا رہی ہے اور ننھی لڑکی اپنے باپ کے درازندہ سائیں کا ہاتھ پکڑے پاکی کے ساتھ چل رہی ہے۔ جب کہی ننھی لڑکی پاکی کا پردہ ہٹا کر جھانکتی ہے تو اسکو ایک ایسی غمزہ اور افسردہ شکل نظر آتی ہے کہ وہ فوراً پردہ چھوڑ دیتی ہے۔ پاکی کے پرے زرد تھے۔ لڑکی اب تک زرد رنگ دیکھ نہیں سکتی اسکو ہمیشہ اس رنگ سے نفرت ہے +

واقعات نے پٹا کھایا۔ اب اسکی ماں نہیں بہ لوگ کہتے ہیں ہمرنگی۔ لڑکی تنہا ہے۔ لڑکے دلیں درد ہے اسکی کچھ سمجھ میں نہیں آتا اسے کچھ معلوم نہیں وہ دیوانہ دار ابدیم ابدیم پھرتی ہے۔ شام کو اسکا باپ ایک گول میز کے قریب بیٹھا ہوا ہے۔ تمام رات شمع کے آفتابوں کے ساتھ اسکے آنسو برابر میز پر گرتے ہیں۔ نوکر دسبے پاؤں چلتے ہیں اور جب کہی لڑکی اس طرف جانتی ہے تو اسکو رباں سے کھینچ کر لاتے ہیں +

اس کے باپ کے یہاں تین نوکر ہیں۔ علی، مصطفیٰ اور رسم علی ننھی لڑکی کا "لالہ" ہے ہر تنکی گھرانے میں "لالہ" ہونا ضروری ہے "لالہ حرم میں جا سکتی ہے اور بچہ کی نگہداشت کرتا ہے۔ لڑکی علی سے بہت محبت کرتی ہے۔ بابہ بابتا ہے کہ محبت کی مانند ہونے کا شکر کہ وہ اپنی ماں سے محبت کرتی !!! مصطفیٰ علی کا بیٹا ہے اور لڑکے ساتھ کام کرتا ہے۔

ایک کر یہ نظر عورت بھاتی ہے۔ لڑکی سنتی ہے کہ رسم کی شادی علی سے ہونے والی ہے۔ آجکل زیادہ وقت لڑکی نوکروں کے کمرے میں گزارتی ہے۔ جراتیں رسم علی اور مصطفیٰ کرتی ہیں وہ سب سنتی ہے لیکن انکا مفہوم بہت کم سمجھ میں آتا ہے۔

رسم۔ بڑی بی رنج سے پڑ گئی ہیں۔ میں اس لڑکی کا جرجا ہے وہ کر سکتی ہوں۔ علی۔ اگر تو اسے ہاتھ لگائے گی تو خوب پٹے گی۔

کمرہ رسم۔ کیا کروں یہ لڑکی بہت شری ہے ہاری شکایتیں کرتی ہے اور ہماری نقل بھی کرتی ہے۔ علی۔ وہ بچہ کیا جلنے یہ سب باتیں۔

رسم۔ اچھا اچھا دیکھو میں بھی کیا مزہ چکھاتی ہوں کھیکڑے جرجا اور چچانہ میں رکے ہیں اس لڑکی کے سر پر ڈالوں گی +

علی۔ کھیکڑے کیوں منگائے انکی کیا ضرورت تھی؟ رسم۔ دن کی دوا ہے۔ پولیس لگانا ارادہ تھا لیکن اسکے پیشتر ہی کام تمام ہو گیا بلا فائدہ کو خاتم آمدنی کی موت سے زیادہ انکے پہلے شوہر کی تصویر برآمد ہونے کا رنج ہے۔

اس کے بعد رسم نے گانا شروع کیا اور پھر غمی لڑکی کے قریب آکر آنکھوں میں آنکھ ملا کر کہا ”خالہ خانم یہ باتیں کسی سے نہ کہنا“ لڑکی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا بات چھپائی جائے لیکن وہ چٹکر جواب دیتی ہے ”میں ضرور کہوں گی۔ رسم دادی“ ترکی میں بچے نوکروں کو دادی وغیرہ کہہ کر پھارتے ہیں۔ اس پر رسم اور علی کی خوب لڑائی ہوئی۔

ہے +
(رہائی آئینہ)
(زجہ از میوز سارٹ خالدہ ادیب) عظمت النساء بٹے اکثر محمد اشرف جاسم آباد

عصمت کی سچی دردانہ بہنوں کو اس مہینہ میں ایک دُرِ خیار عصمت کو دیدینے چاہئیں +
منیجرا

ترکی جدید کی عورت

ترکوں کا ملک جغرافیہ حیثیت سے یورپ اور ایشیا کے وسط میں واقع ہے اور سطح پر ترکی عورتوں کے تمدن اور عادات و خصائل پر دونوں براعظموں کا اثر ہے۔ جنگ عظیم کے بعد جو انقلاب قیام جمہوریت کے بعد رونما ہوا ہے۔ اس نے ترکی خواتین کی زندگی میں بھی ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے۔ نسبتاً دوسرے ایشیائی ممالک کے ترکی خواتین میں تعلیم کی کمی اتنی نہ تھی۔ لیکن اس انقلاب کے بعد وہاں کی موجودہ حکومت نے عورتوں کی تعلیم زندگی میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ ترکوں کا نظام تعلیم سناں دنیا بھر کی ممالک سے صرف جرمنی اور جاپان کو چھوڑ کر اس وقت بہترین ہے۔ ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تعلیم کا شعبہ ایک تعلیم یافتہ ترک خاتون کی نگرانی میں ہے۔ یہ خاتون ملاوہ تعلیم یافتہ ہونے کے مختلف ممالک کی سیاحت کر چکی ہیں اور مسئلہ تعلیم پر انکی رائے ماہرانہ بھی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے زمانہ وزارت تعلیم میں عورتوں کی تعلیم کو مقدم قرار دیا ہے۔ اور انکا یہ خیال یقیناً باطل صحیح ہے کہ آئندہ آنیوالی نسل اور قوم کی ترقی کے لیے مردوں سے بھی زیادہ عورتوں کی تعلیم ضروری اور اہم ہے۔ چنانچہ خاتون موصوف نے عورتوں کی جبراً تعلیم کی ایک اسکیم مرتب کی تھی جس کی رو سے قانوناً لازمی کیا گیا تھا کہ آٹھ برس کی عمر کی لڑکیاں مدرسے میں داخل کی جائیں۔ اس اسکیم پر عمل درآمد کرنے سے صرف چار برس کے قبل مدرسے میں وہاں کی تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد میں اس قدر ترقی ہو گئی ہے کہ گزشتہ پوری صدی میں بھی نہ ہو سکی تھی۔ نصاب تعلیم اس طرح لیا رکھا گیا ہے کہ وہ عورتوں کی عملی زندگی کے لیے مفید و کارآمد ہو۔ ان مدارس میں صرف وہی نہیں ہوتا کہ لڑکیوں کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جائے جیسا کہ ہندوستان اور دیگر ملکوں میں ہے۔ بلکہ انتظام خانہ داری عملی طور پر بتایا اور سکھایا

جانتا ہے۔ لڑکیوں کے ہر سکول میں ایک چھوٹا سا مکمل مکان ہوتا ہے۔ جو لڑکیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور تعلیم کے اوقات سے فرصت پا کر انکو یہ حیثیت منظمہ کے اس مکان میں سنا پڑتا ہے۔ مدرسہ کی ایک محلہ اپنی نگرانی میں اسی طرح کام لیتی ہے۔ اور جو غلطیاں انتظام کے متعلق لڑکیوں سے واقع ہوتی ہیں ان کی اصلاح کرتی رہتی ہے۔ اس علمی تعلیم کے بہت سے حصے ہیں۔ مثلاً کھانا پکانا۔ ہاؤس کے لیے مینافٹ کا انتظام کرنا۔ بیماروں کی تیمارداری۔ بچوں کی نگہداشت۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہر شعبے میں لڑکیوں کو مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ تاکہ سکول کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد کسی تعلیم کی محتاج نہ رہیں۔

یہ طریقہ تعلیم اس قدر مفید اور کامیاب ثابت ہوا ہے کہ کوئی تعلیم یافتہ ترک ایسی لڑکی سے شادی کرنا پسند نہیں کرتا جو اسی قسم کے کسی مدرسے میں تعلیم نہ پا چکی ہو۔ وہاں کی طرز تعلیم کے متعلق ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ کا خیال ہے کہ اس قسم کی تعلیم نے ترکی عورتوں میں بے جا آزادی اور بے باکی پیدا کر دی ہے۔ اور یہ خیال کسی حد تک درست بھی ہے۔ کیونکہ تعلیم کا یہ لازمی خاصہ ہے کہ انسان آزادی کی قدر و قیمت کو سمجھے جس طرح ہیں دو ہر شخص پر کمیاں اثر کرتی ہے۔ اسی طرح تعلیم بھی عورتوں میں ہی کیفیات پیدا کر دیتی ہے جو مردوں میں اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تعلیم یافتہ مرد بقابلہ جاہل مردوں کے زیادہ آزاد خیال اور روشن دماغ ہوتے ہیں پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ تعلیم عورتوں میں وہ اثر پیدا نہ کرے جو مردوں میں کرتی ہے لیکن اس آزادی اور بے باکی کا اثر بچائے مفید ہونے کے مضر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لڑکوں نے پردہ کے رسم و رواج کو قطعاً اڑا دیا ہے۔ انقلاب سے قبل ترکی خواتین اپنے معمولی لباس کے اوپر برقع و نقاب کے ساتھ باہر نکلتی تھیں۔ اب پردہ صرف اس قدر رہ گیا ہے کہ ایک بہت ہلکی سی نقاب چہرہ پر دکھائی دیتی ہے۔ ہر رخ کا رواج جاتا رہا۔ طرز

جاریہ کے لباس نے نقاب کے استعمال کو بھی بیکار کر دیا ہے۔ اور اسکا استعمال محض رسمی اور فیشن کے طور پر کیا جاتا ہے نہ کہ اس لیے کہ چہرہ ڈھکا رہے۔ اس نئے فیشن نے ترکی خواتین کی زندگی میں بھی نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ وہ اب نہایت آزادی کے ساتھ باقات و تفریح گاہوں میں جاتی ہیں۔ تھیٹر اور سینما میں عورتوں کے لیے علیحدہ اور مخصوص درجے نہیں رکھے گئے۔ ان میں بلا تکلف مردوں کے ساتھ شریک ہوتی ہیں۔ صرف عورتوں کے لیے بال روم (ناہج گھر) علیحدہ بنائے گئے ہیں۔ جہاں ان کو فن رقص کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ ترکی عورت کی زندگی یورپ اور ایشیائی تہذیب کے جوہر کا ایک مرقع ہے۔ جس میں یورپ کی تقلید کا رنگ صاف چمکتا ہے۔ اور جو باتیں قدامت پسندی کی اب تک باقی ہیں وہ اس لیے باقی نہیں ہیں کہ ترکی خواتین ان کو اچھا خیال کرتی ہیں بلکہ اس لیے کہ ایک دم ترک کر دینا آسان نہیں ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ فرق بھی جاتا رہیگا۔ لیکن اب بھی یورپین ٹرکی خواتین اور ایشیائی ترکی کی مستورات میں ایک قابل تمیز فرق نظر آتا ہے ایشیائی ترکی کی عورتیں ویسی آزاد اور بے باک نہیں ہیں۔ جیسی یورپین ٹرکی کی۔ لیکن پر وہ کار و اج ان میں بھی اتنا ہی کم ہو گیا ہے جتنا کہ یورپین ٹرکی میں۔ ترکی عورتیں ایسے مشاغل مثلاً۔ دفاتر تھیٹر و سینما کی ملازمت بھی اختیار کرتی جاتی ہیں۔ جن میں اب تک ایشیائی عورت نے قدم نہیں رکھا تھا۔ اسکا سبب ترکی کا نظام تعلیم نہیں بلکہ یورپ کی تقلید یہی ہے۔ جہاں عورت کی زندگی کا معیار خود نمائی اور بالآخر خود فردی ہے اور اس تقلید سے مسلمان عورت کی زندگی میں کوئی صوتِ صلاح استغنیٰ کی نہیں ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترکی قوم ترقی کر رہی ہے۔ اور ترقی کے میدان میں ترکی عورتیں مردوں کے ساتھ ساتھ قدم بڑھا رہی ہیں لیکن ان کی زندگی میں جو انقلاب خود ترکوں کے ہاتھوں ہو رہا ہے اور جو امریکا، مغرب و ترکی قوم کے سامنے کسی نہ کسی شکل میں آئیگا۔ اور اس وقت اسکی تلافی محال ہوگی۔

م۔ جہان جہانی

جرمنی میں کپڑے کس طرح دھلتے ہیں

یورپ میں ہر روز طرح طرح کی ایجادیں ہوتی ہیں تاکہ ہر قسم کے کام آسانی اور آسانی سے ہو سکیں اور ساتھ ہی زیادہ ہو سکیں۔ ہر قوم دوسری قوم سے بڑھ جاتے کے فکر میں ہے۔ نئی نئی کلیں اور مشینیں آئے دن ایجاد ہوتی رہتی ہیں جو دس دس بیس بیس یکا سو سو اور ہزار ہزار ڈیلا سے زیادہ کام کر سکتی ہیں ادنیٰ مثال ریل گاڑی کا انجن ہے جو اتنی ساری گاڑیوں کو ہزاروں میل کیچھے لئے چلا جاتا ہے اور پھر کچھ ریلوے! زندگی کے ہر شعبے میں مشینیں استعمال ہوتی ہیں کپڑا بننے کی مشینیں جو تے بنانے کی مشینیں، گنے بنانے کی مشینیں، ہوا میں اڑانے کی مشینیں، آسمان کے تارے گننے کی مشینیں، یہ معلوم کرنے کی مشینیں کہ سورج کا وزن کتنا ہزار ہا کوس پر باتیں کرنے کی مشینیں۔ غرض یہ کہ کوئی دیکھیں جس کے لئے مشینیں ایجاد ہوتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کی تجارت، زراعت، فوجی مشینیں ہیں وہاں گھر کے کام کاج کے لئے مشینیں گناہنا تعجب کی بات ہوتا۔ چنانچہ مکان صفا کرنے کی مشینیں، خاک چوسنے کی مشینیں، ہوا دھونے کی مشینیں، ملائی کی برتن بنانے کی کلیں، قیہ بنانے کی مشینیں، آلو چیلنے کی مشینیں، پیاز کترنے کی مشینیں، مصالحہ پیسنے کی مشینیں۔ کپڑے دھونے کی مشینیں غرض گھر کے ہر کام کاج کو آسان بنانے کی مشینیں موجود ہیں +

میں اس مضمون میں جرمن گھروں میں کپڑے دھونے کے متعلق کچھ لکھوں گا۔ جرمن عورتیں گھر میں بہت کام کرتی ہیں۔ ذکر مائیں یہاں یورپ میں بہت ہی امیر لوگوں میں ہوتی ہیں فوسے فی صدی لوگ گھر میں کپڑے دھوتے ہیں۔ اور کپڑے دھونا گھر کے خصل ترین کاموں میں سے ہے۔ ہنگ کی دو چادریں ہی چھوڑنے سے آدمیوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گھر بھر کے کپڑے دھونا کس قدر محنت کا کام ہے +

چنانچہ طرح طرح کی مشینیں کپڑے دھونے کی یہاں متعل ہیں اور نئی نئی ایجاد ہوتی ہیں۔ میرے گھر میں بھی چھ سال سے مشین ہی سے کپڑے دھوتے جاتے ہیں۔ اور میری بیوی خود ہی دھوتی ہیں۔ باہر کی دھلائی انہیں پسند نہیں۔ باہر دھلائے سے کپڑے کمزور ہو کر جلدی پھٹ جاتے ہیں اور ساتھ ہی خیر بھی لگنا چوگنا ہوتا ہے +

جب بچے یہ کپڑے دھونے کی مشین دیکھی ہے ہیثمہ یہ سوچتا ہوں کہ یہ ایک چیز ہے جاگرم ملے
ہندوستانی گھر میں استعمال ہو تو کس قدر ہولت ہو جائے۔ دس دس پندرہ پندرہ دن اور برسات میں
قریبینہ ڈیرہ چھینے دہلی کے ہاں سے کپڑے آنیکا انتظار نہ کرنا پڑے اور نہ چھوٹا چھوٹا مارے
تمام جن ڈشیں اور نہ اس قدر کپڑے پٹیں۔ اور نہ یہ ڈر کہ دھو بیٹے نہ معلوم کس پیار کے کپڑوں
کے ساتھ ہمارے کپڑے دھوئے ہیں۔ تین دن کے اندر کپڑے دھل کر تیار +

کچھ عرصہ ہوا میرے پرانے بہران اور شفق سید بجا و حیدر صاحب جسر اریلیکڈہ یونیورسٹی نے
لندن سے ہندوستانی دہلی پر غریب خانہ کو شرف بخشا اتفاق سے اُنکے دوران قیام میں میرے
گھر میں کپڑے دھونے کا دن بھی آیا۔ بیٹے اوکو مضمین کہاٹی۔ دیکھ کر ہلک گئے، کہنے لگے کہ یہ ایک مشین ضرور
بچاؤ نگاہ چیز ہے جسکا ہندوستانی نہیں رواج دینا بہت مفید ثابت ہوگا۔ اُنکے خیالات نے میرے ارادوں کو
کہ اس پر ایک مضمون لکھوں اور بھی قوی کر دیا اگر موقع ہوا تو مہم گذر گیا۔ اب نیا سلسلہ پیدا ہوا ہے ارادہ ہے
کہ وقتاً فوقتاً عصمتی ہند کے سامنے کچھ پیش کیا کروں۔ چنانچہ کپڑے دھونے کی مشین سے شروع کرتا ہوں
جس کی گھر میں مختلف طرح سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں تین چار روپے سے لیکر ساڑھے پچاس
کی مشینیں متعل ہیں، اگر شفا خانوں، مدرسوں کے بورڈنگ ہاؤسوں، ہوٹلوں وغیرہ میں بجلی کی قوت سے
کام کرنے والی اور بڑی بڑی زیادہ قیمتی مشینیں بھی ہیں۔ میں اس مشین کے متعلق مفصل لکھتا ہوں جو وہ
میرے گھر میں چھ سال سے متعل ہے اور جسکا خود جگہ ذاتی تجربہ ہے اور جسکو میں نے پانچ چھ
سال کی جا پٹ بڑا ل اور سناٹوں اور دیگر گھرانوں میں دوسری مشینوں کے مقابلہ کے اب تک بہترین پایا ہے
اس مشین کا نام مچون فل ڈومف داتش مشین "یعنی جھن کی بھاپ بھری کپڑے دھونے کی کل لکیر کہ
نصیر ملک معلوم ہوگا۔ اس مشین کے درمحل صرف تین حصے ہیں ایک نیچے کا چکوڑ پتلا ڈسٹر اور کے اندر
رکھنے کا ڈھکوا لگا، اور تیسرا اٹھا ہوا ڈھکنا۔ اس مشین کی بات چلنا ہی خریدنا جاسکتا تھا جس سے اور بھی بہت
ہوتی ہے گویرے گھر میں اسکا خصوصی چولہا نہیں ہے کھانا پکانے کے چولہے پر ہی رکھ دیکاتی ہو اسکے اہل
چولہے کے استعمال سے ایندھن غالباً تھائی اور چھائی سے بھی کم صرف ہوگا کیونکہ گائی منلٹ نہیں چھنے
پاتی۔ یورپ میں ایندھن چولہا ہے لہذا یہاں اسکا بہت خیال کیا جاتا ہے۔ اس مشین کی خدمت میں یہ کہ
علامہ کپڑوں کو مفاکر ڈینے کے اسکے استعمال سے ہر قسم کی بیماری کے جراثیم مر جاتے ہیں اور کپڑوں کو کسی قسم کا
معتسان نہیں پہنچتا۔ اسکا جلانا بہت آسان ہے ایک بجہ ہی ہولت سے چلا سکتا ہے۔ کپڑے دھونے کے
بعد کپڑوں کا نچوڑنا ہے تو اسکے لئے بھی یہاں مشینیں موجود ہیں گویرے گھر میں نہیں۔ چھوٹی بڑی پانچ

5



ڈھونک میں دباؤ کر پٹے ڈالے جا رہے ہیں

6



پکڑے طیار ہو کر الماری میں پٹے جا رہے ہیں



زنانہ بنیان کا نمونہ

1



مشین کے پتیلے میں پانی ڈالا جا رہا ہے

2



مشین کے ڈھولک میں لگے ہوئے کپڑے اے جا رہے ہیں

3



چھوٹی سی لڑکی مشین کو چلا رہی ہے پانی اُبلنے کے بعد

4



میں سنٹ مشین چلانے کے بعد ڈھولک میں سے
کپڑے نکالے جا رہے ہیں

درجنکی مشینیں ہیں نمبر ۴ چار آدمیوں کے گھرانے کے لیے نمبر ۵ آٹھ آدمیوں کے گھرانے کے لیے اور بڑے میں بڑے گھرانے کے لیے نمبر ۶ ہونٹوں وغیرہ کیلئے اور ساڑھے چار اور بھی بڑے ہونٹوں اور ڈنگ ہاؤس وغیرہ کے لیے۔ نمبر ۳ اور ۴ اور ۵ بجلی کی قوت سے بھی استعمال کیا جاسکتی ہیں میرے گھر میں نمبر ۴ ہے جس میں ایک فنہ میں ۲ فیضیں ملتی جاسکتی ہیں۔

دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام پٹے کپڑوں کو جمع کر کے ایک بڑے تشت، لگن یا اسی مشین کے ڈھکنے میں پانی میں تھوڑا سا سوڈا ڈال کر رات بھر بیٹھنے دیا۔ دوسرے دن مشین کے پتیلے میں ایک خاص قلم تک پانی بھر دیا (تقریباً) اور اس پانی میں معمولی صابن کتر کر ۲۰ گرام ڈھائی چٹائیک (اور تھوڑا سا سوڈا ڈھائی چٹائیک ۵ گرام) ڈال دیا اور صابن اور سوڈے کو گھلا دیا۔ پھر مشین کے ڈھولک میں اتنے کپڑے بھرے جتنے کے ۴ فیضیں ہوتی ہیں کپڑوں کو دبا نا نہیں چاہیے بلکہ یونہی ڈال دینا چاہیے (تقریباً) اس کے بعد ڈھولک کو بند کر دیا اور پھر مشین کو ڈھکنے سے ڈھک یا، جب پانی جو مل رہا تھا لگے اور سو راخ میں سے بھاپ نکلنے لگے تو مشین کے دستے کو کپڑوں میں منٹ تک ڈھولک کو چلانا چاہیے (تقریباً) اس طرح کہ دس فنہ ایک طرف اور پھر دس فنہ دوسری طرف یعنی ایک منٹ میں دس چکر ایک طرف اور دس چکر دوسری طرف جلدی جلدی نہیں اس طرح سے کپڑے برابر حرکت میں آئیں گے اور اوپر نیچے ہونے رہیں گے۔ کپڑوں کی صفائی بھاپ سے ہوگی۔ آگ برابر تیز رہنی چاہیے تاکہ پانی ابلتا رہے۔ ہر مشین کے ساتھ اس کے متعلق پوری ہدایت ہوتی ہے +

میں منٹ کے بعد ڈھکنا ہٹانا چاہیے اور ڈھولک کھول کر کپڑوں کو ایک لکڑی سے ڈھکنے میں ڈالنا چاہیے (تقریباً) اور پہلے گرم پانی میں کھنگانا چاہیے اور پھر دوبارہ ٹھنڈے پانی میں (تقریباً) پھر دوسرا گھان اور اگر بہت زیادہ کپڑے ہوں تو تیسرا چھٹا اور پانچواں گھان ہی اگر کپڑے بہت ہی میسے ہوں تو ہر گھان دو دفعہ ڈھولک میں ڈالنا چاہیے۔ استعمال کے بعد مشین صاف کر کے فوراً رکھ دینی چاہیے۔ کپڑوں کو کھنگال کر نچوڑنا چاہیے اور نچوڑ کر انگلی پر سکھانا چاہیے۔ لیجئے کپڑے لیٹا رہ گئے۔ سو کھنے کے بعد کپڑوں کو ہموار بنانے کی بھی مشین ملتی ہے ان میں دو بیلوں کے درمیان میں ہو کر کپڑے گزرتے ہیں اور نہایت ہموار ہو جاتے ہیں گویا نیم استری ہو جاتی ہے اس میں ایک دن میں کپڑے دھلتے ہیں رات کو سو کھتے ہیں اور دوسرے دن لیٹا ہو کر الماری میں پہنچ جاتے ہیں (تقریباً) اس طرح گھر والی کا سب سے مشکل کام ختم ہو جاتا اور پھر مہینہ بھر کی چھٹی +

محمد عبد الستار خیری از جرمی

اندر پہننے کا زنانہ بنیان

(سلاخیوں سے)

چیزیں مطلوبہ فری بلائی ویسٹ دول، ۴ لمبیاں ۳۴ ۱/۲
 Penelope pearl wool (پرنلوپ پرل ڈول)
 نصف گرلہ۔ چار صدو بڑی کی سلاخیاں نمبر (S, 7) ایک کر دیشیا۔ ڈیڑھ گز چوڑا
 سا چوڑا (تقریباً چھ تھائی انچ چوڑا) فیتہ
 ترکیب۔ چار تار کا اون رفیزی ۴ بلائی ویسٹ دول، ۱ اور اس سے ۲، خانے
 سلاخی پر ڈالو۔

پہلی قطار ۴ چار خانے سیدے۔ دو خانے اُٹے ۴ اسی طرح بنتے ہوئے قطا
 ختم کرو۔ اس قطار کی مانند ۹ قطاریں اور بن لیں اور پھر یہ ادنی توڑ کر عمدہ قسم کی ادنی
 دہنی لوپ پرل (دل) جوڑیں۔ ۱۰ ویں قطار ۴ دو خانے اکٹھے سیدے۔ ایک خانہ
 بڑھاؤ ۴ (اٹا خانہ بنتے کی طرح اون کو سانس کی طرف لاکر خانہ بڑھایا جائے)
 اس طرح تمام قطاریں لو۔ ہاں آخری دو خانے اکٹھے بننے کے بعد خانہ نہیں بڑھایا جائیگا۔
 ۱۲ ویں قطار۔ پہلے خانہ کو دو دفعہ بکر ایک خانہ بڑھاؤ۔ (یعنی ایک دفعہ خانہ بکر
 بائیں ہاتھ کی سلاخی سے خانہ گرانے کے بجائے اس خانے کو دوبارہ پچھلے تار میں سلاخی ڈاکر
 سیدھا بن لیا جائے) باقی قطار سیدھی بنو۔ قطار ختم ہونے پر حسب طرح قطاریں ۲ خانے بننے
 جائیں۔ ۱۴ ویں قطار۔ ۱۰ ویں قطار کی اور ۴ ۱۰ ویں قطار۔ ۱۰۲ ویں قطار
 کی مانند بنو اور پھر بہت کھلا کھلا بننے ہوئے خانے بند کر دو۔

بعد ازاں دوسرے حصے کیلئے ۲ خانے سلاخی پر ڈالو اور اس حصے کو بھی بالکل پہلے حصے کی طرح
 بن لو۔ اب ان دونوں حصوں کو آپس میں جوڑ کر اندر کی یعنی اٹنی جانب سوئی کیا تہہ ادنی ہالگے
 سی لیں۔ مگر اوپر کی طرف ہر دو جانب ۲۶-۲۹ قطاروں جتنی جگہ آئینوں کے لگانے کیلئے بنیر سے چھوڑ دو
 آستین۔ چار تار کے اون سے ۱۸ خانے سلاخی پر ڈالو۔ پہلی قطار ۴ چار خانے
 سیدے۔ دو خانے اُٹے ۴ اسی طرح سے بننے ہوئے قطار ختم کریں۔ اس قطار کی اند

۵۳ قطاریں اور بکراؤن توڑ لیں اور ایسے ہی دوسری آستین بھی بن لیں اور پھر انہیں سیلیں ہاں آستین کو اس طرح یا جائے کر پہلے یعنی ۸ خانوں والے اس کنارے کو جس سے آستین شروع کی تھی۔ دوسرے اس ۸ خانوں والے کنارے کے ساتھ (جس کے خانے بند کیے گئے تھے) دھاری سے دھاری ملا کر اپنی دھاگر سے سی لیں۔ اس کے بعد آستینوں کو بیان میں لگا دیا جائے۔ اس طرح پر کر آستین کو ناپ کر ٹیک آستین کا آدھا حصہ بیان کے ایک طرف کے حصے سے سی دیا جائے اور دوسرا نصف دوسری طرف کے حصے کیساتھ اس طرح پہلو کی سیونک کے ساتھ آستین مل جائیگی۔ اور کندھے پر بیان کے سامنے اور پشت کے حصے بھی آپس میں مل جیسے جائیں گے۔ دوسری آستین بھی اسی طرح دوسری طرف سے دیں اور پھر عمدہ مٹم کے ادوں سے دونوں آستین اور گردن کی جگہ کے گرد کروشیا کا کنارہ بنی لیں +

کنارہ ۵۔ پہلی قطار۔ آستین کے کسی ایک خانہ کے ساتھ اولن جوڑیں۔ تین چین چار ٹریبل پہلے خٹنے میں * چار ٹریبل بچے کا ایک خانہ چھوڑ کر دوسرے خانہ میں * ہر دو نشانوں کے درمیانی طریقہ سے بنتے ہوئے قطار ختم کریں۔ پھر قطار کے شروع میں جو تین چین بنے گئے تھے ان میں سے تیسرے چین پر سلب بیچ بکر قطار جوڑ دیں +

دوسری قطار * گذشتہ قطار میں جو چار ٹریبل بنے گئے تھے ان چار ٹریبل کی درمیانی جگہ پر ایک ڈبل کروشیا۔ تین چین بکر پھر اسی جگہ پر ڈبل کروشیا تین چین * دونوں نشانوں کے درمیانی طریق سے تمام قطار بن لیں اور پھر آخر میں اس قطار کے شروع کے ڈبل کروشیا پر ایک سلب بیچ بکر قطار جوڑ دیں اور ادن توڑ لیں +

جب دوسری آستین کے گرد بھی کنارہ بن چکو۔ تو پھر ایسا ہی کنارہ بیان کے اوپر یعنی گردن والے حصے کے گرد بھی بنو صرف فرق یہ ہے کہ آستین میں تو پہلی قطار میں بیچے کا ایک خانہ چھوڑ کر دوسرے خٹنے میں چار ٹریبل بنے گئے تھے۔ مگر گردن کے حصے میں دو خانے چھوڑ کر تیسرے خٹنے میں چار ٹریبل بنے جائیں۔ اس کے بعد گردن کے کروشیا کی پہلی قطار والے ہمیدوں میں فیتہ پر دکر سامنے کی طرف بانڈہ دو۔ جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہو رہا ہے

لطیف بیگم

سیربین

انڈھیرے میں دیکھنے کا آلہ۔ ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے جسکی مدد اندھیرے میں آدمی دیکھ سکے گا۔ لڑائی میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ دشمن اندھیرے کا فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔ ہوائی جہازات کی حرکات و سکنات اندھیرے میں زمین سے دیکھی جاسکیں گی اس آلہ کی زمین دھندلے اور کہر میں خوب کام کرتی ہیں۔ سمندر میں جب کہر سے کچھ دکھائی نہیں دیتا اسوقت اسکی مدد سے سب کچھ نظر آسکے گا۔ بڑے بڑے برف کے توفے جو اس دھندلے میں آکے چاندوں سے ٹکرا جاتے ہیں دُور سے نظر آجایا کریں گے۔ رات کو جہازوں کو نظر آتا ہے انکی عادات و خصائل کا مطالعہ اس غیبی سے ہوسکے گا کہ جافروں کو ذرا بھی کھٹکا نہوگا کہ انکو کوئی دیکھ رہا ہے ۛ

لوٹوں کی کمپنی۔ بیٹی میں ایک کمپنی آئی تھی جس میں بونے ہی بونے میں یہ تعلق میں ہیں۔ اور دنیا بھر کے چھوٹے سے چھوٹے تھکے بونے اس میں یسے لگے ہیں یہ گاتے بجاتے نٹ بازی مکہ بازی کشتی کرنے۔ ناچتے ہنساتے اور کھیل کر تب کے طرح طرح کے نمائشے دکھاتے ہیں۔ سائے یورپ میں سے چھانٹ چھانٹ کے یہ بونے لکھے کیے گئے ہیں اور ان کے نمائشوں نے پیرس جرمنی اور لندن کو عجز و حیرت بنا رکھا ہے ان میں ۱۹ برس سے ۴۰ برس تک کے بونے شامل ہیں اور قد میں صرف ایک ۳۲۔ انچ سے کچھ ہی نکلتا ہوا ہے۔ ان میں مرد بھی ہے اور عورتیں بھی۔ ۸ برس ہوئے جب یہ کمپنی بنی تھی یہ بونے معمولی انسانوں کی طرح رہتے بہتے ہیں اپنے قد و قامت کے مطابق انکی غذا کھا رہے ہیں۔ ہماری ہی جیسی عادتیں ہیں۔ ان میں سے بعض تباکو اور شراب بھی پیتے ہیں۔ انکے درزی اور موچی بھی ساتھ ہیں ۛ

انگریزوں کی وہم پرستی۔ انگریز بھی توہمات میں ہندوؤں سے کچھ کم نہیں ہیں بہت سے توہمات ہیں جن کے لیے ایک جداگانہ مضمون چاہیے منجملہ انکے ایک وہم پرستی

پھولوں کے تعلق ان میں پہلی ہوتی ہے۔ بعض پھول مبارک سمجھے جاتے ہیں اور بعض منحوس۔ مثلاً انٹی کے مہینہ کے کھلے ہوئے پھول گھروں میں لائے جانے نہایت منحوس سمجھے جاتے ہیں برعکس اس کے بہار کے موسم میں جھاڑیوں اور خاردار پودوں کے پھول مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کچھ اسی قسم کے خیالات ہیں۔ لیکن ان میں کچھ عقلمندی معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً ایک کانٹے دار گول پھل ہوتا ہے جسے چمک مہلی کہتے ہیں اور جو بھڑکے پھنسیوں پر لگا یا جاتا ہے اسکو گھروں میں رکھنا اچھا نہیں سمجھتے لیکن اس سے مزید یہ ہوتی ہے کہ کانٹے ہاتھوں میں نہ لگ جائیں۔ بعض بھالوں کے کانٹوں میں زہر ہوتا ہے۔



دریائی آدمی۔ سمندروں میں بھی زمین کی طرح عجیب غریب مخلوق رہتی ہے۔ دنیا آندی ہی ہیں اور عورتیں بھی۔ جنکو مردماہی اور نارماہی کہا جاسکتا ہے۔ مردماہی ذرا کم نظر آتا ہے کیونکہ گھبراتا بہت ہے۔ اسکی مادہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے اور ایک فستیلیا ایک ہی بچہ ہوتا ہے۔ مادہ اپنے بچہ کو گلہڑوں کے نیچے اٹھائے اٹھائے پھرتی ہے۔ انکے چہروں پر بالکل انسانی جھلک پائی جاتی ہے انکی خوراک سمندر کے اندر کی سبزی ہے جسے بھری گھاس کہا جاتا ہے۔ ان کا طول ۸ اور ۲۰ فٹ کے درمیان ہوتا ہے اس قسم کی ایک پہلی چند ماہ ہوئے جزیرہ زلیفنیہ سے پرے پکڑی گئی تھی +

سمندر کی عورت۔ حال ہی میں ایک نارماہی (بنت البحر) پکڑی گئی۔ اسکی ناک جشیوں کی طرح چھٹی تھی۔ اس کے نہ زبان تھی نہ دانت۔ سر پر بالوں کے گچھے تھے۔ برہنہ اور آنکھیں بالکل انسانی تھیں۔ ٹھوڑی بھاری اور بڑی تھی۔ بازو پھیلے ہوئے چھپے تھے انگلیوں میں جھلی تھی اور ٹانگوں کی بجائے اس کے ایک لمبی چوڑی دم تھی۔ گیارہ فٹ لمبی اور دس من پھاری تھی اسکی کھال موٹی اور بھوری تھی اور نیچے کا حصہ سُرخ رنگ کا تھا اس کے باطنی اعضا انسانی تھے۔ اور خون انسان کی طرح گرم تھا۔ جب اسے پکڑا تو وہ عورت کی طرح جھنجھٹنے کے روئی اور تین گھنٹہ کے بعد مر گئی +

سمندر کے نیچے خدا جانے اور کیسی کیسی دنیا آباد ہے سمندر کبھی کبھی اس قسم کی عورتیں ہم لوگوں کو عاجز کرنے کے لئے باہر بھی نکلتا ہے تاکہ ہم یہ نہ سمجھیں کہ ہم ہی ہیں۔ لیکن سمندر کی جاذبہ بڑے بڑے واقعات اور کارآمد کام کرتے ہیں۔ بحری خیرطائی کے زمانہ میں

آبدوز کشتیوں کا پتہ لگانے کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔ انکو لندن کے غلطاف کے بڑے بڑے تالابوں میں سدھایا گیا تھا۔ انکی حس اسقدر تیز تھی کہ وہ میلوں پر سے آبدوز کی کشتی کی تھر تھراہٹ کو محسوس کر کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کے بھونکنے لگتے تھے اور دن رات بحری کو آبدوز کے آنے کا علم ہو جاتا تھا۔

پگمی قوم کے حالات۔ جزائر غرب الہند کی ولندیزی حکومت نے ڈاکٹروں پیمائش کنندوں اور افسران وغیرہ کی ایک ہم نیو گائنامین تحقیق و تجسس کرنے کے لیے بھیجی تھی۔ وہ واپس آگئی ہے۔ ان سے حالات معلوم ہوئے کہ پہلے انہیں ایسے علاقہ میں سے گزرنہ پڑا جہاں کے آدمی بے ترانگے سرکش لڑاکا بے اعتبار اور بے ایمان ہیں۔ یہ لوگ پیپووا سے کہلاتے ہیں۔ اس علاقہ سے آگے پہاڑی ٹمک آتا ہے اس میں ایک چھوٹی نہلی نسل آباد ہے جو پگمی کہلاتی ہے۔ یہ پیپووا والوں کے مقابلہ میں نہایت ہماں نواز اور دیار دوست ہیں۔ ہماری صورت دیکھتے ہی انکے بڑے بڑے دوڑے گئے اور ہماری فیٹا کے لیے ایک سو رکٹ ڈالا اور بعد میں روزانہ آکر اور طرح طرح کی ترکاریوں سے ہماری دعوت کو مٹے رہے۔

ان محققوں کی رائے ہے کہ یہ پگمی قوم اس جزیرہ کی اہلی باشندہ ہے۔ ان میں کسی قسم کی کوئی تنظیمی حکومت قائم نہیں۔ ہر گاؤں کا سردار اسکا منبردار یا اس کے بڑے بڑے ہیں۔ پگمی کا اوسط قد ۴ فٹ ۵ انچ ہے اور رنگ بالکل کالا ہے۔ انکے جسم مضبوط گٹھے ہوئے ہیں اور خوش مزاج ہیں۔ گھٹنوں تک کی صرف ایک ننگی بانہتے ہیں اور گھٹے میں تعویذوں کا پار رہتا ہے اور بعض آدمیوں کے سروں پر بالوں کے موٹے موٹے جھنڈ ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی مذہب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ کوئی مندر وغیرہ نظر نہیں آیا۔ البتہ دیوتاؤں درختوں اور پہاڑوں کے بھوت پریتوں پر ان کا بڑا اعتقاد ہے اور تعویذوں اور گائوں کے بڑے بڑے مردوں کی رائے کو خوب ماننے ہیں۔ تبا کو کاشت کر کے پینے کے شاق ہیں لیکن ادوزار مثلاً کھارٹی متوڑہ وغیرہ پتھر کے ہیں۔ شادی سے پہلے دھماکہ بھاری کا امتحان دینا پڑتا ہے۔ وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور دو تیر انداز اسپر تیر چلانے میں۔ وہ داؤ پچ سب سے انہی چھ ہونے تیروں سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ دلیری کا زبردست امتحان سمجھا جاتا ہے۔

یہی کو طلاق دینے وقت کلمہ کی انگلی کا پورا پورا پتھر کی کھارٹی سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

دوسری طلاق پر دوسری انگلی کا پھندا۔ ایسی عورتیں بھی نظر آئیں جنکی تین تین چار چار انگلیوں کے پورے کئے ہوئے تھے کثرت ازدواج کا ان میں راج ہے اور بیوی کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ انکے اخلاق ایسے ہیں۔ جھوٹے صاف ستھرے ہیں اور بچے خوب پرورش یافتہ اور تندرست ہیں۔

انکی کوئی تحریری یا مقررہ زبان نہیں۔ اس لیے اس ہم کو سمجھنے میں بڑی دقت پیش آتی لیکن اس ہم نے مختلف طریقوں سے ان کی زبان سیکھ کے ایک لغت تیار کر لی ہے بعض گیموں نے اس کی طباطبائی میں بڑی دلچسپی لی اور بتایا کہ کن کن الفاظ کے مختلف معنی ہیں۔

خرید و فروخت میں چیزیں بدل لی جاتی ہیں اور کوڑیاں ملتی ہیں۔ سب لکھی بناتا پر گزارہ کرتے ہیں۔ اور اکاؤنٹ کا جنگلی سور کھاتا ہے۔ آلو کیلا لیموں وغیرہ کاشت کرتے ہیں اور مردم خوری نہیں کرتے۔

ایک تارے کا ٹوٹنا۔ ۲۰ فروری کو ایک تار ٹوٹا۔ ہمارے ملک کی تو خبر نہیں۔ انگلستان میں اس کی خوب روشنی ہوئی۔ آدمی رات کا وقت تھا۔ ایک شخص بائیکل پر سوار جا رہا تھا کہ اسے خوفناک سیٹی کی آواز سنائی دی۔ فرار ہی اسکی آنکھوں کے آگے نیلگوں سبز روشنی ظاہر ہوئی اور آواز کا قند کے پرے پھاڑنے لگی۔ (ناریل دگولے) کے برابر آگ کی ایک گیند اس کے سامنے سات گز کے فاصلہ پر زمین پر آگے پڑی۔ زمین پر اسکی سفید راکھ چاندوں طرف کھیر گئی۔ یہ شخص بائیکل سے اتر پڑا اور چلتے وقت ہر راکھ اس کے جوتوں کے تھوڑے اور بائیکل کے پیوں کے ربر میں لگ گئی۔ تعجب بات یہ بتائی جاتی ہے کہ اب تک جتنے ٹوٹے ہوئے تارے زمین پر گرے ہیں ان سے کوئی آدمی نہیں مرا۔

امریکہ کے لکھتی امریکہ کے حکم خزانہ بات نے جو اعداد و شمار شائع کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ملے امیوں ۲۴ لکھ بیویوں نے انکم ٹیکس ادا کیا گیا ایک سال کے عرصہ میں ۱۳۲ لکھ بیویوں کا اضافہ ہوا۔ سات آدمیوں کی سالانہ آمدنی فی کس پچاس لاکھ ڈالر ہے۔ ایک ڈالر تین روپے دو آنے کے برابر ہوتا ہے۔

محمد ظفر

بزم عصمت

میں اُن تمام بہنوں کا جو سالگرہ کی مبارکباد کے خطوط بھیج رہی ہیں شکر گزار تو ضرور ہوں لیکن عصمت کو اس وقت خالی غریب خطوط کی نسبت خریداروں کی تعداد میں امتیاز ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ عصمت کا یہ پرچہ گوئیں ہزار چھپ رہا ہے لیکن اشاعت ڈھائی ہزار سے زیادہ نہیں ہے اور گو پچھلے انیس سال میں عصمت کی کبھی اتنی اشاعت نہیں ہوئی اور اس وقت بھی لقمہ چندہ کے ارد کے ایک دو ہی ماہوار ادبی رسائل کی اشاعت عصمت سے زیادہ ہوگی لیکن عصمت جن اصول پر اس وقت شائع کیا جا رہا ہے اگلے مقابلہ میں ڈھائی ہزار اشاعت بہت کم ہے۔ میں بھی بعض دفعہ عصمت کو چندہ روزہ کوٹنے یا تقطیع بدل کر منفا مت بڑھائے اور ہر اشاعت میں کئی تصویریں شائع کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں لیکن جب تک عصمتی بینش اشاعت پر پوری توجہ نہ فرمائیں اور اشاعت میں خاطر خلوہ ترقی نہ ہو جائے اس جلائی نمبر جیسا پرچہ ہر ماہ شائع کرنا ناممکن سہ ہے اس لیے میں توقع کر سکتا ہوں کہ تمام بہنیں جو حقیقتاً عصمت کی سالگرہ کو مبارکباد کا مستحق سمجھتی ہیں کچھ نہ کچھ تحفہ بھی مبارکباد کے ساتھ عصمت کو عطا فرما کر سچی ہمدردی کا ثبوت دیں گی۔ اور عصمت کو سوائے نئے خریدار دینے یا اپنی طرف سے غریب نادار اور کم استطاعت بیبیوں کے نام رسالہ جاری کرانے کے اور کسی تحفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ایڈیٹر لاہور سے رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت خان سلطان احمد صاحبہ صاحبہ روپیہ ۱۰۰

ہر ایک عصمتی بہنوں کے سامنے ایک قابل تعلیم شال پیش کرتی ہیں۔ یہ رقم انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کی محنت یا بی بی کی خوشی میں ہر ایک تحفہ پر فرمایا ہے کہ نادار اور غریب مستورات کے لیے رسالہ جاری کر دیا جائے۔ ہم اپنی بہن کی اس عنایت کا دلی شکر یہ ادا کرتے ہیں اور نہایت خوشی سے اعلان کرتے ہیں کہ ۲۵ کم استطاعت بیبیوں کے نام نصف چندہ یعنی دھولہ لٹاک کے ہر کے علاوہ صرف ۱۱ میں رضیہ سلطانہ صاحبہ کی طرف سے رسالہ جاری کیا جائے گا۔ درخواستیں جلد آجانی چاہئیں +

مینجر

عزیزہ نور چٹھی ایس کے۔ صغرا بیگم سبز ماریہ کی شادی سید صفدر حسن رضوی
بی۔ لے کے ساتھ ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء کو بفضلہ حق تعالیٰ ہو گئی۔ آپ اور سب بہنوں سے
استدعا ہے کہ دودو دو ہا دہا دہا کے حق میں دعا فرمادیں کہ دودو کی عیش آرام سے آئندہ
زندگی بسر ہو۔ اس خوشی میں ساڑھے آٹھ روپیہ روانہ کرتی ہوں ہر مانی فرما کر غریب بہنوں
کے نام رسالہ جاری کر دیجئے گا۔ ممنون و مشکور ہو گئی۔

والدہ اس کے۔ صغرا بیگم سبز ماریہ کلکتہ۔

بچے عصمت سے جتنی محبت ہے معاملہ تحریر سے باہر ہے مگر مجبوری یہ ہے کہ ہم
ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے ہیں جہاں تعلیم کا ایسا چرچا نہیں تاہم دو خریدار پیارے
عصمت کو دیتی ہوں قبول فرمائیے۔ خواہر اوسط محمد صبح الزاں دھولیہ منٹل ایڈ۔
مئی کے عصمت میں جناب اڈیٹر صاحب کا مضمون پیارے رسالہ عصمت کے
متعلق پڑھ کر اپنی قوم کی کمی احساس اور لا پر واہی کا بہت صدمہ ہوا۔ پانچ بہنوں کے
نام لکھتی ہوں انکے چوں پر ایک سال کے لیے رسالہ جاری کر دیجئے۔ میں اب عصمت کی اشاعت
کی بارگوشش کرتی رہو گی۔ رابعہ فاقون صدر بازار لکھنؤ۔

انور منزل نئی کوٹھی کی بنیاد جناب والد صاحب نے ڈنوائی ہے اس خوشی میں
دو خریدار پیارے عصمت کو دیتی ہوں انشاء اللہ آئندہ ہینہ میں بھی دو ایک خریدار زندگی۔
صدیقہ الشاہ بیگم فیض آباد

عصمت کی سالگرہ آپ کو اور تمام بہنوں کو مبارک ہو۔ اس خوشی میں ایک حقیر تحفہ تین خریدار
میں بھی پیش کرتی ہوں +

عصمت کی سالگرہ کی خوشی میں چار خریدار میری طرف سے بھی منجول فرمائیے +
شیخ صفیر احمد دہلوی کو لوٹو لہ اسٹریٹ کلکتہ

تبادلہ خیالات

- (۱) نئی فیٹن کی بیبیاں آج کل کس طرح ساڑی باندھتی ہیں؟
- (۲) ساڑی کے ساتھ قمیص پہنی جاتی ہے بلا دس یا چھپو کی ٹرائل کیسی ہونی چاہیے۔
- (۳) فیٹن بیبیاں چار سال سے دس سال تک کے لڑکوں کو کیا لباس پہناتی ہیں؟
- قمیص کوٹ ہاف کوٹ؟ دم (نیز دھال سے آٹھ سال کی لڑکی کا لباس کس طرح کا ہونا چاہیے؟

زں۔ فزاک۔ چڑی۔ پیٹھ کوٹ؟ نیز لکھے بال کیونکر بنائے جاتے ہیں؟ کاٹھری سفید کیا ہوتا ہے اور کہاں ملتا ہے؟ (۶) بہن نذر سجاد حیدر صاحبہ سے عرض ہے کہ انکے دوستے مفرد امیر زاوی اور اس نے کیا کیا کیا۔ تاہم کہیں رہ گئے؟ انھیں پورا کر دیجیے یا کتبہ صورت میں شائع کر دیجیے (۷) محترمہ بہن مسر خدیجہ صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنا مشہور فنانہ بیماری بیمار داری کو تمام کر کے رسالہ میں کتاب کی صورت میں شائع کر دیں (۸) حر صحرائی ختم ہو گیا یا نہیں (۹) محترمہ خاتون اکرم کا عصمت سے کیا تعلق تھا؟ (۱۰) مسر و مسز اکرام آج کل کہاں ہیں (۱۱) آپ اپنے لڑکے لڑکیوں اور مسز راشدہ الخیری صاحبہ کے حالات سے مطلع کریں عصمتی بہنوں کو تھوڑی بہت واقفیت ضرور ہونی چاہیئے۔ مسز عبد القیوم سیلنٹ انسٹراز بستر اس پرچہ میں بالکل جگہ نہ ہونے کی وجہ سے آخری چار سوالوں کا جواب ہم آئندہ ماہ کے پرچہ میں دینے کا پانچ سوالوں کے جوابات عصمتی بہنیں لکھ کر منوں کریں۔ ایڈیٹر لڑکے کی شادی کے وقت لڑکی میں کیا کیا باتیں دیکھنی چاہئیں لڑکی نہایت خوبصورت لیکن زیادہ پڑھی لکھی نہ ہو تو کیا شادی کر دینی چاہئے جبکہ لڑکا گرجیوٹ اور بہت فٹن ایل ہو؟

استاذ الف لہہ اگر

معے

سموں کے جوابات کے ساتھ ہم کے ڈاک خانہ کے ٹکٹ پہنچنے کی جو تجویز می کے رسالہ میں ملتی ہے جہاں صاحبہ جو پوسٹ کی تھی اس کی تائید میں بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں اس لیے اس مہینہ سے صرف انھیں بہنوں کے صحیح جوابات قمر میں شامل اور پھر ان کے نام رسالہ میں درج ہونگے جو نمبر خریداری ہونے کے علاوہ ۲ کے ٹکٹ بھی بھیجیں گی۔ جس جواب پر نمبر خریداری درج ہونگا اس کے ساتھ ۶ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ جو حضرات عصمت کے خریدار نہیں ہیں ۶ کے ٹکٹ بیکرا اب وہ بھی اپنا جواب قمر میں شامل کر سکیں اور ان کا نام بھی رسالہ میں درج ہو سکے گا۔

پچھلے مہینہ کے معے عام طور پر پسند کیے گئے۔ بعض بیبیوں نے اس طرز کے اور معے بھی بھیجے ہیں لیکن سوائے مبشرہ احمد بہن صاحبہ کے معہ کے جو آئندہ ماہ شائع ہوگا سب معہ بہت نیکل ہیں۔ پچھلے مہینہ کے معہ کا نتیجہ یہ ہے:-

مجلس کا بیع عمل

ن	ا	ر	ر	ا	ز
م	ز	ا	ر	ع	ر
د	ا	ی	آ	د	م
ن	ل	ر	ه	آ	م
م	ا	ت	ع	ع	ب
د	ک	آ	م	س	آ
م	ا	ن	س	س	ن

قرمہ ان بیبیوں کے نام نکلا ہے

- ۱۔ صدیق النساء فیض آباد
۲۔ رابعہ خانم صدر بازار گھنٹو
۳۔ البیہید منظر الدین صاحب چاند

اس جہنہ کا معرہ

9	8	6		7	0	4	3	2	1
	10		13	12	11				5
	22	21	20		19	18	16	15	
24		23	22		20	19	18	17	
26		25	24	23			22	21	20
28	27	26	25		24	23	22	21	20
	01		00	99	98			96	95
03	02	01			00	09	08	07	06
70			69	68	67	66		64	63
65	64			60	59	58	56	55	54

موجودات دنیا	۶	۱۵	۳	۳	۴	۸
جنگ						۹
خبردار	۱	۳	۶	۳	۱۲	۱۰
گشتار و خطا	۱	۱۹	۱۸	۱۷	۱۷	۱۶
مغز انسان	۲	۳	۶	۲۱	۲۱	۲۰
کثرت صوت و حرکت	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۴	۲۴
حرف نامتناهی						۲۹
چادر رفاری لندنی	۳	۳	۳	۳	۳	۳
شیخه چمن حریفین	۳	۳	۳	۳	۳	۳
سلطنتی و آخری شری						۳۰
رضت کرنا	۳	۳	۳	۳	۳	۳

۴۰، ۴۶
۴۸، ۴۹، ۵۰
۵۲، ۵۳، ۵۴
۵۶، ۵۷، ۵۸
۶۱، ۶۲، ۶۳
۶۶، ۶۷، ۶۸
۶۹، ۷۰، ۷۱
۷۲، ۷۳، ۷۴
۷۵، ۷۶، ۷۷
۷۸، ۷۹، ۸۰
۸۱، ۸۲، ۸۳
۸۴، ۸۵، ۸۶
۸۷، ۸۸، ۸۹
۹۰، ۹۱، ۹۲
۹۳، ۹۴، ۹۵
۹۶، ۹۷، ۹۸
۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱
۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴
۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷
۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳
۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶
۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹
۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲
۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵
۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴
۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷
۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰
۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳
۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶
۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹
۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲
۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵
۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸
۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱
۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴
۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷
۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰
۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳
۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶
۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹
۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲
۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵
۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸
۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱
۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴
۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷
۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰
۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳
۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶
۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹
۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲
۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵
۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸
۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱
۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴
۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷
۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰
۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳
۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹
۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲
۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵
۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸
۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱
۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴
۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷
۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰
۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳
۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶
۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹
۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲
۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵
۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸
۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱
۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴
۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷
۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰
۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳
۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶
۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹
۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲
۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵
۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸
۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱
۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴
۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷
۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰
۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳
۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶
۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹
۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲
۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵
۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸
۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱
۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴
۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷
۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰
۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳
۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶
۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹
۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲
۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵
۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸
۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱
۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴
۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷
۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰
۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳
۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶
۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹
۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲
۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵
۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸
۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱
۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴
۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷
۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰
۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳
۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶
۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹
۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲
۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵
۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸
۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱
۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴
۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷
۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰
۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳
۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶
۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹
۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲
۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵
۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸
۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱
۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴
۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷
۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰
۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳
۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶
۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹
۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲
۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵
۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸
۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱
۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴
۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷
۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰
۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳
۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶
۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹
۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲
۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵
۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱
۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴
۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷
۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰
۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳
۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶
۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹
۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲
۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵
۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸
۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱
۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴
۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷
۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰
۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳
۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶
۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹
۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲
۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵

تربیت گاہ بنات دہلی

دلی شکر کے ستون ہیں، بہن اور بھائی جنہوں نے نیم ونا دار بچوں کی عید منوائی
خدا سے بہتر و برتر ان کی خدمت قبل کئے اور بلند رکھتے وہ ہاتھ جنہوں نے بے وارثوں کے
برن ڈالنے پیٹ بھرے اور آئندہ پر نچے بچے اُتد ہے سلطان یہ بھی غور رکھیں گے کہ
ان بچیوں کی ضرورتیں زندہ انسان کی ضرورتیں ہیں انکو ہی پیٹ بھرا اور کپڑا پہننا ہے
اور اس لیے یہ حق رکھتی ہیں کہ دل دروند ان کی یاد سے خالی نہ ہو اور ان کی معصوم صورتیں
گونگاہ سے اوجھل ہیں مگر خیال سے اوجھل نہ ہوں +

بیگم صاحبہ بیچر خلیفہ سید ادا دی حسن جب دہلی تشریف لائیں تو انکو اپنی پیاری
بچی ثناء بیگم کے واسطے کسی مدرسہ کی ضرورت ہوئی چنانچہ انہوں نے شہر کے عالیشان
مارس ملاحظہ فرمانے کے بعد خستہ دیواروں اور پٹی چھتوں کی تربیت گاہ کو بھی ملاحظہ فرمایا
اور اس قدر خوش ہوئیں کہ بچی کو اسی میں داخل فرمایا۔ بیگم صاحبہ تربیت گاہ کی بچیوں سے
اس قدر رفاقت ہوئیں کہ دہلی میں بھی ٹیلا میں بھی اور آجکل کہ بہار ہے وہاں بھی ان
بچیوں کو فراموش نہیں کرتیں، خدا بیگم صاحبہ موصوفہ کو خوش رکھے +
مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدرسہ زیہ العلام نے باوجود شہر میں سیل
شانہ درس گاہیں موجود ہونے کے اپنی بچی کے واسطے تربیت گاہ کو پسند فرمایا اور
یہ عزیز بچی تسلیم ہا رہی ہے +

تربیت گاہ کا بورڈنگ ۵ ارجن سے آخر ستمبر تک کے واسطے بند ہو گیا
راکھیاں اپنے اپنے وطن روانہ ہو گئیں۔ ان یتیم بچیوں کے واسطے جنکا مفضل ذکر پہلے پرچہ
میں کر چکا ہوں اور جنکو آئندہ سیشن میں لینے کا قصد مصمم ہے۔ میں ان چھٹیوں میں
دورہ کر دنگا یتیم بچیوں کی سترہ درخواستیں اس وقت موجود ہیں دورہ کے بعد پرچہ
کی مقدار دیکھ کر اعلان کر دینگا کہ آئندہ سیشن میں تربیت گاہ کتنی یتیم اور غریب بچیاں
لے سکتی ہے +

راشد الحیری

رعایت

حضرت علامہ راشد الخیری کی جن کتابوں کے نام سامنے کی فہرست میں صبح ہیں عصمت کی بیسیوں سالگرہ کی خوشی میں ان پر ۲ روپیہ کمیشن دیا جائیگا لیکن یہ رعایت صرف ایک چھینک کے لئے ۳۰ جولائی تک ہے اور صرف عصمتی بہنوں کے لئے ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ محض سالگرہ کی خوشی کی وجہ سے عصمت نے کتابوں کی قیمت رعایت کی ہے اسلئے عصمتی بہنوں کو فوراً اس فائدہ پہنچانے

بخدمت منیجر صاحب عصمت دہلی

جناب من تسلیم: مندرجہ ذیل کتب دیا جن کتابوں پر نفعان کیا گیا ہے: اپنے رعایتی اعلان کے بموجب ۲ روپیہ کمیشن کاٹ کے بذریعہ وی پی روانہ فرما کر ممنون کریں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
روادع	۱۲	صبح زندگی	۸
سستی	۸	شام زندگی	۸
منزل ترقی	۴	شب زندگی	۸
ہین کام واپس	۸	شب زندگی حصہ دوم	۸
گلہ ستر عید	۱۲	منزل السار	۸
روکیوں کی اشک	۸	حصہ دوم	۸
جوگ	۱۰	جوہر عصمت	۸
سرب مغرب	۸	جوہر قدابت	۸
نبت الوقت	۸	امت کی باتیں	۸
اعلانے	۸	عروس کربلا	۸
خاند سعید	۸	محبوب خداوند	۸
انگوٹھی کا راز	۸	یا مین شام	۸
مودودہ	۸	تیغ کمال	۸
گوہر تقصود	۸	سایہ عینی	۸
سوکن کا جلاپا	۷	در خہوار	۱۰
نوحہ زندگی	۱۲	میزان فیض حسنی	۱۲
الزہرا	۱۲	محصولہ لک میز علی	۱۲

منیجر عصمت دہلی

دستخط

نام
پتہ

مقام
تاریخ

منیجر خرداری
یہ فارم بھجئے سے باقاعدہ پیسے دیے گئے ہوں (فدما) ہر رعایت کروا جائیگا۔
جولائی ۱۹۷۷ء

بیگمات کیلئے لاجواب تحفہ

کشیہ کاری کی اصلی مشین

یہ وہی بے غیر مشین ہے جس کی قیمت ۱۲ ماہ کے تہذیب سنوان میں ایک محترم خاتون اپنے مضمون کے دوران میں فرماتی ہیں کہ سچ تو یہ ہے کہ اشتہار کی تعریف و توصیف بے جیلو نہیں واقعی یہ نئی سی جہیز بی ساط سے زیادہ کارآمد ہے وہ نہیں کے صحیح استعمال سے بخوبی واقعہ میں ضرور مجھ سے متفق ہونگی کہ کڑائی اشیاء ایسی خوبصورت کھوس جاتی ہیں کہ کمرہ ملاقات گویا ایک نیا سدا بہار باغ بن جاتا ہے جہاں بادِ ہوسم کا خوف نہ خواں کا اندیشہ پڑے۔ میز پوش گدیاں فوٹو فریم سلیمہ وغیرہ کیلئے یہ کاریگری نہایت موزوں ہے اگر احتیاط سے زیر استعمال رکھیں تو ساہس سال تک یہ چیزیں خراب نہیں ہوتیں بچوں کے کلوک اور فنک پر بھی خصوصاً گریم لباس پر ایک ایک جھوٹا سا پھل خوشامعلوم ہوگا اور بچے تو عموماً بہت خوبصورت کارہی جاتے ہیں۔ مغل دوستوں! اور دوسرے مناسب کپڑوں پر نہایت معمول بوٹے نکالنے کیلئے ہماری مشین بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے جو کمشنر کا کام منوں میں سرانجام دیتی ہے اس کا ابھرا ہوا کافی اطمینان بڑا دلنیز ہوتا ہے

قیمت مشین و سامان متعلقہ حسب ذیل ہے

مشین ساڑھے چار روپے کپڑا ماننے کا فریم میٹیکس ایک روپیہ ۱۲ ریشم کی گھیا ایک روپیہ چار آنے درجن چھ ہونے وقتے درجہ اول ۸ درجہ دوم ۶ روپیہ سب چیزوں کا اکٹھا محصول ۸ روپے اگر آپ ان سے کام کرنا چاہتی ہیں تو ان کو ملگائیے دہلی قسم کی ولایتی اونٹنی گھیا ایک روپیہ اگر ریشم سے کام کرنا چاہتی ہیں تو ریشم ملگائیے ہر مشین کے ہمراہ کام کا نمونہ اور مفصل تحریر استعمال اور دوا اور انگریزی میں بھی جاتی ہے نقلی مشینیں بازار میں بہت آگئی ہیں لیکن مشین کیلئے آپ صحت ہمارا پتہ پوچھیں ہماری فرم کی نسبت محترمہ جناب بہت متنازعہ الحق مناسبت نہایت پسندیدہ ہونے کی خاطر انہیں تصدیق کی جاتی ہے کہ اس طرح کے یہاں کی کشیہ کاری کی مشین کا نام اور پتہ آج ہے ہر ایک میں اس کی سفید ہونے و غیرہ بھی اس کارخانہ سے اچھا دستیاب ہوگا۔ عموماً حوالہ دینے سے بیگانہ کا خفیہ نہیں لگے گا۔

ملنے کا پتہ: مایس احمد اسپیڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۲۵ لاہور

مسلم لڑکیوں کیلئے دلچسپ حکایات

ساربان - حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک ساربان اور حضرت ابوذر غفاریؓ کی ایک نہایت دلچسپ داستان قہر
نور ہدایت - حضورؐ کا عالم معلوم کے ایک صحابی کی شہادت کا نہایت رقت انگیز قصہ - قیمت ۳۴
ارمغانِ عرب - حضرت عمرؓ اور ایک اعرابی کی اسلام آموز کہانی - قیمت ۴۲
چارہ سیلیاں (یا تصویر) چھوٹی لڑکیوں کے لئے پریوں کی چار بڑی دلکش کہانیاں قیمت ۱۴
غزال - ملک ترکستان کی ایک تعلیم یافتہ لڑکی کی اخلاق آموز اور دلچسپ کہانی قیمت ۸
خطِ نقدیر - گزشتہ جنگِ یورپ کی ایک بہتر خاک اور بڑی موثر کہانی قیمت ۶
ہیکان و فاما - سرزمینِ اندلس کا ایک تواریخی قصہ بڑی رقت انگیز داستان ہے .. قیمت ۵
حکایاتِ عرب - بچوں کے لئے ملکِ عرب کی تین بڑی دلچسپ کہانیاں قیمت ۴
انتقام - ایک اجبوتِ عورت کے انتقام کی خوفناک داستان قیمت ۳
صلنے کا پتہ - نسیم بک ڈپلو - بازار بارود خانہ - لاہور

مسلمان بیبیاں یہ کتابیں ضرور منگائیں

روح القرآن یہ کتاب تبلیغ کے کام میں خاص طور پر کارآمد ہے ہر مبلغ ہر
اسلامی انجمن اور مسلمان عورت و مرد کے پاس یہ کتاب رہنی
چاہئے سات سال کی محنت شاقہ سے قرآن پاک کے مضامین کی ترتیب اور ایسی ہرست تیار
کی گئی ہے جو آپ کو کہیں نہ ملیگی کوئی مضامین نہیں چھوڑا فراموشی ویر میں آیت مجاہدی ہے
... قوار الفاظ خلاصہ مضمون اور شان اسے نردل ہی درج کے گئے سورتوں کے خواص
سونے پر سہاگہ ہے غرض کہ دیکھو کوزہ میں بند کر دیا ہے یہ کتاب سچے مضمون میں مسلمان
بناموالی ہے اس کتاب میں ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے قیمت دو روپے (عجا)
مالِ حجب کی نگہداشت - اولاد والے اس کتاب کو ضرور پڑھیں قیمت ہر
مولوی محمد قمر پبلشرز اسلام آباد گورگاہ نوہ سے طلب کیجئے

حیرت انگیز رعایت

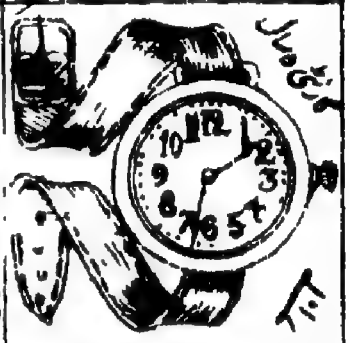
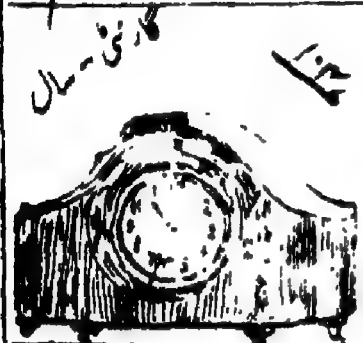
پنڈرہ روپے کی تین گھڑیاں

صرف دس گھنٹے روپے میں

محصولہ اک اور پیکنگ بھی معاف

آپ کے لئے - آپ کے کمروں کے لئے - بیوی کے لئے

کوئلہ کن غیر ششگلائی کی گھڑی ریوریوٹیر پاکٹ وایچ میٹرن ایبل زخونائیل ٹائم میں



تیر میٹرن قابل بودید - نہایت نفیس پائند
وقت بتانے کی سچی قیمت معاف
صرف چہرہ روپے (سے م)
محصولہ اک پیکنگ فیس مئی آرڈر ۸
مختلف وضع کے خوبصورت مضبوط
تیار کیا ہوا ہے۔ کرو مکان میل وغیرہ کی زیٹ
مع چین پانچ روپے آٹھ آنے
محصولہ اک پیکنگ فیس مئی آرڈر ۸

یہ تینوں گھڑیاں اگر آپ یکہ مشت طلب فرمائیں تو صرف دس روپے میں بھی جاییں گی یہ رعایت
محض مال کی نکاحی اور فرم کی شہرت کی وجہ سے ہے اور یہ رعایت اسی وقت تک رہے گی جب تک
گھڑیاں ہشاک میں رہیں گی۔ اس کے بعد ہم تعمیل کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ آپ فوراً ہی آرڈر
بھیج دیں ایسا نہ ہو کہ اس شاک ختم ہو جائے اور آپ کی فرمائش کی تعمیل نہ ہو سکے۔

نوٹ: ایک یا دو گھڑی کے خریدار کے لئے کوئی رعایت نہیں ہے۔ ان سے پہلے ہی قیمت منہ - پپا - کی
جاوے گی۔ اور محصولہ اک و پیکنگ وغیرہ بھی ان کو داکرنا ہوگا۔

ولیسٹ اینڈ وایچ کمپنی کی دوست پاکٹ وایچ چہرہ یا قوت جوکل والی لیور میٹرن بے حد
مضبوط۔ وقت بتانے کی سچی گارنٹی ۷ سال ۸ سال قیمت بارور روپے آٹھ آنے۔

سینے کا پپا - امریکن وایچ ہوس - اسٹاکٹ ولیسٹ اینڈ وایچ کمپنی ۷۳ دہلی

نوٹ: ہر گھڑی کی دیکھ بھال کے لئے ہر ماہ کو ایک روپے کا فیس دینا ہے۔ اگر کوئی گھڑی خراب ہو جائے تو اس کا ترمیم کرنے کا فیس الگ ہے۔

دور روپے تولہ سونا

رنگ و بیکہ لو۔ کس کر آزمالو

جرمنی کی حیرت انگیز ایجاد

اس سونے کی نہایت خوبصورت نازک منقش چوڑیاں جرمنی سے بنکر آئی ہیں چونکہ انھیں ایک خول کی صورت میں بنایا گیا ہے ان کے اندر رنگین ریشمی جوڑیاں آجاتی ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہترین زبرد اور یا قوت کے ٹکڑے بڑ دینے گئے ہیں برسوں استعمال کیجئے لیکن رنگ و رونق میں فرق نہیں آتا اور نہ سیاہی دیتی ہیں۔

صنف نازک کے لئے بہترین تحفہ

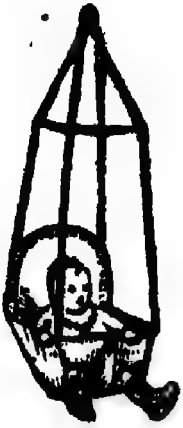
ڈھائی روپے میں پانچ سو روپے کا کام

نکالا جاسکتا ہے

ہر سائز کی موجود ہیں سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ فروخت ہوتی ہیں جلد منگوا لیتے تاکہ اسٹاک ختم نہ ہو جائے۔

قیمت ڈھائی روپے فی رٹ جن کا وزن تقریباً ڈیڑھ تولہ ہوگا

ملنے کا پتہ مدریہ ہاؤس دہلی



دنیا کی موجودہ ترقی دوسروں کے تجربوں سے فائدہ اٹھانے کا نتیجہ ہے

جھوٹو تکیدار نوا بجا و جھولہ

بچہ کشا ہی اچھے کوئے گر نہیں سکتا نہ رسی پکڑنے کی ضرورت کسی
نگرانی کی حاجت۔ ہاتھ پاؤں ہلا کر قدرتی ورزش کرتا رہتا ہے جس سے ہاتھ
دست اور بچہ تندرست رہتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیفوں سے بچا رہتا ہے جو بات

دایہ اور مان کی گود میں بھی میسر نہیں ہو سکتی بچہ آگ پانی میل ہٹی، گرم و سرد ہوا سے محفوظ رہتا ہے
بچہ خوش و محفوظ اور آرام سے دیکھ کر مان کو فرصت ہوتی ہے اور اطمینان سے گھر کے کاموں کی
فرصت ملتی ہے بچہ نہ ہو کر ستر میں لپٹ سکتا ہے۔ ہر جگہ آسانی سے لٹایا جاسکتا ہے
معزز اور مستند ڈاکٹر جھوٹو پند کرتے اور بچوں کیلئے تجویز کرتے ہیں

- ۱۔ دو اور بھی بچے ہیں جھوٹو کے مفید ہو سکیں دل سے قدر کرتا ہوں کہ میں نے بچوں آئی ایم ایف ایف ایف ایف ایف
- ۲۔ جھوٹو بیان نہیں سنا اس لئے براہ راست آپ سے سنا گیا ہوں ڈاکٹر اب ڈی وائس آئی ایم ڈی شری جھاوٹی
- ۳۔ ڈاکٹر شری لائے آپ کا جھوٹو میرے بچے کے لئے تجویز کیا ہے از جناب ایس احمد صاحب بہت نگوشتہ آبا بھئی

اپنی سہیلیاں بھی جھوٹو پسند کرتی ہیں

۱۔ ایک سہیلی کے ہاں آپ کا جھوٹو جھولہ دیکھ کر جی خوش ہو گیا اور مجھے بہت پسند آیا میرے بچے کو بچہ کو اسط
ایک جھوٹو فوراً معیوب سمجھئے از محترمہ طاہرہ بیگم منار ارفیادہ ۲۲ ایک عرصہ جھولہ سٹنگوا چکی ہوں بہت اچھی تیز
براہ عنایت ایک عرصہ جھوٹو قسم اول میں محمد اکبر جھولہ لگائی نہ لائیں پریس لائے کو اور ایک عرصہ گنبد صحت میری بچے
لئے بہت جلد روانہ کریں مذکورہ مسئلے فضل صاحبہ محمد منزل لائے ہیں جھوٹو سٹنگوا چکی ہوں دو کی اور ضرورت
ہے فوراً ارسال فرمائیں از جنابہ بیگم محمد احمد صاحب انصاری منصف۔

آپ بھی اپنے بچے کو اس مفید اور آرام دہ چیز سے محروم نہ کریں آج ہی اپنی پسند یا دوسری کی شرط پر
بذریعہ وی بی منگائیں قیمت قلم اعلیٰ شیش فریم چھوڑو قلم وسطا ہنی فریم خالی چین پیم معصومہ لکھنؤ

کے ایڈیٹر کینر کمپنی نمبر ۳۹ فیض بازار۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۲ دہلی

نوشاہ کی ہم مدر سہیلیاں کہہ ہی مائیں

کہ کر ڈروں مسلمانوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے مسلمان ہیں کہ اپنی لڑکیوں کو الفابیے سے تعلیم دے کر نماز روزہ سے واقف کر کے گھر داری سکھاتے ہیں مندرجہ بالا باتوں کی تفسیر ذیل کی کتاب زرنائے بستہ ان کو بخوبی دے سکتا ہے اس میں حسب ذیل دس اجاب کتاب ہیں (۱) جو بچوں کے لئے از حد مفید پائی گئی ہیں، (۲) بسم اللہ کی کتاب (۳) کھانا پکانے کی کتاب (۴) کسب کی کتاب (۵) دس کہانیوں کی کتاب (۶) لکھنے کی کتاب (۷) نماز کی کتاب (۸) تندرستی کی کتاب (۹) تہذیب کی کتاب (۱۰) پردہ کی کتاب (۱۱) دلہن کا اصلی جہیز قیمت

مجموعہ جلد ۴۰ جلد معہ کثیرا بستہ غیر منظر ہے بڑی فہرست مفت
پتہ ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

پودھوں رات کا چاند

جس طرح اپنی پیاری چاندنی سے دنیا کو منور کر دیتا ہے اسی طرح پریکمال صابن بھی اپنی پیاری رنگت اور مست کر دینے والی خوشبو اور پاکیزہ مفید اجزاءں سے بدن کی رنگت بکھار کر چہرہ کو خوبصورت اور بدن کو گوارا بنا دیتا ہے اسکی دلفریبیاں دیکھنے اور استعمال کرنے پر معلوم ہوتی ہیں گورنمنٹ سرجنری شدہ ہونی بکس تین ٹیکہ مع ایک صابن فی حذر علاوہ محصول ٹاک۔ زرنائے بستہ ہار بکس اسکی بھی گورنمنٹ سرجنری ہو چکی ہو مستورات کے بناؤ منگھار کے کئے پیکس خاص طور پر تیار کیا گیا ہے اس بکس میں پانچ چیزیں ہیں اور انعام و نقلی سے ہوشیار ہو (۱) پریکمال صابن ایک ٹیکہ (۲) پری ہار آئل شیشی ۲ تولہ (۳) پان کی بہار ۱ ڈبہ (۴) خوشبو دار مسی ۲ تولہ (۵) سرمہ نور نظر ۷ ماشہ مفت یہ قیمت فی بکس علاوہ محصول ٹاک غیر بڑی فہرست مفت

حکیم محمد یعقوب خان مالک و اخانہ نورتن دہلی نمبر ۶۸

کامدانی کام کی ساڑھیاں

ساڑھی نمبر ۱۰۔ اس ساڑھی کے چاروں طرف کامدانی کی بیل بنی ہوئی ہے کونوں پر پھول ہیں اور باقی تمام ساڑھی میں کامدانی کا کام بہت زیادہ بنایا ہوا ہے اور اس قدر خوبصورت ہے کہ جو صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے سقیش اصلی اور سچی لگائی جاتی ہے جو کبھی سیاہ نہوگی۔ دام ساڑھی تیار شدہ معہ کامدانی کام کے بڑھیا ملل کی عقیقہ بایس روپے بڑھیا ڈال کی تیس روپے بڑھیا ریشمی کپڑے کی چالیس روپے۔

آپ محض اشہاری بگمائی کے سبب ایسی نفیس ساڑھیوں سے محروم نہ رہتے اگر دنیا میں سب سچے اور ایسا نڈار نہیں ہیں تو سب ہی جھوٹ اور دغا بازی کی لعنت میں بھی گرفتار نہیں ہیں دیکھئے ساڑھی نمبر ۱۱ کے متعلق مسز سید الطاف حسین صاحب اسٹنٹ کورٹ انسپکٹر پولیس کیا حتمہ فرماتی ہیں۔

سہارنپور ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء

آج آپ کا وہی پی ساڑھی کا پہنچ گیا۔ ساڑھی ہر لحاظ سے بہت عمدہ ہے اور مجھے بید پسند ہے۔ انشاء اللہ اب میں وقت ضرورت آپ کے یہاں سے ہی بنوایا کروں گی اتنی اچھی ساڑھی صرف بایس روپے میں شاید ہی کہیں سے ملے تو ملے۔

(دعخط مسز سید الطاف حسین صاحب)

روپہ تیار شدہ معہ کامدانی کام کے بڑھیا ملل کے دام گیارہ روپے بڑھیا خالی یا وائیل کے تیرہ روپے بڑھیا ریشمی کپڑے کے میں روپے۔

مکمل فہرست تیار ہے ایک پوسٹ کارڈ بھیج کر مفت منگوا لیجئے

خط و کتابت کا پتہ۔ زنانہ کاروبار دہلی

خلاف تحریر ہو تو واپس ہندوستان کی حقیقی ترقی کے خواہشمند ملک صنعت کی قدریں

پتیل کی خوبصورت پالش شدہ پائیدار مٹوں میں سیرول
نفس و لذت کو مالی سیویاں تیار کرنے والی نو ایجاد



نفس و لذت کو مالی سیویاں

بندل
چابی

مینجر کاخانہ مشینیں سیویاں قایمان بنج

میں مشینیں پتیل و مٹوں کی سیویاں
چابی
بندل
چابی



مصور غم علامہ اشدا لکھری مدظلہ کی تازہ تصانیف

جو پہلی مرتبہ دفتر عصمت ہلی سے شائع ہوئی ہیں

ستوتی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایک تعلیم یافتہ مسلمان بیوی اگر مذہبِ حق سے واقف اور صحیح مسنونہ مسلمان ہے تو شوہر کے لیے ہمیشہ بہانہ بنتی ہے

جس کا مقابلہ روزِ زمین پر کوئی چیز نہیں کر سکتی بلکہ کیوں مستقبل خوشگوار بنانے بیسیویں کی زندگی کا پیاب بکھرنے اور توجہ کے لیے حیاتِ ابدی حاصل کرنے اور مردوں کے لیے گنیمتِ محبت سے متوجہ ہونے کا راز ستوتی میں اس خوبی سے لیا گیا کہ پڑھنے والے محو حیرت ہو جائیں گے شوہر کا کیرکٹر زوردار ہے کہ بہت کم اردو کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ قصہ بے حد دلچسپ قیمت ۸۰ قرریہ ختم ہے جلدی کیجئے +

امین کا دم واپس لینا شہنشاہِ ماسدن الرشید کے تحت جگر اور اس کی مٹھو مکہ دہیدہ خاتون کے لعل شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتلِ اسلامی تاریخ کا

یوں ہی ایک غم انگیز واقعہ ہے اس پر مصو غم کے قلم نے قیامت توڑ دی ہے۔ قصہ کے دلچسپ پیرائے امین الرشید امین اور زبیدہ کے حالاتِ بزمِ خرابی سے لکھے گئے ہیں کہ نامکمل ہو کر پڑھ کر طبیعت متاثر ہو

بچہ کا کرتہ ایک عاشق زار بد نصیب نرل کی لگی کے کارن جہان بچہ کے لیے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھاتی ہے اور اس کی اس محبت کا دنیا نہایت عبرت انگیز

جواب دیتی ہے بہوؤں اور بہو بننے والی لڑکیوں کے لیے اس مختصر درد انگیز افسانہ کا دردناک سوز گداز سے بھرا ہوا ہر باب نہایت مفید اور ضروری ہے قیمت صرف ۴۰ قرریہ

ویڈیا کی سرگزشت فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریز خاتون کی زندگی کے حالات خود اسی کی زبان پر مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع

یورپین مہیاں بیوی کے تعلقات کا بہو بہو نوٹ نہایت دلچسپ اور پُر لطف قصہ قیمت ۴۰ قرریہ

منازلِ ترقی اس مختصر نثر میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی وہیں لیڈری کے شوق سے دولت کے نشہ میں اخلاقِ انسانیت اور مذہب کو تھوڑے کر غریب ڈال دیتا

ہر کیسے کہ یہ ظلم ڈھاتا ہے اسی اور شیریں دلوں میں بیوی کے کیرکٹر نہایت دلچسپ ہیں قیمت ۴۰ قرریہ



2:

فخر نسوانِ صفت و محترمہ خاتونِ اکرم مرحومہ کے
بیش بہا ادبی مضامین کا مجموعہ

جمال منشی

جسکا عالم سوال تین سال سے بے چینی سے منتظر تھا
چھپ کر طیار ہے

یہ اس محترم خاتون کے پیش مضامین ہیں جو اردو زبان کی بہترین انشا پرداز تھیں و نا
لڑیچہ اس پر جس قدر فخر کرے کم ہے۔ عبرت نگار دنیا، فانی زندگی، نیرنگی زمانہ، فلسفہ غم
موسم بہار، تغیرات زندگی، عالم نفع، سادہ، پھول، ہنسی مذاق، زندگی کی زندگی
و غیرہ اس مجموعہ کے گراں قدر مضامین ہیں +
مصوغہ حضرت علامہ اشد الخیر علیؒ نے آجکالی کتاب دیا چھپ نہیں لکھا تاہن

جمال منشی

کا دیا چھ تحریر فرمایا ہے اور اس قدر درد انگیز کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی
خاتونِ اکرم مرحومہ کی موت پر آنسو بہا کے بغیر نہیں دے سکتا +

جمال منشی سب بہتر اور اعلیٰ چکنے ولایتی کا غذا ارٹ پیپر پر چھپ چکا ہے
بہت ہی کتاب نہایت اعلیٰ۔ چھپائی نہایت نفیس۔ ضخامت کچھ کم سو صفحہ قیمت صرف ۱۲ روپے
مینجر عصمت دہلی

مسلمان لڑکیوں کے لئے ایک ماہوار مذہبی رسالہ

بنات

زیر سرپرستی

مصور غم حضرت علامہ اشدر الخیر می ظلہ

تربیت گاہ بنات ہلی سے یکم دسمبر جاری ہوگا

مسلمان لڑکیوں کے لئے خالص مذہبی رسالہ آج تک اردو میں شائع نہیں ہوا اور اس زمانہ میں ترقی و ترقی کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ بنات انشاء اللہ ترقی و ترقی ہی عرصہ میں مسلمان لڑکیوں کے سینے زبور اسلام سے جگمگا دیگا۔ سالانہ چندہ بھی اس قدر کم کر آپ حیران ہو جائیں گے یعنی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (چھ روپے) اگر آپ مسلمان نہیں صرف آپ خود ہی بنات کو خریدیں بلکہ آپ کے خاندان کو اور ملے جلنے والی جنت بیبیاں ہیں ان سب کے نام اسکا پہلا پرچہ بھیجیے۔

مینجر بنات تربیت گاہ بنات ہلی

عصمت کا سالگرہ نمبر

جولائی مسئلہ میں جس آپ آج شائع ہوا ہے اردو کے کسی دانش پرچہ کے کسی ایک ہیضہ کا رسالہ آج تک ایسا نہیں چھپا۔ کیا بلحاظ اعلیٰ مضامین اور کیا بلحاظ متعدد و تصاویر وغیرہ ؟ اخبار اتحاد کی رائے۔ عصمت اپنے طرز کی پہلی کرشمہ ہے پابندی وقت کیساتھ ۳۰ سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ نہایت قابلیت اور بصیرت کثیر مرتب کیا جاتا ہے بیسیوں ناشرین نے عصمت کے بعد سے لیکر آئے دن نکل رہے ہیں لیکن جو خصوصیتیں اسکو مماثل ہیں ان میں کہاں مثلاً معنوں، نگاروں کو سالانہ انعامات اور جیل تصاویر وغیرہ۔ جولائی نمبر نہایت دلچسپ اور ہر طرح لائق ستائش ہے۔

اخبار سیما عصمت کی رائے۔ جولائی کا پرچہ ہر مکتبہ میں مطالعہ کے قابل ہے علامہ اشرفی اور بعض لغات قلم کے اعلیٰ پایہ کے معنایں لکھے ہوئے ہیں۔ تصاویر نہایت موزوں ہیں۔ اخبار مل پینڈہ کی رائے۔ ”عصمت اپنے وقت کا بہترین زمانہ رسالہ ہے۔ جولائی نمبر میں عورتوں کی زندگی کے مخصوص شعبوں کے لیے نہایت عمدہ مشورے دیے ہیں عصمت بہت دلچسپ رسالہ ہے کا فن نگاریت طاعت نفیس سرورق بہت خوبصورت۔“

اخبار اودھلا پنچ کی رائے۔ بد عصمت عورتوں کا قابل اعتماد رسالہ ہے مکتبہ سیرت ہر مکتبہ سے درستی ہے جب ہی ۱۹ سال سے برابر جاری ہے۔ اور نیک نامی کے ساتھ جاری ہے۔ اچھا لکھنے والوں کو معقول انعام دیے جاتے ہیں۔ جولائی نمبر میں مقدمہ کہا نیوں کے علاوہ تمام باتیں دیے ہیں جنکا سیکنا ایک مفرین شاوی کا جو ہر ہے۔“

اودھلا اخبار کی رائے۔ ”عصمت شلمان مستند اسکے لیے نایاب سال ہے ہر شلمان خاندان کو اسکی تدفین چاہیے۔ مضامین سبق آموز دلچسپ اور اثر انداز۔“ رسالہ ہمایون کی رائے۔ ”عصمت کے اعلیٰ ادبی مضامین کا میاں بلند ہوتا ہے۔ اس سال

سترہ خواتین کو انعامات دیے گئے ہیں۔“

پروستار محبت اسی نمبر میں چھپا ہے اور علامہ اشرفی دہلوی کا بے مثل باغیچہ انعامات اس جولائی نمبر کے پرچہ رو گئے ہیں پھر اشرفی خاں خرمی کرسنہ پرچی بہ نمبر نہ مل سیکتا۔ قیمت صرف ۱۲

یعنی جولائی کا نمبر مسئلہ کے وہ چہرہ ہے جن کے

عصمت کی سنیٹیشن جلد

میں دلچسپ سبق آموز نئے نئے نقلیں اور ستورات کے مطلب کے نہایت تہی مضامین جو امر خواتین اور شہر مردوں کے ذہن پر کافی سمجھ میں قابل قدر قابل ہیں۔ کئی مضامین علامہ اشرفی دہلوی کے ہیں اور کچھ اعلیٰ درجہ کی تصاویر اور انعامات۔ قیمت ۱۲ علامہ منصور شاہ

پتہ۔ مینچر عصمت دہلی

زمانہ حال کی الف لیلہ

اس میں پڑانے قصہ نہیں ہیں بلکہ زمانہ حال کے واقعات میں نیا میت دھپ
سبق آموز اور عبرتناک مردوں اور عورتوں کے پڑھنے کے قابل
پانچ جلدوں میں

پہلی جلد در س عبرت بگاہ کہانیاں

(۱) بنت الرشید (۲) انجام ہیرس (۳) کرشمہ تعلیم (۴) اینرنگی نقدر (۵) عروج زوال
(۶) انتقام قدرت (۷) ترکی ٹپی (۸) غرقی ٹھوری (۹) صلہ طاعت (۱۰) پاداش گناہ (۱۱) چاہ کنہ
را چاہ در پیش قیمت عہد +

دوسری جلد تصور معاشرت کہانیاں

(۱) حسن اتفاق (۲) وقت کی نیرنگیاں (۳) آکشتگان رسوم (۴) انجام بے احتیاطی (۵)
گم شدہ فرزند (۶) بے گناہ گناہگار (۷) سوچ و راحت (۸) یلے سخن کا دیوانہ (۹) پیکر نیت
قیمت صرف عہد +

تیسری جلد زندگی کی صبح و شام کہانیاں

(۱) امراء کی دوستی (۲) ترک بنارس (۳) فہمید (۴) پیکر فساد (۵) حق بختار (۶) ادا و باجی
(۷) سود خوار کا حشر (۸) امید و بیم قیمت صرف ایک روپیہ (عہد) +

چوتھی جلد طوفان زندگی کہانیاں

(۱) پیر فرقت (۲) خواب پریشان (۳) تیرا دکمان جستہ (۴) تازیانہ عبرت (۵)
اشتہاری شادی (۶) بھائی بہن (۷) فریب دولت (۸) عیار طیب (۹) شرہ محنت
(۱۰) ایک دن چاندنی چوک میں قیمت عہد +

پانچویں جلد عروج زندگی کہانیاں

(۱) تصویر عروج (۲) دور بازو (۳) نذر از سر کشد (۴) پر تشنگ اینڈ پہلنگ باؤس کالک
(۵) افلاک کا شہزادہ (۶) نوجوان لکھ پتی (۷) گڈ ٹی میں لعل (۸) تقریبی (۹) انیس بالین
(۱۰) دور اندیش قیمت عہد +

منیجر عصمت دہلی

عورتوں اور لڑکیوں کے لیے ان کی نہیں

خلافت صدیقی جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات پیدائش سے وفات تک مع ان واقعات کے جو خلافت اسلامیہ کے قائم کرنے میں انکو پیش آئے قیمت ۵ روپے
خلافت فاروقی جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مقدس زندگی کے حالات اور ان کے عہد خلافت کے کارنامے آپ کا عدل اور آپ کی حکومت آپ کی شجاعت اور آپ کی دیانتداری کا حال ایسی آسان اور دلچسپ ستمرات کی زبان میں سداں جواب کے ہر زپر قیمت ۵ روپے

خلافت عثمانی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی آپ کے عہد کے واقعات حالات و فتوحات خاص عورتوں کی زبان میں دیا کیے گئے ہیں قیمت ۵ روپے
خلافت حیدری حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چارم کے حالات زندگی آپ کے عہد کے واقعات حالات اور فتوحات خلافت مدنی و فاسدی کی طرح سلیس قیمت ۵ روپے
 جن خواتین نے خلفائے راشدین کے منسل حالات نہیں پڑھے وہ اگر صرف یہ چاروں کتابیں ہی مطالعہ کریں تو تاریخ اسلام کی بہت کافی معلومات حاصل کر لیں گی
زبانہ سلامی گیت لڑکیوں اور عورتوں کے لیے بہت سی دینی اور اخلاقی نظمیں زبان نہایت آسان

باور چنانہ جدید سینکڑوں تم کی کھانے پکانے کی صحیح ترکیبیں ہر تہہ و تہہ عزیزین بیکم بیکم دلی بیوں کو ایک جلد اس کتاب کی ضرورت ملے گی چاہیے قیمت ۵ روپے

علامہ سراج الدین الخیری مدظلہ کے رنگت میں

دہلی کی ایک معزز خاتون کی لکھی ہوئی دو کتابیں

فریب زندگی ایک شریف خاندان کی دوستانہ غم باپ کی بے ہوا ضرورت سے بچنے کی مروت اور ایک نوجوانہ عورت کی بے انتہا محنت جس نے ایک جگہ شادی نہ ہونے پر لڑکی کو نہ نام کیا تھا قیمت ۵ روپے
سہرا بے ندی ایک صابر و شاکر خاتون کی دوستانہ غم جس نے بے کسی اور بے بسی کی حالت میں اپنے بچے کے ان حالات کا سرواگی سے مقابلہ کیا ایک شریف لڑکی کا افسانہ غم جس کا بچہ لڑکچہ میں اگر ایک بڑی بگاہ بیاہ دیا اور عورت کی غیر متناہج نہایت دردناک اور پر اثر واقعہ قیمت ۵ روپے
 چند لطیفہ عصمت دہلی

نہیں رغبت سے
تصا مصوم حضرت علامہ اشیا علی غفر

بائیل کمسنوہرین ہی تصانیف کا
اشہار ہے انکے علاوہ یہ ہیں۔

صبح زندگی ۱۲
شام زندگی ۱۲
شب زندگی ۱۲
خانل اسائرہ ۱۲

الہرا ۱۲
سنت الوقت ۸
سراب مغرب ۸
اعمالے ۸
جوہر قداست ۱۲
مورودہ ۸
عروس کربلا ۱۲
یاسین شام ۱۲
تیغ کمال ۱۲
محبوبہ حسد اوند ۱۲
نوحہ زندگی ۱۲
امست کی، میں ۱۲
امید نبی ۸
فنانہ سجد ۸
در شہوار ۱۰

ملتی کا بدلہ
مینجر عصمت دہلی

خاتون اکرم نمبر دسمبر ۱۹۲۲ء

بہی عصمت کا وہ خاص نمبر جس میں آمدنی نامہ لویہ اور اشیا علی
حضرت خاتون اکرم کی جوان موت پر انہیں لائے گئے ہیں جس میں
مرحومہ کے متعلق آمدنی کے تمام اخبارات و رسائل کے مضامین
اور ملک کی اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین اور شہر و دیہات کے نامور
معلموں ہونے کے مرورہ کتب و کتابت کی تھیں علامہ اشیا علی خیری قبلہ کا
پہلا ہی مضمون بل کے کٹھے اڑا دیتا ہے قیمت ۱۲
اس خاص نمبر کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے +

عصمت کے نامہ نگار خصوصی جناب مولوی جلال نفا و شاکر
حکیم اشیا علی خیری دہلی کی نہایت سلیس اور آسان زبان میں
ایک نیک اور سکھدار لڑکی کی زندگی کے حالات جس نے اچھی
تعلیم و تربیت کی بدولت جگہ جگہ ہوئے گھر کو بنا ڈالا باں بیوی
کے تعلقات بچوں کی تربیت حیات و موات منہی اصولوں وغیرہ پر
حاملانہ بحث کی گئی ہے اور ایسے پیرایہ میں کہ بچیاں بھی سمجھ لیں
قیمت ۶ روپیہ داران عصمت سے ۱۲ +

اے کاکرہ منہ بول اٹھیں گے اگر آپ اُن تصاویر
جو اعلیٰ مدج کی ہائیکہ مذاق کی ہیں۔ اپنے مذاق کی بہترین تصاویر
آپ اپنے گھر میں چار چاند لگانا چاہتی ہیں تو عصمتی البصر
شکایتی جو اُن ستر تصاویر کا مجموعہ ہے جو رسالہ عصمت میں شائع
ہو کر چند ہفتوں کی گئی ہیں۔ خوابے راحت۔ شجرہ آدر۔ بیجا و برہم
بچی عید کے دن۔ افریقہ کی ما۔ بلوچن ملاقا کا سفید بال خاندان
مخلیق کی بارہ شہرہ بیگمات۔ ملکہ انگلنڈ کا منہ سرور و جی ٹائیڈ۔
حضرت عظیمہ بیگم۔ جنت نشان کشمیر کے ۶ نہایت دلآویز مناظر
وغیرہ صرف ۱۲ روپیہ آپ شگاہت کی ہیں +

کتاب مصنفہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ

نذیر احمد صاحب جوہر مخفور

حامل شریف مترجم۔ ترجمہ بین السطور۔ سطور پر خالی رنگ مع نہرست مضامین فرنگ لفاظ
اردو سفر و حضر میں ساتھ رہنے کے قابل کا غذائیت چکنا دلاتی قیمت للہ

وہ سورہ فی آسن سورہ مترجم بخجورہ کی جگہ وظیفہ پڑھنے والوں کیسے بہت ضروری قیمت
اوتیہ القرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص ٹائٹل مادہ ٹیکس قیمت

ہر مسلمان مرد اور عورت کو اس بے نظیر کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے اسلام اور
انسانیت پر اس سے بہتر کتاب اردو انگریزی زبان میں نہیں چھپی یعنی
الحقوق والفرقہ مذهب اسلام کے سارے مسائل کا مجموعہ قرآن شریف کی آیات
اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ہر مسلمان کے گھر میں جو مذہب و اقصیت رکھنا چاہتا ہو۔

اس کتاب کا ہونا لازماًت میں سے ہے۔ قیمت مہر
حصہ اول حقوق اللہ مہر حصہ دوم حقوق العباد مہر حصہ سوم اخلاق و آداب مہر

اجتہاد اسلام کی حقانیت کا دلائل و براہین قلعہ سے اثبات جو مسلمان اپنے عقیدے میں
کا ہونا چاہئے اس کتاب کو ضرور دیکھئے۔ قیمت مہر

حیات النذیر۔ مولانا بے مرحوم کی نہایت مفصل سوانح عمری مع فوٹو اور دو عکسی خطوط

نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرن سے

منظم بے نظیر۔ مولانا کے مرحوم کی کئی نظموں کا مجموعہ بہ مراحت اس امر کے کہ کہاں اور کس موقع پر پڑھی گئی۔ قیمت نصف نثر

مراۃ العروس الکبریٰ امیری کا مشہور قصہ قیمت بحر نبات انعش دوسرا حصہ عمر
تو بہ التصویر نہایت دلچسپ قصہ قیمت ۸۰ رتیوں کتابیں اس کثرت سے مروج ہیں
کہ کسی مزید تعریف کی ضرورت نہیں بازاری کثرت سے سستی قیمت پر مبنی ہیں مگر نہ خط اچھا نہ
نہ کاغذ اچھا ڈی صاحب کے صاحبزادے سونوی بشیر الدین صاحب نے اپنے اہتمام اور نگرانی میں
یہ کتابیں چھپوائی ہیں۔ کاغذ کھائی چھپائی ریدہ زیب اور فنٹ نوٹ میں تمام الفاظ کے معانی
صفحات علی الترتیب۔ تینوں کتابوں کی قیمت سے ان کتابوں کے بغیر زمانہ شیر کج زمانہ مکمل ہے۔
محسنات قدورہ دواج کے، درخ فرسانا قیمت نثر

رویائے صداوقہ مختلف مذاہب کا مقابلہ اسلام سے قیمت بحر ایامی، اردو کی حالت کا تذکرہ اور قیمت
ابن الوقت۔ انگریزی وضع کی کوڑا نقد کے تباہ کن نتائج قیمت بحر
موعظہ حسنہ۔ مولانا کے اصلی نصیحت آمیز خطوط فرزند کے نام قیمت بحر
منتخب الکلیات۔ بچوں کیلئے چھپوائی چھپوائی دلچسپ نتیجہ خیز کہانیاں قیمت ۸۰
چند پندرہ مفید نصیحت آمیز تحائف غامین کا مجموعہ بچوں کے لئے قیمت ۸۰
صرف صفحہ ۱۰۰ زبان میں فارسی اگر قیمت ۸۰ نصاب شمس و جدید طرز کی خالق بادی قیمت
رسم الخط الاملا لیبی کے قواعد ترکیبوں کے لئے قیمت ۶۰
لکچروں کا مجموعہ درجہ دوم میں یہ تمام پندرہ ایک حصے فروخت نہیں ہوں گے قیمت

تصانیف مولوی بشیر الدین احمد مرحوم دہلوی

شیعہ ہدایت - مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا بہترین مجموعہ تفصیلات اور مشاہدات کے ساتھ قیمت ۲۴
بچوں سے دو دو باتیں - لڑکیوں کیلئے بیش بہا معلومات کا ایک قابل قدر ذخیرہ قیمت ۱۰
عزم بالجزم - استقامت ارادہ کا ایک دلچسپ چھوٹا سا قصہ - قیمت ۴
اقبال دلہن - شرنائے دہلی کی روزمرہ زندگی کے دلچسپ حالات قیمت ۴
حسن معاشرت یہ ایک اخلاقی ناول ہے جس میں پھوڑا اور سلیقہ مند بیویوں کے مفصل حالات
بیان کئے گئے ہیں قیمت صرف ۴

اصلاح معیشت اس کتاب میں قصے کے پیرایہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ عورتیں ہی مردوں کے
بگاڑنے اور سنوارنے والیاں ہیں - گورنمنٹ سے تین سو روپیہ انعام مرحمت ہوا ہے قیمت ۴
لخت جگر - دو حصے - ایک شفیق اور تجربہ کار باپ نے اپنی کم سن اور نا تجربہ کار لڑکی کو پیارا اور اخلاص سے
ابزدادی زندگی کے فرائض بتائے ہیں کہ انسان خود کی زندگی خوش رہ سکتا ہے اور دوسروں کیونکر
خوش رکھ سکتا ہے حصہ اول اور حصہ دوم دونوں کی قیمت ۴ - دونوں حصے ساتھ مل کر جلد اول
قوان شریف - مصنفہ شرت جہاں بیگم ماجہ دلی کی ایک شریف گھرانے کی مصیبت زدہ زندگی کا
زندگی کا دل ہلا دینے والا سچا واقعہ دکھایا گیا ہے - قیمت ۴
درجہ اولیٰ حکایتوں کی کتابیں حکایات لطیفہ اور لطائف عجیبہ و قیمت ۴
حرر طفلان - لڑکوں کے لئے بیش بہا نصاب کے علاوہ اخلاقی تعلیم کا قابل قدر ذخیرہ قیمت ۴
نشاطِ عمر ناکتہ اور نوجوان لڑکوں کے لئے اخلاقی تعلیم کا قابل قدر ذخیرہ اور افعالِ قبیحہ و
عاداتِ ذمہ کے مضر ہونا کتنا دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں قیمت صرف ۴
عصائے پیری - عمر رسیدہ لوگوں کے لئے ایک بیش بہا اور قابل قدر ذخیرہ قیمت ۴
غیر عصمت دہلی سے طلب فرمائیں

شمس العلماء مولانا شبلی کی مشہور کتابیں

الفاروق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مستند و مفصل سوانح عمری جس میں حضرت مسلم کی زندگی اور غزوات کے مختصر حالات کہنے کے بعد حضرت عمر فاروق کی خلافت کی تاریخی فتوحات، ملکی انتظامات اور تحصیل وغیرہ امور کو نہایت فصاحت سے کہا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ خلیفہ دوم نے جو نظام حکومت قرار دیا تھا وہ ہر حیثیت سے مکمل اور پیش نهاد تھا۔ اور آج کل کی ترسہ یافتہ حکومتیں بھی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ مولانا مرحوم کی کتابوں میں یہ کتاب بے مثل تسلیم کی گئی ہے ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے کہ اس کو

پڑھے۔ قیمت صرف ۵۰

الممامون عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے بیٹے مامون الرشید کی مکمل و مفصل سوانح عمری جس میں عباسی خلافت کی ترقیات علمی طور پر خاص طور سے بحث کی گئی ہے اور ان امور پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے جو امین و مامون کے درمیان مایہ ناز انتظامات تھے قابل دید کتاب ہے اور حق یہ ہے کہ نہایت تحقیق کے ساتھ واقعات کو کہا گیا ہے قیمت ۱۰

الغزالی یعنی امام محمد الغزالی کی مفصل سوانح عمری جس میں امام ممدوح نے اپنی بیٹی بہا تھانیف سے اسلامی اور مسلمانوں کو کس قدر فائدہ پہنچایا اور سائنس کے حلقوں سے اسلام کو بچایا قیمت ۱۰

سواح مولانا روم حضرت مولانا جلال الدین رومی مصنف ثمنوی مولانا روم۔ آپ کی مفصل سوانح عمری جس میں مولانا شبلی نے مولانا پر ایک قابل دید تبصرہ لکھا ہے۔ مادہ ثمنوی کے علاوہ مزید مضامین ہر دل نشین بحث کی سے قیمت ۱۰

سفر نامہ روم و شام مولانا کا مشہور ممالک اسلامیہ کا مجموعہ نظم شبلی مولانا کی تمام اردو نظموں کا مجموعہ جس میں

سفر نامہ میں علاوہ ان دلچسپ واقعات کے جو سلسلہ

بیان میں آئے ہیں فلسفیانہ بیروت بیت المقدس

قاہرہ وغیرہ کے حالات و واقعات نہایت تفصیل سے

کہا گیا ہے یہ تمام شہر و مقامات کی کیفیت بھی ہی ترکہ کے

مشاہیر و اقبالیات کا بھی دلچسپ تذکرہ کیا گیا ہے عرب و روم کے

اخلاقی و مقامات کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے قیمت ۱۰

تمام کتابیں چھبر عہدت یک ایک چھبر چھبر چھبر

عصمت دہلی

جلد ۳۹ بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء نمبر

تصاویر ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

فہرست مضامین

۲۰۸	حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ	تربیت گاہ بنات
۲۰۹	ایڈیٹر	چند باتیں
۲۱۳	مسٹر رستم الزاں صاحبہ	کتابوں کا انتخاب
۲۱۶	زہرہ قیسی صاحبہ	صحت
۲۱۸	گلشوم سعید خانم صاحبہ	بیماریاں
۲۲۲	نواب بیگم غلام علی صاحبہ	لڑکی کی نسبت
۲۲۴	نبیہ غیس الہدیٰ صاحبہ	اجازت شادی
۲۲۵	زہرہ نفی الحسن صاحبہ	نعتیہ سلام
۲۲۷	حامدہ بیگم صاحبہ خیری	سفرنامہ حج
۲۳۱	مادقہ خاتون صاحبہ	سیتا
۲۳۵	فاطمہ بیگم صاحبہ	ہماری ملکہ
۲۳۹	د-۱ صاحبہ	عائدہ شہر
۲۴۵	مائشہ بیگم صاحبہ	بچوں کی ابتدائی تعلیم
۲۴۹	البیہ محمد حسن صاحب	اخلاقی غزل
۲۵۰	م-ج صاحبہ	اصلاح رسوم
۲۵۳	لطیف بیگم صاحبہ	بچوں کے لئے
۲۵۸	ابن نسیم صاحبہ	موتیوں کا گلدستہ
۲۶۰	لمعین جہاں صاحبہ	نگ کے تجربات
۲۶۱	ساجزادہ ولی احمد خاں صاحبہ بی لے	مختصر دنیا
۲۶۳	مولوی فخر الدین خاں صاحب	بخت نواں
۲۶۵	مولوی علی احمد صابر انجمن	محل کا دروازہ
۲۷۰	مولوی محمد ظفر ام لے ایل ایل بی	سیر بین
۲۷۳	صفرا ہمایوں صاحبہ ام لے ایل بی	انہار مسترت
۲۷۵	متفرق	بزم عصمت
۲۷۹	ایڈیٹر	رسید مضامین
۲۸۲		استہارات

جملہ حقوق محفوظ

ترہیت گاہ بنات دلی

ہندوستان بھر کی خوشحال اور نادار و کم استطاعت گیارہ سال تک کی

بچیوں کے لئے درگاہ مع بورڈنگ ہاؤس

اقطیل کچان کے بدیم اکتوبر سے ترہیت گاہ کھل گئی ہے *

ڈاکٹر جی۔ اناں صاحب اسٹنٹ سرجن کھنڈوہ سی پی ا کی بچی عزیزہ

علیہ نامہ محمد عبدالغفور صاحب انپکٹر پولیس سی آئی ڈی ناگپور کی ہوتی عزیزہ کنیر ناتھ

اور محمد نیر الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر بھار (صوبہ بہار) کی بچی عزیزہ حبیبہ

یہ تینوں بچیاں ہی چھٹیاں اپنے مکان پر گزار کر واپس آگئی ہیں *

جوئی بچیاں اسی سٹن میں آرہی ہیں ان میں مولیٰ کبیر علی صاحب بی لے

انپکٹر مدارس ناگپور مل رکاشاواڑ کی دو بچیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں

راجہ صلاح محمد خاں صاحب انجنیر نواب شاہ (سندھ) اپنی چھٹی بچی کو

داخل کرنے کے لیے ۲۵ اکتوبر کو تشریف لائے تھے گزہچی کی زبان چونکہ سرحد

کی ہے اور فی الحال کوئی ایسی ہستانی موجود نہیں جو اس کی زبان سمجھ سکے

اس لیے بڑے دن کی چھٹیوں میں بچی کو داخل کرنے کا وعدہ فرما گئے ہیں *

قیم نادار بچیتوں کی درخواستیں اس سال پھر غیر معمولی طور پر آگئی ہیں

روپیہ کی مقدار دیکھ کر آئندہ ماہ اعلان ہو گا کہ کس قدر بچیاں لی جاسکیں گی

سراشتہ الخیری

اطلاعیں

جمال ہمنشیں جنت مکانی محترمہ خانم اکرم کے گراں بہا ادبی مضامین کا دلاویز مجموعہ جمال ہمنشیں چھپ کر طیار ہو چکا ہے اور ہاتھوں ہاتھ محل ہا ہے جن ہمنوں نے ابھی تک فرمایش نہیں کی ہیں انہیں جلدی کرنی چاہیے ورنہ بہت ممکن ہے کہ اس خوبصورت ایڈیشن سے وہ محروم رہ جائیں حضرت علامہ اشد الخیری قلی نے آج تک کسی کتاب کا دوبا چہ تحریر نہیں فرمایا تھا لیکن جمال ہمنشیں جہاں اور بہت سی خوبیوں کی وجہ سے زنانہ لٹریچر میں بے مثل کتاب ہے وہاں اس کی ایک یہ خصوصیت بھی ہے کہ حضرت علامہ محترم نے اپنے مخصوص رنگ میں اسکا دوبا چہ تحریر فرمایا ہے **تاریخی مضامین اور فنانے** خانم اکرم مرحومہ کے ادبی مضامین شائع کرنے کے بعد اب تاریخی مضامین اور فنانوں کی کتابت

بھی شروع کرادی گئی ہے اور آئندہ شروع فروری تک تاریخی مضامین بھی شائع ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے مسئلہ میں لکھا تھا اگر عصمتی ہمنیں اپنے اپنے نام ابھی سے درج جبر کرادیں تو محترمہ خانم اکرم کی دوسری کتابوں پر انہیں محمولہ لاک معا کر دیا جائیگا **نانی عشق** حضرت علامہ اشد الخیری مظاہر کے اس پر لطف فنانہ کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ متعدد اخبارات و رسائل اسے نقل کر رہے ہیں اور ہر طرف نانی عشق کے آئندہ کے حالات پڑھنے کی بے چینی ہے۔ چونکہ تقیہ نامکمل تھا پچھلے پرچہ میں نہ چھپ سکا تو سینکڑوں عصمتی ہمنوں نے اسکا تلافی شروع کر دیا آخر ہم نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ علامہ محترم سے نظر ثانی کے بعد اسے پورا کر دیا

اور اس کے ساتھ علامہ محترم کے ایسے ہی دلچسپ لیکن شیعہ خیز اور بدعتین مطلوبہ قصبے مثلاً عرب اور گلشن، سفاخی وغیرہ شامل کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیں۔ چونکہ ان مضامین کی اب کتابت ہمدی ہے اُنید ہے اس مہینہ میں شائع ہو جائیگے قیمت بڑا ہوا حضوت علامہ راشد الخیری کے با تصویر افسانے نانی عشوار و روکے قصوں کے ساتھ ساتھ علامہ اشدا الخیری مدظلہ کے معرکتہ الآرا موثر افسانے طلاق کا سفیل بل پرستار محبت، بدچرن غیرہ بھی تقریب کتابی صورت میں شائع ہونے والے ہیں ہر افسانہ کے ساتھ مشہور مصوٰفہ شریع کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں۔ یہ مجموعہ علامہ محترم کی بے مثل ہنسانہ نگاری کا بہترین نمونہ ہو گا۔ اور بہت آہستہ شائع کیا جائے گا قیمت اندازاً ۷۰ روپے ہوگی +

عصمت کا جوبلی نمبر عصمتی بینیں عرصہ دراز سے عصمت کا کوئی خاص سلسلہ میں عصمت کو جاری ہوئے بھی پورے بیس سال ہو جائیں اس لیے جولا سلسلہ میں عصمت کا جوبلی نمبر شائع ہو گا +

یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ جوبلی نمبر شائع کرنے میں میری کوشش کہاں تک بیکار ہو گئی لیکن میری یہ انتہائی آرزو ہے کہ عصمت کا جوبلی نمبر اس شان سے شائع ہو کہ سب کا کوئی رسالہ اس کی نظیر پیش کر سکے۔ اس میں سوسے کے قریب تصویریں ہیں اور صفحہ ٹوائی تین سو صفحے۔ اور چھٹی کے تمام انشا پر دوازدہ مردوں اور ملک کی تمام بہترین لکھ والی خواتین سے اس خاص نمبر کے لیے مضامین حاصل کیے جائیں۔ عصمت کے جوبلی نمبر پر جو کمر دہیہ نہایت کثیر صرف ہو گا اس لیے قریباً آٹھ آنے ہر عصمتی بہ

کو بھی اس پرچہ کے بے دینے ہر گئے +

اس عملان کے بعد سب پہلے میں نامہ نگاران عصمت کو متوجہ کرتا ہوں فیض
لکھنؤ کے مسما میں کے لیے تو اس پرچہ میں شاید گنجائش نہ نکل سکے البتہ قدیم و
جدید قابل لکھنے والی بیسیوں کو ضرور جبری نمبر کے لیے نہایت قابلیت سے مضامین یا نکلین کھین
چاہئیں لیکن ۳۱ مارچ تک تمام مضامین دفتر میں پہنچ جانے نہایت لازمی اور ضروری
ہیں۔ مضمون سے اوپر دائیں کونے میں یہ بھی ضرور لکھ دیا جائے ”جبری نمبر کے لیے“
جو ہمیں بالکل کھشنہ دار تقادیر، کارڈ نمبر، معمول یا اور کسی طرح جبری نمبر کی دلچسپیا
بڑانے میں ہمارا ہاتھ بٹانا چاہیں براہ ہر باقی وسطا سب تک میں مطلع فرادیں +

عصمت خاص عصمت کی قدردان بعض محترم نہیں سوا چار روپیہ زیادہ عصمت
فراتی ہیں انکے لیے جنوری سے آرٹیکل ہیر پر دینی جس کا فائدہ
پر تنبیہیں چھپتی ہیں یا جس پر حال نہیں چھپی ہے (ستم خاص کا پرچہ چننا کر لگا جس کی قیمت
۵ سالانہ ہوگی۔ جن بیسیوں نے اب تک توسیع اشاعت میں حصہ نہیں لیا۔ مضمون خاص اپنے
نا جاری کر کے وہ بھی عصمت کی بڑی مدد کر سکتی ہیں۔ جو ہمیں جنوری سے عصمت کے خاص
لگانا چاہیں ۲۰ دسمبر تک منیجر کو مطلع کر دیں +

جنوری نمبر جولائی نمبر کی طرح جنوری مسئلہ کا پرچہ بھی غیر معمولی آب تاب سے شائع ہوگا
جنوری تمام ۱۰ صفحوں سے زیادہ ہوگی تصاویر بھی کم سے کم پانچ چھ ہونگی
حضر ملا راشد الخیری قبلہ اس پر کیلئے ایک نہایت دلآویز افسانہ تحریر فرما چکے ہیں اسکی تصدیق شریع
پڑا کر رہے ہیں۔ اس نمبر میں ادبی بہت اچھے اچھے مضامین ہونگے جو بیسیاں خریدار نہیں ہی
ان سے اس کی قیمت ۱۰ ارلی جائے گی +

اختتام سال اس پرچہ کے ساتھ جن ہونگی معیاد خریداری ختم ہو چکی ہے انھیں ہر گز
میں دی پی کی اطلاع دی جا چکی ہے اب ۲ دسمبر سے دی پی روانہ ہونگے۔ دی پی کا دہرنا
عصمت کو زبردست نقصان پہنچانا اور سنگین اخلاقی جرم کا گنہگار ہونا ہے اس لیے اسید ہے ہمیں

نئی بنا وصول فرا کر مومن کر لگی اور مسئلہ میں عصمت کو اور بھی بڑا نامہ لکھا جائے گا

پچاس سو کے انعام

در متعلقہ بزم عصمت منقہ، کچھ آگے

اس مہینہ بجائے کوئی معمر درج کرنے کے عصمتی بہنوں سے دوسوال یکے جلتے ہیں۔

۱۔ آپ عصمت کیسوں خریدتی ہیں؟

۲۔ عصمت کی اشاعت کس طرح بڑھ سکتی ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں ہمیں لفظوں سے زیادہ نہ لکھے جائیں۔ دوسرے سوال کے جواب میں زیادہ سے زیادہ دس سطریں ہوں۔ ہر سوال کا جواب علیحدہ علیحدہ کاغذ پر دو دو آنے کے ٹکٹوں کے ساتھ خریداری نمبر لکھ کر ۱۵ دسمبر تک بھجونا چاہیئے۔ انعام کی صورت یہ ہوگی کہ ایک ہی مضمون کے جوابات علیحدہ علیحدہ کر دیے جائیں گے ان میں سے پہلے پانچ جوابوں میں جو تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔ علیحدہ علیحدہ قرعہ ڈالا جائے گا اور جن جن بہن کا نام نکلے گا انہیں پانچ پانچ روپیہ کی کتابیں دی جائیں گی باقی جوابوں میں بھی دو قرعے پانچ پانچ روپیہ کی کتابوں کے لئے ڈالے جائیں گے گویا سات انعامات پینتیس روپے کے ہوں گے۔ اس سوال کا جواب دینے والی بیبیوں کے نام گنجائش ہوئی تو رسالے میں درج ہوں گے دوسرے سوال کے جواب پر پانچ پانچ روپیہ کے تین انعامات ہیں جواب لکھنے والی تمام بیبیوں کے نام درج کیے جائیں گے۔

جو بہنیں اس مہینہ میں عصمت کو خریداری دیں گی انہیں بذریعہ قرعہ پانچ پانچ روپے کے دو انعام دیے جائیں گے۔

منیجر

کتابوں کا انتخاب

مطالعہ کے وقت بہت کم بہنوں نے اس بات کا خیال کیا ہو گا کہ ان کو کوئی کوئی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ مطالعہ کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ ایسی ایسی کتابوں میں وقت خراب نہ کیا جاوے۔ محض جٹی کی کتابیں پڑھی جائیں۔ اس خیال کو پیش نظر رکھ کر میں اپنی رائے عصمتی بہنوں کے سامنے پیش کرتی ہوں +

میں نے اس تحریر میں اول تو بڑی بڑی کتابوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ دوسرے ادب کتابوں کی ایسی کتابیں جن کا مطالعہ اخلاقی حیثیت سے خواتین کے واسطے موزوں نہیں ہو ترک کر دی ہیں۔ تاہم کچھ اسلامی تاریخ کی کتابوں میں مولانا اسلم جیرا چوری کی کتاب ”تاریخ امت“ کو میں بہت پسند کرتی ہوں اس میں تمام واقعات آسان زبان میں مختصر طور سے دیئے گئے ہیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے ایک نظر میں اسلامی تاریخ نظر کے سامنے آ جاتی ہے۔ پہلے چار خلفاء کے حالات کی بابت چار چھوٹی چھوٹی کتابوں کا اشتہار عصمت میں شائع ہوتا ہے یہ بہت اچھی اور عام فہم کتابیں ہیں۔ مولانا راشد الخیری صاحب کی الزہرا اور اُستع کی ایسا ہر مسلمان خاتون کی میز پر ضرور ہونی چاہئیں +

مولانا عبدالحلیم شرر بکھنوی کی چند کتابیں پڑھنے کے لائق ہیں اور دلچسپ بھی ہیں۔ ان کے نام سکینہ بنت حسین، محذرات، اور محذرات تیموریہ ہیں۔ آخری دونوں کتابوں میں بکثرت خواتین کے سبب آواز اور دلچسپ حالات لکھے ہیں اور پہلی حضرت سکینہ کی غم بھری داستان ہے۔ مولانا نیاز فتح پوری کی صحابیات بھی قابل قدر کتاب ہے۔ جس میں تمام ان خواتین کے حالات درج ہیں جو حضرت رسول مہربان کے زمانہ میں تھیں +

”تیسرے مصنفے“ ابو یوسف صاحب بہمال کی تصنیف اور اس میں خاتون کی انشا کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ لکھائی چمکانی، اناجلی ہے۔

فسانے۔ آج کل حضوں اور ناولوں کی وہ کثرت ہے کہ میں مصتی بہنوں کی گزارش کر دینی کہ وہ انکو بند کر کے ہر ناول نہ پڑھا کریں۔ بہتک فسانے اخلاق سے گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت ضرورت سے زیادہ طویل اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کہ کچھ نقصان نہیں پہنچاتے لیکن فائدہ بھی نہیں پہنچاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کی چند کتابیں قابل ذکر ہیں۔ (۱) مرآۃ العروس جو عام طور سے اصغری اکبری کی کتاب کے نام سے مٹھو ہے (۲) بات انش۔ (۳) محسنات اور دم ایامی۔ یہیں ان کتابوں کے ناموں پر نہ جائیں۔ نام تو سمجھ میں نہیں آتے ہیں لیکن کتابیں خوب ہیں +

ڈپٹی صاحب کے بعد مولانا راشد الخیری کا نمبر ہے جس کثرت اور جس خوبی کے ساتھ ناولوں انہوں نے لکھے ہیں اس نے انکا درجہ ڈپٹی نذیر احمد سے بڑھا دیا ہے۔ انکی کتابیں اس قابل ہیں کہ کچھ ضرور انکا مطالعہ کریں۔ لیکن اگر کئی خاتون اتنا وقت نہیں نکال سکتی ہیں تو میں اسے عرض کر دینی کہ وہ سچ زندگی، شام زندگی، شب زندگی اور منازل اساتذہ کا توفیر وہی مطالعہ کریں۔ دو کتابیں فریڈنگ اور لڑنے منگ مولانا خیری صاحب کے طرز پر کسی خاتون نے لکھی ہیں یہ بھی خوب ہیں۔ جن بہنوں کو عبرت کے غلین تریں قصے دیکھنے ہوں وہ خواجہ حسن نظامی کے قدرہلی کے افسانے ملاحظہ کریں۔ اس سلسلہ میں دو کتابیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ایک گروڈ کلال "جھلا ہو رہے شائع ہوئی ہے اور جسکا ایک حصہ میں نے دیکھا ہے۔ نہایت پیاری کتاب ہے۔ دوسری کتاب کھنڈکی ایک خاتون کی تصنیف ہے اسکا نام شرکت آرا بیگم ہے۔ یکم محمدی کی تصنیفیں گورقند بیگان کی موافقت میں بہت خوبی سے لکھی گئی ہے۔ ایک بنگالی ناول کا ترجمہ کسی صاحب نے "ایورنا کے مندر" کے نام سے کیا ہے۔ یہ کتاب بھی بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے

مختصر فنانوں میں پریم چند کی پریم کچھی اور پریم ستی اور مولانا راشد الخیری کی جوہر عصمت (جدید) مصتی بہنوں کے مطالعہ کے قابل ہیں +

اخلاقی اور فہمی کتابوں میں شی جیو مرزا نے بہت سا بن فرما زوائے بہوپال کی

چند کتابیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ بعض خاندانوں میں ان کتابوں کو چیز میں دیکھ کر رواج ہے +

نظم کے سلسلہ میں سب سے پہلے مولانا حالی کا نام لینا ضروری ہے سب سے پہلے انہوں نے خواتین کی افزاد اور ان کے مطالبات کو نظم کا لباس پہنایا۔ میں بہنوں سے عرض کر دہی کہ ان کی کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لیں اگر اس میں مالی کی غلطیاں ہیں۔

اقبال کے کلام کا بہت کم حصہ ہم لوگوں کے واسطے لکھا گیا ہے اس لیے ہم سے لیے بہت ادق ہے۔ البتہ ترانہ، شکوہ اور جواب شکوہ اس قابل ہیں کہ ان کے بعض حصے چھوٹے بچوں اور بچپنوں کو زبانی یاد کر لے جائیں۔ ان کی ”جگنو“ کی نظم بہت پیاری ہے اور ”نیا سوال“ بھی بہت اچھی نظم ہے۔ احمد علی شوق کھنوی نے عالم خیال اور بعض دیگر نظموں میں خواتین کے جذبات کا سچا فوٹو پیش کیا ہے۔ یہ بہت پیاری نظمیں ہیں بہنیں انکو پڑھ کر بہت خوش ہونگی۔

مولانا شبلی کی چند نظمیں جن میں اسلامی تاریخی واقعات نظم کیے گئے ہیں اچھی ہیں۔ سید راحت حسین کی نظموں کو عصمتی بہنوں نے بہت مطالعہ کیا ہے۔ رد واد و قس لانا اور اشعار لکھنوی کی ان نظموں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مختلف قوتوں میں نظم کی ہیں۔ اور ہمارے مطالبات کو مردوں کے سامنے پیش کیا ہے +


نظموں کے سلسلہ میں حکیمت کھنوی کا ذکر ضروری ہے کی بعض نظمیں ضرور اس قابل ہیں کہ خواتین انکو لکھ کر میرا یہ منشا نہیں ہے کہ اوپر کی ذکر کی ہوئی کتابوں کے علاوہ خواتین اور کئی کتاب نہ پڑھیں۔ بلکہ میرا منشا یہ ہے کہ جنہیں مطالعہ شروع کرنا چاہیں تو انکو یہ چند سطریں کتاب کرنے میں مدد دیں۔ میں کسی دوسرے موقع پر ان کتابوں کا الگ ذکر کر دہی جو امور خانہ داری، صفائی، بچوں کی پرورش وغیرہ پر مبنی تھیں +

مسند یوسف الزماں لکھنؤ

صحت

(سلسلہ کے لئے اکثر ہر پارچہ نمبر ۲۰۰ کا مطالعہ فرمائیے)

آنکھوں کی ورزش۔ اس ورزش سے بینائی میں زیادتی ہوتی ہے اگر کوئی ۵۰ سال کا بڑھا اسکو شروع کرے تو عینک سے ایک حد تک آزاد ہو جاتا ہے۔ جو طریقہ میں ذیل میں لکھوں گی نہایت زود اثر اور مؤثر ہے مگر پھر اس میں بھی اسی بات کا دخل ہے ارادہ ملی اور روزانہ بلاناغہ کرتے رہنا۔ ایک دن کیا ایک دن چھوڑ دیا اس سے کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ اگر بچوں کو کرایا جائے تو از حد معین ثابت ہو گا۔ اور عینک کی عکس ہے کہ ضرورت نہ ہو۔ میں نے یہاں تک لکھا ہے کہ بڑے آدمیوں کی عینک چھوٹ گئی ہے اور اچھی طرح بغیر عینک کے پڑھ لکھ سکتے ہیں۔

نمبر ۱۔ دونوں آنکھوں کو، آدھے چکر میں، اوپر کی طرف، پہلے سیدھی سے بائیں طرف اور بائیں سے سیدھی طرف اس طرح  پھر دائیں۔ سیدھے سے بائیں اور بائیں سے داہنی طرف ایک ورزش ہوتی۔ اسی طرح پچاس دفعہ کر دو۔ گردن اور سر کو نہ ہلاؤ۔ بالکل سیدھی کھڑی رہ کر کر دو۔

نمبر ۲۔ جس کو ہماری طرف کان پٹی کہتے ہیں اور انگریزی زبان میں ٹیل۔ دناں پر چاروں انگلیاں جڑی ہوتی پچاس دفعہ بہت آہستہ آہستہ کریں۔

نمبر ۳۔ سیدھی طرف سے پیچھے دیکھنے کی کوشش کرو۔ جتنا دیکھ سکو کوشش سے دیکھو۔ پھر اسی طرح بائیں طرف سے پیچھے دیکھو۔ خوب مشق کرنے سے بہت دور تک نظر آتا ہے۔ اگر گردن کو سخت رکھو نہ سر ہلاؤ نہ گردن بالکل سامنے دیکھتی رہو ہر ورزش میں اسی طرح بغیر سر اور گردن ہلائے صرف آنکھوں کو حرکت دو۔

نمبر ۴۔ دونوں آنکھوں کو برابر گول چکر میں پھراؤ پچیس دفعہ بائیں سے سیدھی طرف اور پچیس دفعہ دائیں سے بائیں طرف دیمان سے پھراؤ اوپر سے شروع کر کے نیچے کی طرف سے چکر پھرا کر اوپر آؤ۔ اور اس طرح (○) اچا گول چکر پھراؤ +
نمبر ۵۔ گردن اور سر کو سخت رکھ کے سر کی طرف اور دونوں آنکھوں کو اوپر پھراؤ اور نیچے کی طرف بدھا پنے سینہ کی طرف، دیکھو اس طرح پچاس دفعہ (○) اوپر نیچے دیکھو +

نمبر ۶۔ جس طرح درزش نبرائیں اوپر کی طرف آدھا چکر دیا تھا اسی طرح اب نیچے کی طرف گردن جھکا کر اس طرح (○) دائیں سے بائیں اور بائیں سے سیدھی طرف برابر آدھا چکر دو پچاس دفعہ +

نمبر ۷۔ اپنے سامنے، سیدھا، جتنی دُور دیکھ سکو، غور سے دیکھ کر چیزیں پہچاننے کی کوشش کرو اور آہستہ آہستہ آنکھوں کو آسمان کی طرف پھرا کر، بالکل غیرو کی نکلیں اور پردے تارے چاند وغیرہ وغیرہ جو کچھ در بیان میں نظر آئے دیکھتی ہوئی اپنے نزدیک کی چیزوں پر نگاہ غور ڈالو۔ اس طرح ۴ یا ۵ دفعہ کافی ہے۔ مگر یہ خیال ہے کہ آفتاب پر مطلق غور سے نہ دیکھو ورنہ آنکھیں بہا ہوجائیں گی۔ اس سے احتراز شرط ہے +

زہرا بیگم فیضی (مبئی)

جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم کے اپنی مضامین کا مجموعہ

جمال ہمنشین

نقادیر کے کاغذ پر چھپ کر لیار ہو گیا ہے۔ عالم نواں تین سال سے اسکا انتظار کر رہا تھا ہر پڑھی لکھی بی بی کے پاس اسکی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے فوراً مل جائے کیونکہ انھوں نے کتاب مکمل ہی فرمیت ۱۳
منیجر مصمت دہلی

بیماریاں

ان کے پیدا ہونے کے اسباب اور دور کرنے کے طریقے

(گزشتہ اشاعت کے آگے)

چھپک Small pox جسکو سیتلابھی کہتے ہیں۔ بڑی چھوت والی بیماری ہے۔ اسے ایک دم کے زہریلے پھوڑوں کا بخار کہہ سکتے ہیں۔ علامات۔ جسم میں زہر داخل ہونے سے دس یا بارہ دن کے بعد یہ بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ درد و تمام جسم اور خاص کر پیٹ میں درد۔ کبھی کبھی گلے کا درد۔ زکام۔ تھن سہلی۔ قبض ہونا بہت کمزوری یہ سب اس مرض کی علامتیں ہیں۔ تین دن کے تیز بخار کے بعد داسے نکل آتے ہیں۔ پہلے چہرے اور پیشانی پر پھر تمام جسم پر دو دن میں سارے دانے نکل آتے ہیں۔ پہلے صرف لال رنگ کے نشان سے نظر آتے ہیں۔ دانے سے گم ہو جاتے ہیں پانچواں دن ابھر کر سخت ہو جاتے ہیں۔ ساتویں دن پیپ پڑ جاتی ہے۔ روک۔ اس بیماری کا کوئی خاص علاج نہیں۔ مگر بچے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے۔ کہ بچپن ہی میں ٹیکا لگوا دیا جائے۔ جبکہ اسکا ٹیکہ جاری ہوا ہے۔ بیماری بہت گھٹ گئی ہے۔ اگر ٹیکا لگے پر چھپک نکل بھی آئے۔ تو چند دن خطرناک نہیں۔ مریض کو الگ اور اندھیرے کمرے میں رکھنا چاہیے۔ دروازے اور کھڑکیوں پر پردے لگا دینے چاہئیں۔ داخلی دروازے پر پردہ لگایا جائے اسے اسی یا ساٹھ حصہ پانی اور ایک حصہ کارباک ایسڈ ملا کر اس میں بھگایا جائے۔ جب دانے نکلیں۔ تو ڈاکٹر سے پوچھ کر سٹیپل اور چھنے کا پانی ملا کر اچھی طرح لگا دیں۔ یا ذہنک اسٹمٹ لگانا چاہئے۔ جب دانے سوکھنے لگیں۔ تو زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے۔ اس وقت مریض کو باہر نہ جانے دے کیونکہ جب جھلکے اُترتے ہیں۔ تو بیماری پھیلنے کا ڈر ہے اسلئے چاہئے

چھلکے اور ہر ادھر نہ گریں۔ جو گریں۔ ان کو جلا دو۔ بیمار کے لیے دودھ۔ ساگروانہ۔ ڈبل روٹی اور پھلوں کا رس بہت بہتر ہے۔ پیاس کے برتن الگ رکھو۔ اور انہیں استعمال کرنے کے بعد پوٹاس پرمینگنیٹ سے دھو ڈالو۔ بیمار کے کپڑے دھو بی کو مت دو۔ اس سے بیماری پھیلتی ہے۔ بلکہ گھر میں ہی احتیاط سے کاربالک روشن سے دھونے چاہئیں۔ آخر میں جلا دینے چاہئیں۔ اور مریض کے کمرے میں سفیدی کرائیں۔ گندہک جلائیں۔ اور فرش کو کاربالک روشن سے دھوئیں۔ بیمار کو صحت یابہ ہونے کے بعد دوسرے لوگوں سے ملنے سے پیشتر کسی کپڑے مارنے والی دوائی میں غسل کرنا چاہئے۔

کھسرو۔ MEASLES۔ یہ بیماری چھوٹے بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور اکثر موسم سرما میں۔۔۔ علاء مافت۔ بخار کے ساتھ تمام جسم پر لال لال بچھر کے کاٹنے کی سی علامتیں نظر آتی ہیں۔ اگر اس مرض میں کام یا پیٹ کی خرابی ہو جائے۔ تو خطرناک ہے۔ درد نہ کوئی خوف نہیں۔ یہ چھوٹ کی بیماری ہے۔ گھر میں اگر ایک بچہ کو ہو۔ تو دوسروں کو گلنے کا ڈر ہے۔ اس لیے مریض کو الگ ہونا چاہئے۔ کمرے میں صاف ہوا اور دھوپ کا انتظام کافی ہو۔ مگر بہت روشنی نہ آئے۔ کپڑے دبستر وغیرہ کو دھوپ میں ڈالیں۔ اور پانی میں کاربالک ایسڈ ملا کر اس میں جھگوئیں۔ بیمار کو دودھ پھلوں کا رس پانی پینے کو دینا چاہئے۔ تین ہفتے تک پاپا کو باہر نکلنے یا کسی کے گھر جانے نہ دیں۔

تپ دق۔ TUBERCULOSIS۔ سب کو معلوم ہے۔ کہ یہ بیماری آجکل ہمارے ملک میں بہت بڑھ رہی ہے۔ یہ جراثیم میں زیادہ لگتی ہے۔ یہیضہ اور انٹرک کی طرح اسکا بھی چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے۔ جو دھول مٹی۔ سیلی اسفیلٹ سے سانس کے ذریعے آدمیوں کے جسم میں داخل ہو کر ستیاناس کرتا ہے۔ اس کیڑے کو انگریزی میں ٹیوبرکل بے سلائی کہتے ہیں TUBERCLE BACILLI، تنگ جگہ کی بردو باش۔ ہوا اور روشنی کی قلت خداک کی خرابی یا کمی جسامتی کمزوری اور دق بیماری اور صحت کے قانون کی خلاف ورزی۔ اس بیماری کے اسباب ہیں۔

یہ بیماری متفرق قسموں کی۔ مثلاً پھیپھڑوں کی پیسٹ کی۔ بڑھوس کی اور دوسری جگہ کی بھی ہوتی ہے۔ مگر پھیپھڑوں اور انتڑوں کی تپ دق کی مقدار زیادہ ہے۔ علامات۔ بخار اکثر صبح کو نہیں ہوتا۔ بلکہ شام کو زیادہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں اور پیٹھ میں درد۔ بھوک کی کمی۔ رات کو پسینہ آنا۔ اور کھانسی ہونا۔ اور اس کے ساتھ بغم آنا کبھی کبھی خون بھی آتا ہے۔ جسم کا وزن دن بدن گھٹتا جاتا ہے۔ دست آتے ہیں۔ کبھی کبھی تپ بھی آتی ہے۔ روک پھیپھڑوں کی تپ دق ابتدائی ہوتو خبر داسی کریں۔ اور صند درجہ ذیل اصولوں پر چلیں۔

تربیاری دوسر ہو سکتی ہے +

مریض کو رات دن کھلی جگہ رکھا جائے۔ جہاں وہ صاف ہوا میں سانس لے سکے۔ مکان کے سائے دردانہ اور کھڑکیاں ات دن کھلی رہیں۔ اگر ممکن ہو۔ تربیاری رات کے وقت برآمدے میں کیوں۔ پہاڑ کی اور چیر کے درختوں کی ہوا اس مریض کی بڑی دوائی ہے۔ اس کو معالج بیمار کو پہاڑ جانے کو کہتے ہیں۔ عمدہ مقوی خوراک کافی مفید ہے۔ جسے دودھ۔ گھنٹن ملائی۔ انڈا۔ گوشت کا شوربا۔ پھل سبزی۔ روٹی۔ چاول۔ لیکن یاد رہے۔ کہ خوراک اسی قدر دی جائے۔ جو بیمار مضم کر سکے۔ دودھ آبال کر پینا چاہیے۔ اور بخار کی حالت میں مریض کو لیٹے رہنا چاہئے۔ کسی طرح کی آنگ بلیعت میں نہ آئے۔ رات کو جاگنے۔ نشہ اور بہت محنت سے بیماری بڑھتی ہے۔ بیمار جس کمرے میں ہے۔ رات کو اس میں اور کوئی نہ سوئے۔ بلکہ اسکے نزدیک ہی دوسرے کمرے میں سوئے۔ بیمار کا بستر خوراک اور برتن الگ رکھنے چاہئیں۔ ان کو کوئی دوسرا نہ استعمال کرے۔ مریض ادھر ادھر نہ تھو کے۔ کیونکہ اس بیماری کا ذہر لٹوک کے ذریعے دوسروں تک پہنچتا ہے۔ اس لیے مریض کو نائل ڈالکر پیک ان پیریا جائے۔ جس میں وہ تھو کے۔ پھر وہ تھوک لچا کر گڑھے میں ڈال کر جلا دیا جائے۔ بیمار کے ٹھیک سامنے بیٹھنا نہیں چاہئے۔ تاکہ اس کا سامن دوسروں کے اندر نہ چلا جا۔ مے۔ پیٹاب اور پاجانہ بھی تھوک کی طرح دہرایا ہے۔ اس لیے اس کو بھی جلا دینا چاہیے۔ دھول سے

بچنا چاہیے۔ اور مریض کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بیماری کبھی کبھی اچھی ہو کر پھر ظاہر ہو جاتی ہے۔ صحت یابی پر بھی دو سکڑا دینوں کے ساتھ ایک برقی میں کھانا ایک کمرے میں رہنا خطرے سے خالی نہیں۔ پڑانے ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ اگر یہ بیماری کسی آدمی کو ہو تو اسکی نسل ہی میں چلی جاتی ہے۔ لیکن آجکل کے ڈاکٹروں کی رائے مختلف ہے۔ وہ کہتے ہیں صرف نسل میں ہی ہونے سے یہ بیماری نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ کمزور آدمی جو خبر داری سے نہیں رہتے مریض کے ساتھ رہتے اور کھانے کی حفاظت نہیں رکھتے۔ ان میں اس بیماری کا کپڑا جلدی اثر کرتا ہے جس گھر میں کوئی تپ دق کا مریض ہو چکا ہو۔ اس میں بغیر ڈاکٹر کے کسی دوسرے آدمی قیام نہ کریں۔ دیواروں کو کھرج کر سرکاری روشن سے دھو کر سفیدی لائی ضروری ہے۔ اگر فرش پچا ہو تو کارباک روشن سے دھونا چاہئے۔ اگر کپا ہو تو کھود کر نئی مٹی ڈال کر پھر بھائی مگراتی چاہئے +

کشتوم سعید خاتم دنیا نگر

تیرہ معرکتہ الارامیل افسانے

(۱) مظلوم بیوی کا پاک جنبہ (۲) بھنور کی لڑائی
(۳) اگلی جینٹیں (۴) افسانہ تنویر (۵) ماموش

کا دربار (۶) عدل جاگیر (۷) ملکہ شہر زاد (۸) بیل کی شہادت (۹) بے گناہ کا قتل (۱۰)

برقع کی شمع (۱۱) بہادری کا کینہ (۱۲) غلط فہمی (۱۳) خاتمہ بخیر مصوٰر غم

حضرت علامہ امداد اللہ خیری رحمہ اللہ کے یہ بین آموزہ لادیر افسانے جو تا طیر

اور درد انگیزی کی وجہ سے تمام ملک سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ اس میں بیہوشی کتبانی

صوت میں شائع ہونے میں انکے بھروسہ کا نام جو **عصمت** رکھتا ہے اور یہ وہ

انسان ہے جس نے جو بتائیں گے کہ شریف عورت اپنی عزت کے لئے ایسی ایسی زبردست قربانیاں

کر دکھاتی ہے کہ دنیا میں حیرت میں رہ جائے جو **عصمت** روح انماذہ بدلیہ کا قند

لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ قیمت صرف پیر +

مینجیر عصمت دہلی

لڑکی کی نسبت

ایک عرصہ سے شادی، بیاہ، شگنی یا شگیتہ سے خط و کتابت پر متعدد مضامین "نصبت" میں شائع ہو رہے ہیں، موضوع اگرچہ نہایت اہم ہے مگر لڑکی کی نسبت میں اپنے ذاتی خیالات کی توضیح کسی دوسرے موقع کے لیے اٹھا رکھتی ہوں، سرپرست سیر قلم کی جنبش اس قدیم و فرسودہ رسم کی جھلکی پر آمادہ ہے جو خصوصاً برائیں ربراک کے باہر کا۔ مجھے علم نہیں اپنی انتہائی سختی کی وجہ سے جہالت کی آئینہ بردار ہے۔ میرے خیال میں جب تک پہلے بے سنی اور مذہب مردم روزہ رسموں کا سد باب ہوا سو وقت تک ترقی کا ہر زینہ معرض غش ہی میں رہے گا۔ ہر سال ہزاروں بچہ و دیگر رسوم بیکم کے ایک یہ ہے کہ جب والدین کو لڑکی کی نسبت مقتود ہو تو وہ تلاش بڑ میں خود کہیں باہر نہیں جاسکتے جب تک گھر بیٹھے ہی انکے ہاں خود کسی لڑکے کا پیغام نہ آجائے۔ یعنی لڑکی کے لیے تلاش بڑ میں بھٹانے کے لیے غیرت و خود داری کے خلاف ہے۔ حالانکہ غیرت و خود داری کا دراصل اس میں کوئی سوال ہی نہیں مگر یہ ایک رسم ہے جس کی تقلید ضروری ہے ورنہ انگشت نانی ہوگی کہ لڑکی کے بڑ کی تلاش ہو رہی ہے۔ نہ معلوم مسلمانوں میں یہ رسم کہاں سے منتقل ہوئی، ہندوؤں سے یقیناً نہیں آئی کہ انکے ہاں بالکل اس کے برعکس ہے اور نہایت اچھی رسم ہے کہ خود لڑکی والے تلاش بڑ میں نکلتے ہیں اور اپنی لڑکی کی مرضی کے موافق کسی بڑ کا انتخاب کر لیتے ہیں اور اس طرح تاوانہ خیالات کے بعد وہ ایک فیصلہ کن نتیجہ پہنچ جاتے ہیں لڑکے والوں کی طرف سے نسبت کی نا منظور ہریشہ کسی مذہبی میں پیش کی جاتی ہے چنانچہ لڑکی کے والدین کو بڑا معاذم ہونے کی کوئی وجہ نہیں، اور نہ بڑا معلوم ہونا چاہیے بھی، کیا خود لڑکی کے والدین بعض اوقات لڑکے کا پیغام بیدردی سے نہیں ٹھکرا دیتے؟ پھر نہ معلوم لڑکی الہا

ہی کی غیرت و خود داری کیونکر مجروح ہوتی ہے۔ برادر میں یہ رسم عمامہ ہے کہ ہمیشہ لڑکی کے والدین بغیر کسی جدوجہد کے اچھا سا بڑا مل کر لیں چنانچہ وہ اس کے منتظر رہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کوئی زہری نہیں آتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکی کی عمر بہت زیادہ ہو جاتی ہے ظاہر ہے کہ تہذیب و تمدن لڑکی کے حق میں ظلم اور والدین کے حق میں سنگین جرم ہے دوسرے بالضرر من اتفاقی کسی برے کے آجانے سے بد نظری شادی ہو بھی گئی تو وہ بعد مجبوری ہوگی جس میں بڑا چھانڈو گا مگر صورت حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور لڑکی کے تہذیب و تمدن کا خیال کرتے ہوئے اسکو قتل کرنا ہی پڑیگا جسکا نتیجہ لڑکی کے حق میں صریحا ظلم ہے کہ مدت دراز میں بھی اسے برٹیک نہ ملا +

میں تو کہتی ہوں کہ لڑکی کے والدین آخر بڑ کا انتظار ہی کیوں کرتے ہیں چاہیے تو یہ کہ جہاں لڑکی عمر کو پہنچی اور ناخوش بڑ کے لیے سلسلہ جنابی شروع ہو جاتی چاہیے انتظار کے قیہ معنی ہونے کہ لڑکی نہ ہوئی کوئی بڑی شہزادی ہوئی جس کے حسن اخلاق موثر و شیر، علم و عمل سلوک و مہارت کا ایک دنیا میں جہ چاہے کہ انکے ہاں اب شہزادوں کا ایک بھرم ہو گا امدان میں سے جسکو یہ چاہیں گے جن لیں گے، لیکن ہے کہ یہ صحت بھی بعض حالتوں میں جہاں لڑکی بے حد تعلیم یافتہ ہر حقیقت کی دعویٰ دہر کر رہی کجا؟ مشکل ہی سے ایک آدھ شامل دل کے ہاں برعکس ضرور ہے کہ موٹے چند خویشتن و اقارب یا دوستوں کے کوئی بانٹا بھی نہیں کہ انکے کوئی لڑکی بھی ہے یا نہیں یہ بایکہ تعلیم یافتہ ہو، سن شعور کو پہنچ چکی ہو، سلیقہ شعور ہدایہ دہی ہو اور ہر کچھ بھی نہیں۔ لڑکا اپنی نسبت کے لیے آزاد ہے وہ جہاں چاہیگا اپنی شریک زندگی ڈھونڈ سکتا ہے۔ اب لڑکی کے والدین کا انتظار آخر کس کیس پر جبکہ اُسید خود بھی یا اس بن جاتی ہو +

لڑکی کے انتظار بڑکی یہ خود ساختہ غیرت و بر خود غلط خود داری میرے خیال میں اب بالکل نامان رکھ دی جائے تو بہتر ہے کہ اس میں نقصان ہی نقصان

ہے اور نفع خاک نہیں، اگر بے بنیاد اور سراپا ظلم رواج ہندوستان کے
دوسرے صوبوں میں بھی رائج ہے تو میں اُسید کرنی چاہوں کہ شریف و تعلیم یافتہ خواتین
اس کے سد باب میں میری ہم آہنگ ہوگی اور خصوصیت کے ساتھ براس کی خاندانہ
خواتین اس کی بجگنی پر آمادہ عمل +
نواب سیکم مرزا غلام علی بیگ یو پور (ربار)

لڑکیوں کا اجازت شادی

زیادہ آنادی کو اگرچہ میں پسند نہیں کرتی لیکن میری رائے میں بڑے انتخاب
میں لڑکیوں کی پسندیدگی اور رائے کو نظر انداز کر دینا زیادتی کہا جاسکتا ہے
میرے خیال میں اس میں کوئی ہرج نہیں کہ لڑکیوں کو اختیار دے دیا جائے کہ
بر کے انتخاب میں اپنا خیال صاف ظاہر کر دیں۔ والدین کو چاہئے کہ لڑکے کے
متعلق جس قدر حالات بھی معلوم ہوں بلا کم و کاست لڑکی پر ظاہر کر دیے جائیں
تاکہ لڑکی تمام حالات پر غور کر کے اپنے مستقبل کے لئے فیصلہ کر سکے۔ اچھی سمجھدار
تعلیم یافتہ و تربیت یافتہ شریف لڑکی والدین کو انتخاب پر ادب سے سر جھکا دیتی
ہے اور کوئی ایسی بات نہیں کرتی جو خلاف تہذیب و باعث بدنامی ہو +

محبت شمس الہدیٰ صاحب بہا گلپوٹ

اگر

آپ بھی عصمت کی زنی چاہتی ہیں تو اپنے ملحقہ اثر میں عصمت کے خریدار

ہنیجی

پیدا کیجئے +

نعتیہ سلام

(از محترمہ ہر نفی الحسنیہ صاحبہ کھام گاؤں بار)

محبوب حق سے کہدے کوئی سلام میرا حاضر ہوں در پہ مولا لیجے سلام میرا
عزت ملی ہے تم کو قربِ خدا نے نقالی خالق سے میرے کہیں مولا سلام میرا
احمد کے بعد حیدر حسین وفا طمہ سے بادِ صبا تو کہیں سب سے سلام میرا
فرمان ہے خدا کا جن ملک بشر پر احمد کی بات بھو گریا کلام میرا
منکر جو ان سے ہوگا اُمت میں وہ نہرگا ہو گا عتاب اُس پر ہر صبح و شام میرا
اُنے احمدِ کرم! مالک ہو دو جہاں کے بیجوں درد تو ہے فرضِ عام میرا
ہے آرنو یہ میری دیکھوں مزار تیرا کہ کی سر زمین پر آخر ہو کام میرا
میں کلمہ گو ہوں تیری ماضی ہوں ہر توفی کی شیلے بختن میں لکھا ہے نام میرا
بہر حسین مولا کو تر کا جسام دینا کہ لیں حضور دالہ جنت میں نام میرا
لے ساکنانِ جنت احسان ہو گا بچھر حضرت سے جا کے کہدے کوئی پیام میرا
رنجیدہ کیوں ہے نہ تھرا لا خوش ہو حبیب حق ہم

عُروں نے جا سنا یا شہ کو سلام میرا
مہملہ ا۔ ص نسبت نقی الحسنیہ

ویڈیو کی سرگزشت حضوت علامہ راشد الخیری مدظلہ کا یہ مختصر
ای مہینہ میں چھپا ہے۔ فیشن اور جدت کی دلدلہ ایک انگریزی قانون کی دنگی کے شجرِ غیرِ جنت کا
مالات اِخو داسی کی زبانی۔ مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب قلعہ بدین بیاں بوی کے تعلقات
کا ہر ہر فوٹو قہمت صرت ۴۲

منیجر عصمت دہلی

سفر نامہ

(سلسلہ کیلئے تمبر شلہ کار سالہ ملاحظہ فرمائیے)

ہم کو اس گندگی سے سخت تکلیف تھی۔ خیر لٹم ہٹم رات گزاری۔ میرے سب عزیز آرام سے سو گئے میں بڑی مشکل سے سب سے آخری منزل پر چڑھی۔ جدہ کی بندرگاہ کا عجیب نظارہ تھا کئی جہاز برابر برابر کھڑے تھے انکی روشنی سے سمندر جگمگا رہا تھا۔ ہمارے مکان سے بہت قریب مسجد تھی آدھی رات کے بعد ترمیم شروع ہوئی۔ ہمارے ہندوستان کا قادم ہے مؤذن ایک جگہ رو بہ قبلہ کھڑے ہو کر اذان دیتا ہے عرب میں یہ دستور نہیں بلکہ بجائے اسکے مینار کے چاروں طرف پھرتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں دو قدم آگے بڑھے پھر ٹہر گئے پھر دو قدم آگے بڑھے کہہ دیا ترمیم کے الفاظ میں انشاء اللہ آگے لکھوں گی اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔ بہت خوش آوازی سے وہ صاحب پڑہ رہے تھے اب تک ہمارے سوچنے کی بھی موقعہ نہیں ملا کہ ہم کہاں آ گئے۔ خیال آتے ہی دل بارغ ہو گیا۔ سبحان اللہ ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا قدم آج اُس ملک پر ہے جس کا نام عرب شریف ہے اور جس کی تعریف میں خدا نے فرمایا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ قرآن کریم عرب شریف کی زبان میں آتا ہے وہی وہ ملک ہے جس میں خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اسی میں کہ شریف اور مدینہ شریف ہے اسی ملک سے اسلام نکلا۔ سوائے اس ملک کے کسی میں یہ تخصیص نہیں کہ سوائے اسلام کے کوئی دوسرا مذہب ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو اس مبارک ملک میں پہنچایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَوَّنَ عَلَیْنَا وَثَوَّقَنَا بِعِلْمِہٖ السَّعَادَۃَ ۔ جمع ہونے پر جلدی جلدی کھانے سے فارغ ہوئے۔ ہمارے وکیل نے ہم کو اونٹ

کراہ پر کر کے دیئے اور شغف شربان خرید کر دیں ہننے چار شغف اور دوشربان پر کیا ایک اونٹ سا مان کا کیا۔ پانچ بیجے کے قریب ہکو آمان بڑی کسار ہو جاؤ۔ تمام دن یہاں اصرار کرتی رہی کہ حضرت حق کی قبر شریف دکھا دو۔ بد قسمتی سے جتنے میرے ہم سفر تھے سب مردہ دل اور بد شوق۔ سوائے میرے کہ دل چاہتا تھا کوئی چیز نہ چھوڑوں۔ خالدہ کے والد نے کہا انٹار انٹر واپسی پر دکھائیں گے غرض ہمارے وکیل صاحب نے جو اس قدر نام عزیز تھے بڑی بد مزاجی سے پکارنا شروع کیا۔ غصہ کے ماسے اٹکایہ حال تھا بس نہیں چلتا تھا کہ حاجیوں کو کچا کھا جائیں۔ میری جہانی کا نام انکو معلوم ہو گیا اس واسطے کہ شریف کا حکم تھا سب حاجیوں کے نام لکھ دیے جائیں غرض خالدہ صاحب کو انکا نام ازبر یاد ہو گیا اونٹوں پر سوار ہوتے وقت انہوں نے اس بڑی طرح پکارنا شروع کیا اری اری حسینہ کہاں مر گئی۔ کبھی کہیں نام ارحسینہ جلدی آچک غرض ہم جب اونٹوں کے قریب پہنچے تو خدا یاد آگیا۔ ارسان ماختہ ہو گئے۔ یہ سمندر سے ہی زیادہ وحشت کی سواری ہے۔ لیکن بیکار کتے تھے بیٹھنا ہی پڑا۔ خٹکی کی بسم اللہ مگر بہا پڑہ کر سوار ہو گئے اسی وقت ایک پتھر کی سیڑھی خریدی۔ سیڑھی اونٹ کی گردن پر لگتی ہے عجب بچا راحت جان ہوتا ہے۔ میرے اونٹ کو چار آدمیوں نے پکڑا۔ یہ میرا صرف خوف تھا وہ بچا پڑا محنتی جفاکش غریب جاؤر ہے۔ ہماری رات کیونکر گزری اسکا علم خدا ہی کر ہے ہوا میں معلق اٹھے بارہ بجے تھے میرا اور خالدہ کا خوف کے ماسے عجب حال تھا خالدہ کے والد کو جوں جوں تکلیف پہنچتی تھی غصہ آتا تھا۔ میری والدہ ضعیفہ بڑی بڑو بار اور غریب تھیں۔ وہ اپنے داماد کے ساتھ شغف میں بیٹھی تھیں جو اُنکے سگے بہانچے بھی تھے۔ میں اور خالدہ ایک شغف میں زابلہ بیگم خیر یہ اور انکا لڑکا ایک شغف میں۔ ایک میں میری جہانی اور سبیل کو جملے لگتی تھیں وہ تین۔ شہری میں ملازم اور ایک عورت۔ شغف کی عجب بندش ہوتی ہے اور عجب طرز کا بنا ہوا ہوتا ہے جو دیکھ لے دہی سمجھ سکتا ہے۔ جس نے نہیں دیکھا کی کچھ

باہر ہے۔ رات بھر ہم چلتے رہے اونٹ کی چال کے ساتھ اعضاء کا ایک ایک جڑ ہٹا
تھا۔ میری بچی کا روتے روتے عجب حال تھا بچا ہمارا بد وسیع بھلاتے سمجھاتے حیران
ہو گیا ایک دم کہے جاتا تھا اُسی خوف لا۔ اُسی خوف لا۔ تمام راستے آدھنٹلی آرہی تھی مویا
یعنی پانی ٹہنڈا۔ خرید و تو گرم اور بودار +

صبح کے قریب ہم حدیبہ پہنچے جسکو اب بحیرہ کہتے ہیں۔ میری بہت سی بہنیں یہ نہ جانتی
ہوئی کہ یہ کیا جگہ ہے بظاہر قویہ ایک منزل کا نام ہے جو مکہ منظمہ اور جدہ کے درمیان واقع
ہے لیکن میری عزیز بہنوں یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کہ آپ حج کے ارادہ سے تشریف لائے تھے تو ٹھہرے تھے اور کفار قریش نے کہ
سے اگر آپ کے قافلہ کو یہیں روک دیا تھا اور آگے نہ بڑھنے دیا تھا۔ جہاں ایک لیکر کے
درخت کے تلے آنحضرت نے بیعت النقی یعنی مسلمانوں سے اقرار کیا تھا کہ چاد میں
شریک ہونگے اور جس کی بابت قرآن شریف میں ایک سورت چہیسویں پارے میں تمام
وکال اس واقعہ سے بھری پڑی ہے جسکا نام سورہ الفتح ہے لیکر کے کچھ درخت اب بھی
باقی ہیں مگر وہ خاص درخت حضرت عمر رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ خلافت میں
کٹوا دیا گیا۔ کیونکہ اس کی تعظیم بڑھتے بڑھتے لوگ سپر چلنے لگے تھے اور منتوں کے
ڈوڑے باندھنے لگے تھے ہم نے جلدی سے کمانا پکایا۔ دھوپ تیز ہو چلی تھی اور ٹو چلنی
شروع ہو گئی تھی۔ کبر غضب کی لہٹ تھی آدھی چلے جا رہے تھے۔ یہاں ایک چھوٹی صراہی
پانی کی چار ملل کی بل رہی تھی تھوڑی دیر میں دو ڈاکڑ آئے سب کی بغض دیکھی خالدہ کے
والدہ نے بھی دکھائی اور کچھ دوا بھی لیکر کھالی۔ گرمی بچہ پڑ رہی تھی مردوں کی بڑی
وقت تھی حالت احرام میں صرف دو چادریں تقریباً باطل ننگے صرف ستر یعنی سمجھ
یعنی چاہئے۔ اسی حالت میں بڑی دُور چلے گئے ماں سے واپس آئے تو نو لگ چکی
تھی عجب کیفیت تھی +

بعد عصر ہم پھر اونٹوں پر سوار ہوئے اور اپنی جان خدا کے حوالے کر کے ہوا میں اڑنے لگے صبح آٹھ بجے کے قریب مکہ معظمہ پہنچے۔ سبحان اللہ ہم کہاں آ گئے۔ کعبۃ اللہ کی طرح طح کی صورتیں آنکھوں میں پھر رہی تھیں اور آنکھیں ہمت تن شدن بنی ہوئی تھیں تمام قافلے کی نگاہ اُدھری کی طرف جی ہوئی تھی۔ اسوقت ہم وادی مکہ میں تھے۔ وادی اُس مقام کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں کے بیچ میں میدان ہوتا ہے۔ خالد کے والد بڑی شکل سے نمازم کی تہ سے اُترے اور تھوڑی دور چل کر پھر بیٹھ گئے طبیعت بہت غراب تھی چل سکے۔ میں گھر سے گھومتے تھک گئی اور یہ خیال کرتے کرتے تھک گئی کہ ایسا بنا ہوا ہوگا اور ایسا بنا ہوا ہوگا چلتے چلتے آئندہ اگنی کسی طرح راستہ ختم نہ ہوتا تھا شہر مکہ میں گھسنے کے بعد یہ ہی خیال رہا آخر بہت سی پتلی پتلی اور چوڑی چوڑی گلیوں کے بعد ایک جگہ قافلہ بٹرا۔ سامنے سے سفید براق کپڑوں والے عربوں نے آکر پوچھا معلم کون؟ ہم نے حسبِ بن اپنے اپنے معلوموں کا نام بتا دیا تھوڑی دیر کے بعد قافلہ منتشر ہو گیا۔ جسوقت ہمارا قافلہ بٹرا تھا تو سامنے ایک بڑے پہاڑ پر چند سپاہی بڑی خوش آوازی سے انگریزی میں بجا رہے تھے معلوم نہیں وہ ہمارے آنے کی وجہ سے بجاتے تھے یا کچھ اور بات تھی انکی وردی دیکھ کر مہنی آتی تھی جس طرح ہمارے ملک ہندوستان میں بندر بنانے والے گھنٹوں تک کا بندر یا کوہنگا پہناتے ہیں اسی طرح گھنٹوں تک وہ ڈھیلے ڈھیلے کرتے پہن کر کر سے باندھ لیتے ہیں۔ غرض ہم اپنے رب کی مہربانی سے کل مقصود کے قریب پہنچے۔ کہتے ہیں سب سے پہلے جو نظر پڑے تو جو دُعا مانگو قبول ہوتی ہے۔ اسوقت میں نے بہت ساری دُعا مانگیں۔ جن بہنوں سے میری خط و کتابت ہے اور جن بہنوں نے مسجد سریر میں چندہ دیکر مجھ کو منون کیا ان سب کے واسطے دُعا مانگیں اللہ قبول کرے ۔

پھر ہم منظم صاحب کے گھر پہنچے وہ ہم کو اسی وقت طواف کعبہ کے واسطے لے گئے

تاکہ باحرامات اور فراغت ہوں۔ معلم صاحب پرچہ تھے۔ عذر تو نہیں۔ حرم شریف میں آکر بیٹھنے سات چکر کعبہ شریف کے گرد لگائے۔ ہمارے معلم صاحب اپنی زبان سے ایک ایک حرف بچتے جاتے تھے اور ہم تمام اسکو حرف بہ حرف ادا کرتے جاتے تھے میری ٹانگوں سے چلانہ جاتا تھا گر چلی تھی۔ طواف کعبہ سے فراغت پا کر اب معلم فرم گئے۔ جو حرم شریف کے باطل قریب ہے۔ سعی کرنے کے واسطے یہاں بھی سات پھیرے کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

حامد کا بیگم خیری

مصوغہ علامہ اشدر الخیری مظلہ کی تازہ تصانیف ستوتی

ایک نہایت دلچسپ قصہ جس کا پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے بیبیوں کی زندگی کا۔ باب بہر نے عورتوں کے لیے سیات، ابدی اور تاج کامرانی مائل اور مردوں کے لیے شمیم عروس سے معطر اور رنگین عجب سے منور ہونے کا ازستونقی میں اس عمدہ فی سے لے گا کہ بڑے دالے جو حیرت ہو جائیں گے منور کا کیر گڑا اتنا دورداد ہے کہ بہت کم اردو کتابوں میں دیکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸/۰

شہنشاہ اردن الرشید کے تخت جاگر۔ شہزادہ امین الرشید کا

مین کا دیم و این دردناک قتل اسلامی تاریخ کا یوں ہی ایک غم انگیز واقعہ ہے اس پر مصوغہ کے قلم نے قیامت توڑ دی ہے۔ قیمت ۶/۰

بچہ کا کرتہ ایک عاشق زار بے سیبوں دل کی لگی کے کارن جوان بچہ کے لیے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھاتی ہے بہوؤں اور بیٹوں نے والی لڑکیوں کے لیے اس مختصر درد انگیز فسانہ درد و اثر سوز و گداز سے بھرپور باب نہایت مفید اور ضروری ہے قیمت صرف ۴/۰

مین بچہ عصمت دہلی

سیتا

رب العزت نے انسانی ہستی پر اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ دنیا پر بھی متفرق گروہوں کو مختلف خدمات کے لئے مامور کیا ہے۔ فرض منصبی جو ایک اعلیٰ درجہ کے فرائض میں سے ہے۔ اُس کی ادائیگی ہر شخص کے ساتھ جدا ہے۔ ایک بادشاہ کا فرض ہے کہ رعایا کی خوشنودی میں اپنی دولت و زندگی کو گزار دے۔ ایک غلام کا فرض ہے کہ اپنے آقا کی خدمت و دیانت داری سے کرے۔ اسی طرح ایک عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی ہستی کو مٹا دے۔ اگر تعصب کے پردہ کو نگاہوں سے ہٹا دیا جائے تو مسلمان خواتین کے لب سے بھی سیتا کی طالع عری کے مطالعہ کے بعد تحسین و آفرین اگلے حقیقت یہ ہے کہ اس نیک عورت نے امانت عطا ہر مہر میں بس قدر باریاں کیں آج وہ دنیا کی نگاہوں میں کندن بن کر چمک رہی ہیں۔ فرض کی انجام دہی اُس نے جس حُسن و خوبی کے ساتھ کی۔ اس کی یادگار اُس وقت سے اُمت تک ہر ہندو عورت کے دل میں پہلو پوری کی طرح اس کی پرستش کی جا رہی ہے۔ ہندو عورت میں اسکا نام صرف قابلِ عزت ہی نہیں ہے بلکہ مذہب بنکر جاگزین ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ سیتا کی زندگی ایک ایسی مثال پر وہ دنیا پر قائم کر گئی ہے کہ ہر عورت کو اسکا نمونہ بننا چاہیے۔ خدا کا مکرم رسول کا فرمان کھٹے لفظوں میں پکار پکار کر کہہ اور بتا رہا ہے کہ عورتوں کی زندگی شوہر کے اطاعت سے وابستہ اور پیوستہ ہو۔ دنیا کی ہر مصیبت اور زمانہ کی ہر کلفت خاندان کی خوشنودی کے لیے جو داشت کرنا نیک بیبیوں کی نشانی ہے۔ تکمیل فرائض انسانی جو ایک اہم مسئلہ ہے اسے آج سے پندرہ سو سال قبل پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیتا جیسی زبردست ہستی نے حل کر دیا۔ سیتا

راجہ جنگ کی لڑکی ابودھیما کے راجہ کے بیٹے رام کے جماتی آزمائش میں منتح پاکر جیت میں آئی۔ رام کے باپ دسرتھ نے اپنی دوسری بیوی کیلکئی کے کسی قول کی پابندی سے مجبور ہو کر اپنے بیٹے رام کو چودہ برس کی صحرا فردو جلا وطنی کا حکم دیا۔ شاہی محل کی پروردہ اور حسن و نزاکت کی مجسمہ تصویر سینا نے اپنا آرام عیش و لطافت و خرمیش و اقارب اپنے اور پر اسے سب کو چھوڑ کر متبرہ کئے ساتھ جنگل کی راہ لی۔ جاتی تھی کہ صحرائی درندوں کا ساتھ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ فاقہ کشی کی ناقابل برداشت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور جنگل کی سخت ترین تکلیف کا مقابلہ۔ لیکن اس نے رام کی صحبت پر۔ رام کی صورت پر۔ نار منیلا ان کو نگاہ کے پھولوں پر۔ درندوں کی خوفناک آوازوں کو محل کے بانگ سرود پر اور خانہ شاہی کے پر تکلف عیش و آرام کو جنگل کی تکلیف و مصیبت پر ترجیح دی۔ اسکا ایمان تھا کہ شہر کی صورت میری آنکھوں میں تمام مصیبتوں کے پاداش کے نیٹے کافی ہے۔ بہر کیف چودہ برس کا زمانہ کوئی معمولی عرصہ نہ تھا کہ فوراً گزر جاتا۔ تکلیف کا سامنا ہوا۔ مشکوں کا مقابلہ ہوا۔ دشمنوں سے جنگ پھر مٹی اور کستی کی فتح ہوئی۔

سیلون کا راجہ راون سینا کی خوبصورتی پر مغنور ہو کر تنہائی میں موقع پاکر فریب سے لے بھاگا۔ یہ سچ ہے کہ ایک بدکار کے ہمتوں اس نیک عورت کی زندگی کچھ بیت تک بسر ہوئی لیکن پھر بھی یقین اور کابل یقین ہے کہ وہ مجبور مہجی اس مفید حالت میں بھی شہر کی تسبیح لب پر اور اس کی نمازوں میں ادا کرتی رہی۔ یہاں تک کہ رام اور راون کا مقابلہ ہوا جو کستی اور حق کی کستی تھی۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہے۔ راون کو شکست فاش ملی اور وہ جلا کر خاک کر دیا گیا۔

سینا اپنے شوہر کے پاس آئی۔ محبت کی جہلک اس کی صورت سے۔ وفاداری کی روشنی اس کے چہرہ سے اور پارسائی کی منیا اس کی آنکھوں سے روشن تھی۔

میرا دجلہ وطنی بھی اسی جنگ و جدل میں تمام ہو گئی۔ اُنید تھی کہ اب سیتا کی مصیبت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور عیش و عشرت دوبارہ اسے میسر ہو گا۔ قیاس کہتا تھا کہ جنگ کی مصیبت کا ٹکڑا پھر ملک کی رانی بیکر حکومت کرے گی اور اسٹان کی گھڑی اور آنایش کا وقت پورا ہو چکا۔ اور اب وہ اجودھیا کی رانی ہے۔ مگر نہیں منت کی گردن نے اُنہاں کو سمجھانا نہ چھوڑا۔ ادا لگی فرض کی جانچ اتنی مقیبت کے بعد بھی باقی رہی تھل اور صبر کی آزمائش میں پورا اترنے کے لیے ابھی اسے اور بھی زیادہ سخت ترین منزل میں قدم رکھنا ہے۔ الغرض یہاں باقی قافلہ چھ دو سال کی میرا و تمام کر کے اجودھیا پہنچا۔ اجودھیا کا ہر فرد بشر رام کی محبت کا دم بھرتا تھا۔ خبر آمد نے ایک پھل مچادی۔ ارکان سلطنت اور رعایا نے ملک نے ایک ایسی شورش پیدا کی کہ بادشاہ نے اپنے فرض کو مقدم سمجھ کر۔ غریب اور مجبور سیتا کو دوبارہ بیس سال کی خاموش جلا وطنی کا حکم دیا۔ کتا میں آنکھوں کے سامنے موجود ہیں اور تواریخ کے اوراق نگاہوں کے روبرو کھلے ہوئے ہیں اس کیس کا صبر اور فرض کی آزمائش اپنی حد سے بھی تجاوز ہو رہی ہے۔ لیکن یہ ایک اطاعت کی دیوی۔ نہ مافیہ داری کا مجسمہ تھی۔ خدمت میں کوئی گسر نہ رکھی۔ خود غرضی کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دیا اور ہنایت استقلال اور تھل کے ساتھ تمیل حکم شوہر بچا لانے کے لیے تھنا جنگل کی راہ لی۔ اس سے زیادہ صبر اس سے بڑھ کر سخت امتحان اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ عورت جس کا دم رام کے دم سے لٹق تھا۔ جس کا نام اس کے چھوڑ دین تھا اور جس کی صورت اس کی پرستش گاہ تھی۔ جس کو شوہر کی بدائی ایسی شان تھی کہ جنگل میں بھی ساتھ ہی رہنا پسند کیا۔ اس وقت تو تبعت پر صرف حق زوجیت ادا کرنے کے خیال سے جنگل کی خاک چھاننے لگی۔ دوران صحرانوری میں ایک تارک الدنیا بزرگ ایلی کی داسی بکر زندگی کے ٹھن منزلوں کو باد شوہر میں گزارنا شروع کیا۔ وقت کا کافی حصہ اور سال میرا کے اختتام کے قبل سلطنت میں ایک عام دعوت کی منادی ہوئی کہ روز مقررہ پر دنیا اپنے

گرومالیکی کے ساتھ مبارشاہی میں نقاب دار بیت سے حاضر ہوئی۔ محبت کی چنگاری
 رام اور سینا دونوں کے دلوں میں شعلہ زن ہوتی۔ تنائے دید نے سیتا کی دینی ہمتی آترو
 محبت کو اس قدر بھڑکا دیا کہ وہ بے نقاب ہو گئی۔ اور سیتا کی مہرینی صورت رام کی نگاہوں
 کی پرستش کے لئے نگوں ہر گئیں۔

سیتا کی آمد ارکان حاضرین کے لئے ایک سخت توہین و برا خیال کی گئی۔ رسوائی اور
 حلاوت کے طعن ہر طرف سے آنے لگے۔ بے عصمتی کی تہمت اور بے عزتی کے بیجا الزام
 سے اُس کے کانوں کو بھرا گیا۔ لیکن یہ دونوں محبت کے مجھے ٹھسکت ہو کر رشتے اور رشتہ
 آخر ایک پار سا کی اس قدر بے حرمتی ایک عصمت دار کی اتنی بے قدری۔ اور ایک نیک خاتون
 کی ایسی سخت بے عزتی کے عمل کی آواز خاموش نہ رہ سکی۔ دیدائے رحمت جوش
 آیا۔ آسمان تھرا اٹھا اور مادہ گیتی نے اپنے آغوش میں لینے کے لئے اپنا ہاتھ پھیلا یا
 اپنی آنکھوں پر ہٹا کر دنیا سے معدوم کر دیا۔

صادقہ خاتون رمونگی

دل درداشنا

اگر تہائے پہلو میں ہے تو ان مسلمان عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرو جنہوں نے عین
 دن مسلمانوں کو عبرت کا درس دیا ہے فلسفہ سرت کا راز اگر معلوم کرنا ہے اور
 کی کہن منزلوں کو پہنچانی گزانا چاہو تو گلدستہ عید کو منگالو۔ جو ام جعفری عید۔ بکرین ماما۔
 کی خوشی۔ عید کا دن۔ چار عالم۔ عید کی مبارکباد۔ عید کا چاند۔ عید کی دعا وغیرہ
 حضرت علاء الدین راشدا لخیوی مدظلہ کے چودہ سبق آموز مضامین اور ان
 دلائل مجربہ ہے گلدستہ عید کی قیمت بھی زیادہ نہیں صرف ۱۲ روپے۔

مینچر عصمت دہلی

ہماری ملکہ

مصطفیٰ بہنوں کی معلومات کے لیے ملکہ معظمہ کے چند دلچسپ حالات مختلف انگریزی اخبارات سے منتخب کر کے درج ذیل کرتی ہوں!

آپ شاہ انگلستان کے قریبی عزیزوں یعنی ”بلک“ کے ذاب کی اکلوتی لڑکی ہیں۔ آپ کے تین بھائی اور تھے۔ خرق کی کمی کی وجہ سے گر آپ کی تعلیم بحیثیت ایک شہزادی ہونے والی کے نہایت محدود تھی۔ تاہم انہوں نے ذاتی کوشش سے نہایت اعلیٰ قابلیت پیدا کر لی تھی۔ جب آپ شہزادی ہو گئیں تو علم کی نہایت قدر دیاں گئیں۔ اور اچھے اچھے مصنفین کی تصانیف کا مطالعہ کرنے لگیں۔ چنانچہ چند سال میں وہ اعلیٰ درجہ کی عالمہ بن گئیں۔ انہیں کی بہت بڑی قدر دان ہیں۔ چنانچہ ان کا قتل ہے۔

”کتابیں میری نہایت عزیز دوست ہیں۔ وہ گرجے سے بات کرنے کی خواہش نہیں کرتیں۔ مگر ہمیشہ میرے دل پہلاؤ کا شغل ہیں۔“

ان کی میز و بستر پر ہمیشہ انجیل، گیتا، اور مشہور مصنفین شلاش کسپیر، ملٹن، لیم، بیکلے، ٹینیسن اور برڈنگ وغیرہ کی کتابیں رکھی رہتی ہیں۔ آپ کے والدین ڈیوک اور ڈچس آف ٹیک نہایت تنگ دست تھے اس لیے آپ کو کنوارپن میں گھر کے بہت سے کام خود سنبھالنا ہونے پڑے۔ خود ہی جہاز و دیش اور برتن صاف کرتی تھیں۔ آپ کو حصول علم کے لیے بالکل کم وقت ملتا تھا پھر بھی آپ آئندہ زندگی کے خیال سے تحصیل علم میں نہایت کوشاں ہوتی تھیں۔ جب آپ کی شادی ہوئی تو آپ چوبیس سال کی تھیں۔ اور ملکہ معظمہ چھ سال کے۔ آپ کی شگنی پہلے پہل ملکہ معظمہ کے بڑے بھائی سے ہوئی تھی۔ جب یکایک دہری بننا سے انکی وفات ہو گئی تو آپ کی شادی پارلیمنٹ والوں نے ملکہ معظمہ جاسچ چیم سے ہوا اور وقت

شہزادہ دینتے اکرادی۔ جب آپ بیاہ کر پہلے پہل شاہی مقرر بن گئے۔ میں آئیں تو یہاں
لا تعداد نوکروں کو دیکھ کر آپکا دل نہایت کڑوا۔ کیونکہ آپ بچپن ہی سے نہایت کفایت شعار
تھیں۔ جب مناسب موقع آیا اور عنان خانہ داری آپ کے ہاتھوں میں آئی تو سب سے
پہلے آپ نے کئی سو نوکروں کو رخصت کر دیا۔ اور کئی سو کو نیشن دیدی۔ اور باقی نوکروں
کو فضول خرچی سے سختی کے ساتھ منع کر دیا نوکروں کے متعلق وہ فرماتی ہیں: ”میں سمجھتی ہوں
کہ نوکر کہنے والے اشخاص اہم فرائض کے ذمہ دار ہیں۔ ہیں چاہے کہ نوکروں سے ہمدردی
ہمدردی کریں۔ تاکہ وہ خوش رہیں“ آپ ہر ماہ خود اپنی آنکھوں سے خانہ داری کی چیزوں کا
معائنہ کرتی رہتی ہیں۔ ان شالوں سے ہماری ہندوستانی خواتین کو سبق حاصل کرنا چاہئے
کہ ہماری ملکہ صرف ملکہ ہی نہیں۔ ایک خانہ دار منظم و قادر بنی ہیں اور ساتھ ہی بچوں کی
جاننا رشتہ دار ہر بان بھی۔

ملکہ کے محل چہ اولادیں ہوئیں۔ جن میں پانچ زندہ ہیں۔ اور چھوٹے شہزادے کا عمر
ہوا انتقال ہو گیا۔ جب بادشاہ اور شہزادوں میں باہم کچھ شکر رنجی ہو جاتی ہے۔ تو یہ منع
منع کر کے باپ بچوں کو بلا دیتی ہیں۔ شہزادے اکثر اپنی ضروریات پر بہت خرچ کر دیتے
ہیں تو بادشاہ بچوں کی فضول خرچی سے سخت ناراض و خفا ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات
تو ملکہ بادشاہ کو مطلع کیے بغیر ہی انکے اخراجات اپنی فراخ دلی و خوش خلقی سے پورے
کر دیتی ہیں۔ جب تک بچے بالغ نہیں ہوئے تھے بادشاہ انہیں ناچ وغیرہ میں جانے
سے سختی کے ساتھ منع کرتے تھے۔ ملکہ بچپن ہی میں مناسب موقعوں پر اجازت دیدیا
کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک موقع پر ملکہ معظمہ کی ایک عزیز سہیلی نے بچوں کی ”ٹی پارٹی“
دی۔ جس میں بچوں کو ناچنا بھی ضروری تھا۔ اس کے لیے سہیلی نے ملکہ کی اجازت طلب
کی تو ملکہ نے یوں جواب دیا۔

”میری پیاری سہیلی! میں بچوں کو رقص کرائے اور دل بہلانے سے نہایت خوش

ہونگی۔ مگر بادشاہ کے خیالات مجھ سے بالکل مختلف ہیں۔ میں بچوں کو شخ نہیں کرتی انہیں اجازت ہے۔ مگر انکو کہہ دیں کہ گھر آکر بادشاہ کو نہ بتائیں۔ کیونکہ وہ خطا ہو گئے۔ مجھے ہمارے نفرت ہے۔“

اپنے بچوں کی چند ایک بچپن کی یادگاریں۔ مثلاً شہزادی میری، کے بچپن کے بال۔ شہزادہ ولز کا پہلا دانت۔ دوسرے شہزادے کی چھوٹی سی جوتی۔ سب سے چھوٹے مرحوم شہزادے کا چھوٹا سا فراک اور کھلونے وغیرہ۔ اپنی خاص الماری میں محفوظ رکھی ہیں۔ اور کسی ذکر وغیرہ کو چھوٹنے کی بالکل اجازت نہیں کبھی کبھی گذشتہ واقعات کی تازگی کے لیے دیکھا کرتی ہیں +

ملکہ کا قدمبا اور جیم مضبوط ہے۔ صورت سے شانانہ رعب نمایاں ہے۔ نہایت بن پر وازدماغ رکھتی ہیں۔ انکا چہرہ بے عیب سنج و سپید گلاب کی جی کی مانند ہے آواز نیچی اور نرم ہے۔ بات بہت سوج کر اور کم کرتی ہے۔ الغرض آپکی گفتگو مالکانہ سنجیدگی کا نمونہ ہوتی ہے۔ ملکہ کی طبیعت بچپن ہی سے نہایت شرکین واقع ہوئی ہے۔ کنوارپن میں وہ اسقدر شریلی تھیں کہ غیروں سے ملنا اور بات چیت کرنا انہیں سخت دشوار معلوم ہوتا تھا +

ملکہ نے شادی کے بعد اپنی اس عادت پر غالب آنے کی بہت کوشش کی۔ مگر اب تک پورا قابو نہ پا سکیں۔ پانچ سال پہلے آپ بادشاہ کے ساتھ ”پارلیمنٹ ہاؤس“ کی زیم انتستاجیہ کو گئی تھیں، تو ملکہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے منتخب کی گئیں۔ جب آپ درباری گاڑی میں سوار ہوئیں تو نہایت ستین و سنجیدہ تھیں لیکن جب باہر آئیں تو اس لیے داخل ہوئے گاؤں آتا تو آپ کے دستا نے ہسینہ میں شرا ہوئے تھے۔ اس کے بعد اس نے راج حاذق ہیں وہ پھر کے مجھ میں چاہتے تھے تو ان میں ریشم کرتی تھیں کہ وہ وقت انکی تھیں۔ عادت ان پر غالب آئی۔ یہ ہے وہ انگلش ہسٹری

گمانے بہت اچھی طرح گاسکتی ہیں۔ طاہر لسانی کی غزلیں انہیں بہت پسند ہیں۔
 کیونکہ یہ شخص کسی زمانے میں انکا موسیقی کا استاد تھا۔ انہوں نے اپنی اکلوتی
 شہزادی کو بھی نہایت اچھا گانا سکھایا ہے۔ ہماری ملکہ شہزادی دوسری یورپین
 خواتین کی مانند سر کے بال نہیں کترتیں۔ کیونکہ بادشاہ کو عورتوں کا بال کترنا بالکل
 پسند نہیں۔ ملکہ نہایت زندہ دل و ظریف الطبع ہیں۔ آپ ہمارے مہمانوں کی طرح
 بہت پابند مذہب ہیں۔ اپنے بچوں کو بچپن میں مذہبی طریق پر عبادت
 سکھاتی تھیں۔

ملکہ کہتی ہیں کہ ماں بننے کا درجہ ایک عورت کے لیے سب سے بڑا درجہ ہے
 دو انگلستان کی بڑی بڑی امیر کنزاری خواتین کو نیموں کی پردہ پوشی کی طرف
 مائل کرتی رہتی ہیں۔ ملکہ ایک خوش سلیقہ مہذبہ خاتون کی بیٹی تھیں۔ چنانچہ اسی
 وجہ سے وہ اسی منظم ملکہ بنی ہیں۔

اب ملکہ تقریباً ساٹھ سال کی ہونے لگی ہیں۔ اور افضل خدا دو لڑکوں کی
 نانی۔ اور ایک لڑکی کی دادی بھی ہیں۔ آپ ہمیشہ بیٹی اور بیٹوں کو بچوں کی پردہ پوشی
 اور تربیت کے بارے میں ہدایات کرتی رہتی ہیں۔ انہیں اپنے فراسوں سے
 صدمہ و افسوس ہے۔ اس لیے انہیں ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے تربیت
 دیتی رہتی ہیں۔ لڑکی اور بیٹوں کو انکے پردہ پوشی کے بارے میں ہدایات۔ بچوں کے
 لطافت و ظرافت اور چھوٹے چھوٹے باتوں سے نہایت غفلت ہوتی ہیں۔ خصوصاً
 فراسوں کا نہایت خیال رکھتی ہیں۔

فاطمہ بیگم نے خیر سیر حاصل یقی بن بگورسٹی

آپ کے خط کی تعمیل صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ اپنا فریادی قلم ضرور
 لکھیں۔

وہ پورا پورا ڈنڈی ہوتا ہوا تھا +

اس دوران میں اُس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ آج وہ یہ دریافت کر کے ہی رینگا کہ آخر وہ کون لوگ ہیں۔ جنہیں علامہ شہر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے +

جب وہ اچھی طرح مطمئن ہو چکا کہ اب وہ ہر طرح آزمائش سے قوی ہے تو جلدی سے ذکر میں شرکت کرنے کی غرض سے گھر سے چل کھڑا ہوا +

(۳)

دعوت جب جلسہ گاہ میں پہونچا۔ اس وقت جلسہ کا شباب بہادر گز کا ایک اشعار اسٹیج کے ارد گرد سبز گھاس کے غمیلین فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند حضرات بیچ کے قریب کرسیوں پر ٹھکن تھے اور بعض "ناجے گائے" سانس کے اونچے اونچے وزخوں سے کرسیوں کا کام لے رہے تھے بعض دفعہ وہ اپنی جہلی طبیعت سے بے پروا ہو کر ہو۔ حق کا نعرہ بھی لگا دیتے تھے +

لہذا وحید کی نگاہ سب سے پہلے انہیں لوگوں پر پڑی۔ جو اپنے خوفناک نعرہ ہائے مشر سے اپنی خوشنودی کا اظہار کر رہے تھے۔ اس نے سوچا کہ کیا یہ علامہ شہر میں سے ہیں۔۔۔۔۔ اگر میں تو کیوں۔ اور انہیں تو کیوں۔۔۔۔۔ یہ بات وحید کی سمجھ میں نہ آئی۔ پھر اُس نے ان لوگوں کی طرف دیکھنا شروع کیا جو فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں سے کسی ایک کے سر پر بھی علامہ شہر کا طغرائے استیا از نظر نہ آیا۔ اب وہ ٹہلتے ٹہلتے اسٹیج کے قریب پہنچ گیا ایک تباہی نے جو غالباً منتظم معلوم ہوتے تھے ایک کرسی پیش کرتے ہوئے کہا: "آئیے۔ مولانا تشریف رکھئے۔"

لیکن وحید نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ کی اور ان حضرات کو گھور گھور کر دیکھنا شروع کیا جو کرسیوں پر نہایت شان سے جلوہ افروز تھے۔ بعض حضرات کو اس کا یہ طرز عمل بہت ہی بڑا معلوم ہوا آخر ایک مولوی صاحب نے اپنی لابی ڈاڑھی کو اپنی موٹی موٹی انگلیوں سے گردش دیتے ہوئے کہا: "ہی تو دیا۔ کیوں صاحب آپ میرے چہرہ کی طرف اس قدر

غمناک نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

و جید جو اپنے شغل میں مست تھا۔ اس اچانک حملہ سے گھبرا اٹھا۔ پھر اس نے مذر خواہی کے لہجے میں کہا: ”اورہ معاف کیجئے گا۔ میں ایک ایسے شخص کو ڈھونڈ رہا ہوں جسے یقیناً آپ نہیں جانتے ہوں گے۔“ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ اور وہ مولوی صاحب کچھ بڑا بڑا کے چپ ہو رہے۔ اب دجید ٹپٹے ٹپٹے مین مقرر کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اس کی تمام تر توجہ مقرر کے چہرے پر مرکوز ہو کر رہ گئی۔ مقرر صاحب اس وقت اپنی دھواں دھار تقریر سے سامعین کو دجید میں لارہے تھے۔ انداز تقریر میں تفاخر کا ایسا عنصر متبہن تھا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے سوا۔ ہر اس شخص کو جو ان کی تقریر سے متاثر ہوا تھا۔ محض جاہل مطلق سمجھے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ انہیں لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ان کے سراپا کو تیکھی چتوڑوں سے گھور رہا ہے۔ تو سی بھول جاتے۔

وحید کالی دیر تک غم کے سزا کو حیرت سے دیکھتا رہا۔ لیکن اُس میں بھی اُسے حماد شہر کا

کوفی خاص مہربانی نشان نظر نہ آیا +

آخر کار جلسہ ختم ہوا۔ تمام لوگ منتشر ہو گئے۔ لیکن وجد وہیں کھڑا اعادہ شہر کی جستجو میں مشغول تھا۔

17

پندرہ لکھوں کے بعد وجید نے اپنی بے معنی تنہائی کو محسوس کیا۔ اُسے اپنی ناکامی پر سخت غصہ آ رہا تھا پھر اپنی جیب سے سونے کی گھڑی نکال کر دیکھی دس بج چکے تھے معائنہ ایک اور ترکیب اپنی تمنا کو شاد کام بنانے کی سوچی..... انگلینڈ رات تھیٹر تکل کہنی کا جرمال ہی میں وارد لاہور ہوئی تھی تماشا دیکھنے جائے اور تماشا میوں میں سے عامہ شہر کی شناخت کرے..... دوسرے لمحے میں وہ ٹانگے پر سوار ہو کر تھیٹر ہال کی طرف جاتا نظر آیا +

جس وقت دجید نے تھیر ہال کے اندر قدم رکھا۔ اس وقت پر وہ آٹھ چلتا ہوا سٹیج پر

ایک عین جمیل ایکٹرس انگریزی طرز کا لباس زیب تن کیے رقص کر رہی تھی لیکن وحید نے اس کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی تماشائی اس کثرت سے موجود تھے کہ عمل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی وحید کی نگاہیں فردا فردا ہر ایک تماشائی کا جائزہ لینے لگیں۔ چمن..... چمن..... چمن..... چمن کی موسیقی دراز آواز نے جو رقاصہ کے گھنگروروں سے آ رہی تھی وحید کو اپنا شغل جاری رکھنے نہ دیا۔ اس نے اپنی نگاہیں اس متحرک جادو کی طرف پھرائیں۔ اب وہ دوسرے تماشائیوں کی طرح مبہوت و حیران اس رنگین تیزی کی سحر طرازیوں سے محو ہو رہا تھا۔ رقاصہ نے رقص کرتے ہوئے بہت سرعت سے ایک چکر کاٹا۔ اور یکدم کھڑی ہو گئی۔ پھر اپنے دائیں کو ایک عجیب انداز سے حرکت دیتے ہوئے دوسرے تماشائیوں کی طرف بڑھا دیا گویا یہ اس کا الوداعی سلام تھا..... ہر دل نے حرکت کرنی بند کر دی..... ہر متغفن کا سانہ رک گیا..... کیا اب یہ رنگین تیزی پردوں کی آڑ میں غائب ہو جائے گی؟ آف کس قدر روح فرسا خیال تھا۔

لیکن چند لمحوں بعد رقاصہ نے اپنا دایاں ہاتھ پھر بلند کیا۔ زندگی کی ایک ہر از سر نو تماشائیوں میں دوڑ لگنی چمن..... چمن..... چمن..... چمن رقص چہر شروع ہو گیا۔ تالیوں کی آواز سے تمام ہال گونج اٹھا۔ فوکس Focus کے ذریعے سے اس مختلف اللہ رنگ پھیکے جا رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اندر کے اکھاڑے میں۔ بنہری اور لال پسے رقص کر رہی ہیں۔ چند منٹ کے بعد اس موج رنگ بونے پھر ایک چکر سرعت برق کے ساتھ پڑا کیا اور الوداعی سلام تماشائیوں کو کرتے ہوئے رنگین پردوں کی آڑ میں غائب ہو گئی۔ تماشائی حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھنے کے دیکھتے رہ گئے۔

دوبارہ بجانے کے لیے تالیاں بپٹی گئیں۔ تماشائی کامیاب ہو گئے۔ رقاصہ تیزی سے طرح اٹھتی ہوئی اسٹیج پر آ موجود ہوئی۔ لیکن چند منٹ کے بعد پھر اس کے کھلے فائینڈ اسی طرح سات وندہ اس نے اپنے رقص پیہم سے تماشائیوں کو مسحور کیا۔ لیکن تماشائی

اس کیفیت عارضی کر کیفیت جادو دانی بنا چاہتے تھے۔ جو قطعاً ناممکن تھا +
 وحید اس وقت یوں محسوس کر رہا تھا کہ وہ کوئی رنگین خواب دیکھ رہا ہے۔ علامہ شہر
 کی شناخت کا ضبط اُس کے دماغ سے حرفِ فطرت کی طرح مسٹ چکا تھا۔ تماثلہ ہوتا رہا۔ لیکن
 اُس کا خیال تلخ کی طرف نہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس نے جو کچھ ابھی ابھی دیکھا۔ وہ مگر
 فریب نگاہ کا عطیہ نہایا ایک نہ بھولنے والی کیفیت پر حقیقت +
 تماثلہ ختم نام تک پہنچا۔ تماثلہ کی گھروں کو جا رہے تھے۔ ان میں وحید بھی تھا۔ لیکن
 بہت دور ناکام۔ علامہ شہر کی شناخت نہ کر سکا۔ حالانکہ اُس نے باہر نکل کر اس امر کی کافی کوشش
 کی تھی +

(۱۴)

وحید علامہ شہر کی شناخت کے خیال میں کھویا ہوا ماحول سے قطعاً بے نیاز چلا
 جا رہا تھا۔ وہ رہ کر لمبے اپنی ناکامی پر غصہ آتا۔ کبھی کبھی وہ حسرت آمیز لہجے میں سرگوشی کے
 انداز میں کہتا:-

”یا اللہ! آخر یہ علامہ شہر میں کس طرح کے لوگ۔ کیا میں انہیں کبھی ڈھونڈ سکوں گا؟“ دفعتاً
 وہ ایک جگہ دوڑنے کی بجائے ساتھ ساتھ دوڑنے پر اڑھکتا ہوا دوڑ جا پڑا۔ اور بہوش ہو گیا۔ موٹر کا
 سکا بہت دور سے لگا تھا۔ اگرچہ ڈرائیور نے مارن بجا بجا کر اُسے ہوشیار کرنے
 کے علاوہ وحید کو موٹر کی زد سے بچانے میں ہر امکانی کوشش سے کام لیا تھا لیکن
 ہر بھی وہ موٹر کی پیسٹ میں آ ہی گیا +

چند آدمیوں نے اُسے اُٹھا کر میڈی ہسپتال میں پہنچا دیا۔ جہاں اُس کی اچھی طرح
 نگہ بھال کی گئی۔

(۱۵)

اگلے دن کوئی چار بجے کے قریب اُس کا دوست آدمی اخبار ”زیستدار“

کاتانہ پرچہ ہاتھ میں لیے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ وحید اس وقت ایک پلنگہ پر آٹھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا ہادی کے پاؤں کی چاپ ٹکرا اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دروازے کی طرف دیکھا۔ ہادی دروازے میں کھڑا حیرت اور انوس کی نگاہوں سے وحید کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہادی آگے بڑھا اور مصافحہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

”وحید اب تمہاری طبیعت کا کیا حال ہے۔ یہ حادثہ کیونکر وقوع پذیر ہوا؟ وحید نے ٹکرا ہوتے جواب دیا: ”بہت اچھا ہوں رات تھیٹر سے واپس آتے ہوئے ایک شخص کی تلاش کرتا تھا کہ اچانک موٹر کی لمپیٹ میں آگیا۔ لیکن نہیں اس حادثے کی کس نے خبر دی؟“ ہادی نے زور کا ہدی پرچہ جسے وہ اپنے ہمراہ لایا تھا دکھاتے ہوئے کہا: ”اسی پرچے میں اس انوس کا واقع کی خبر شائع ہوئی ہے۔“ وحید نے سرسری طور پر پوچھا: ”آخر اس میں ایسا اتفاق کس طرح لکھ گئے ہیں؟“ ہادی نے پڑھنا شروع کیا: ”کل مندرجہ ۲۲ مارچ کو رات کے ۲ بجے ایک نیا انوس کا حادثہ وقوع پذیر ہوا۔ علامہ شہر کے ایک معزز زکون جناب پر وزیر محمد وحید صاحب تھیٹر دیکھ کر واپس آرہے تھے۔ اچانک موٹر کی لمپیٹ میں آگئے۔ چوٹیں اگرچہ سخت آئی ہر لیکن اب حالت رو بہ صحت ہے۔“

نامہ نگار:

ہادی نے ابھی مشکل پڑنا ختم ہی کیا تھا کہ وحید چارپائی سنہ پہلا لنگ کر ایک قد آدم آئینہ سامنے جا کھڑا ہوا اور اپنے عکس کو ان نظروں سے دیکھنے لگا گویا نہ کوئی باطل انوکھی چیز دیکھ رہا ہو۔ ہادی اس کی عجیب غریب حرکت دیکھا تھیر ہو گیا۔ پھر اس کے قریب جا کر اس کے کان میں ہنسنے لگا: ”دیکھتے ہوئے کہا:“ میرے دوست آئینے میں کیا دیکھ رہے ہو؟“ وحید نے نہایت سنجیدگی سے بغیر طرف دیکھے ہوئے جواب دیا: ”ہی آدی جسے تلاش کرتے ہوئے میں موٹر کی لمپیٹ میں آگیا تھا۔“ یہ

ٹکرا ہادی کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی وہ سمجھا کہ وحید کا دماغ چل گیا ہے۔ آخر اسے سنہ پوچھا:

”نہیں؟“ کہہ کر ہادی کا مطلب ہے وہ آدی آنکھوں سے؟“ وحید نے ایک بار قہقہہ لگا۔

”ہوئے کہا:“ علامہ شہر میرے دوست علامہ شہر کا ایک معزز زکون ہے۔ ہادی نے کہا: ”...“

سعودی عرب

۱۔ پہلا

بچوں کی ابتدائی پرورش و تعلیم

چھوٹے بچے تکمیل کو دشوار و غوغا وغیرہ سے اکثر ماؤں کو تنگ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر وقت کارن اور بار بار کھانا۔ مندر کرنی۔ پیسے مانگنا انکا کام ہو جاتا ہے۔ جو بچے صحتی نہیں وہ کمروں میں کھیلنے کو دتے جھمٹی جھمٹی چیزوں کو بگاڑنے توڑتے پھرتے ہیں اور پھر مار پیٹ وغیرہ سے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں +

مناسب یہ ہے کہ بچے کی تعلیم ساڑھے تین سال کی عمر میں شروع کر دینی چاہئے۔ دراصل بچوں کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے۔ اگر ماں گود کے مکتب میں آغاز تعلیم و تربیت اچھی طرح کرے تو ناممکن ہے۔ کہ بچے کم فہم۔ کاہل جاہل ہوں +

میرا مطلب یہ نہیں کہ آپ لوگ ساڑھے تین سال کے بچے کو تختی لکھنے دیدیں الف۔ ب۔ پڑھانا شروع کرادیں۔ تعلیم کا یہ مطلب ہے کہ علی کیساؤں کے ذریعے بچے کی حسرت و غیبت کا خیال رکھیں۔ جب بچہ تھوڑی تھوڑی بات حیرت کرنے لگے اور اپنا مطلب بخوبی ظاہر کر سکے تو وہ وقت تعلیم کے آغاز کا ہے۔ چھوٹے بچے کی تعلیم و تربیت کا مادہ قدرتی طور پر خود ہی پیدا کر دیا ہے۔ بشرطیکہ ماں کو یہ شوق ہو کہ میرا بچہ چھپٹپن سے ہی علم حاصل کرنے کا عادی ہو جائے۔ مثلاً کسی ماں کو خیال ہے کہ میرا بچہ چھوٹا سا ہی ۱۰ چیزیں گن لے۔ تو ماں اپنے شوق سے ہر ایک چیز اس کے ہاتھ میں دیکر ساتھ ہی گنتی بتا دے گی تو چند دن میں بچہ ۱۰ ایک بکھ۔ ۱۱ ایک آسانی سے بکھ سکے گا +

گنتی سکھا۔ نے کا طریقہ۔ بچوں کو چھپٹپن سے موتی پر دینے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ خاص کر لڑکیاں گڑبھوں کے لئے ہار وغیرہ پر موتی رہتی ہیں ننھے ننھے بچے جہاں موتی پاتے ہیں خوش ہو کر اٹھالانے ہیں۔ اس رغبت کے بموجب ساڑھے تین سال کے بچے کو

۱۰۰ موتی رنگ برنگ موٹے موٹے منگوا دیں۔ پہلے بچہ موتی سے شوق میں کھیلتا پھر رگ پھر اسکو خود بخود پر دسے کا شوق ہوگا دو تین دن اس کی مرضی پوری ہو دسے دیں۔ وہ خود ہی رنگ برنگ کی ٹٹیاں پر دتا رہے +

والفام ماں بچے کے ساتھ کسی کام کے سکھاتے وقت بچوں کی طرح گفتگو کرے اور بچے اسکو بھی اپنے ہمراہ کچھ ہی جانتے۔

پہلے موتی میں ڈورہ پر درگرہ لگا دیں اور کہیں کہ ایک موتی ڈالو ساتھ ہی اس کے اس موتی کا رنگ بھی بتا دیں۔ یعنی لال۔

رنگ کر یا دکنے کے بے کہیں کہ سب لال موتی پر دو سب لال لال پر دو سب اور بار بار بتا دیں کہ یہ لال موتی ہیں تو بچہ لال رنگ کے نام پر پہچان سیکھ بیوے گا۔ اکثر بچے ابتدا میں ایک کو جگہ جگہ شمار کر کھینچتے ہیں مگر دو ہفتہ کا پہچاننا دیر میں سیکھتے ہیں۔ موتی میں ایک موتی پر درگرہ سے پر چھیں کہ کتنے ہیں۔ کیسا ایک۔ ایک اور پر دو دیں اب کتنے ہوں گے۔ نہ بولے تو بتائیں کہ ایک پر ایک اور پر دو باتو دو ہو گئے۔ ایک کے ساتھ ایک اور ملائیں تو دو ہو جاتے ہیں۔ بار بار مشق کر دنانے سے بچہ موتی کی گنتی بخوبی سمجھ جاوے گا اب لال موتی کے ساتھ ایک سبز اور ملا دیں اور بتا دینا کہ اس رنگ کا نام سبز ہے۔ دو موتی پر دو۔ ایک لال اور ایک سبز ساتھ ساتھ رنگوں کے نام بھی بتاتے جا دیں اور ایک دنا میں ایک ایک گنتی کر بھی بیٹھانے جا دیں تو اس طریقہ سے بچہ دس دن میں دس تک گنتی اور دس رنگوں کے نام سیکھ سکتا ہے +

ایسے پیار محبت اور کھیلوں سے گنتی سکھا دیں کہ اسے بوجھ نہ معلوم ہر رات کو چار پانی پر لیٹے تو چار پانی کے پائے موٹے موٹے سارے اس کے ماتھوں کی انگلیاں گزریں روٹی پیسے۔ آلو وغیرہ ہر ایک پیر کا ہے گاہے گنتی کے نام باقی رہیں تو بچہ کو بوجھ نہ معلوم ہوگا اور باتوں باتوں میں گنتی سیکھ لے گا +

جب۔ جب بچہ دس تک گنتی بخوبی جان لے تو پھر جمع کا قاعدہ ہی انگلیوں اور موتیوں پر ہی سکھا سکتی ہیں پہلے بچے کے یہ پہاڑے ذہن نشین کرادیں۔

۱ + ۱ = ۲	۱ + ۲ = ۳	اسی طرح ایک ایک پہاڑہ زبانی سکھا دیں مگر دس تک گنتی محدود ہو۔ اب آپ دیکھیں گی کہ جب یہ پہاڑہ بچہ خود بخود روزانہ گیت کے طور پر کہنا پھرے گا
۲ + ۱ = ۳	۲ + ۲ = ۴	
۳ + ۱ = ۴	۱ + ۳ = ۴	
۴ + ۱ = ۵	۲ + ۳ = ۵	

تو جمع جلدی سیکھ لے گا اب اسکو معلوم ہو گیا کہ ایک عدد کے ساتھ ایک اور کئی چیزیں
تو بہت ساری ہوجاتی ہیں ان بہت ساری اکٹھا کرنے کو جمع کہتے ہیں۔
گنتی اور جمع کے قاعدہ را، چار سبز موتی لاؤ۔ دو سفید موتی لاؤ دو لال موتیوں میں سے
لاؤ۔ اب انھیں ملا کر گنتو۔

(۲) چھ نیلے موتی لاؤ۔ ۳ کالے نکال لو۔ اب ملا کر گنتو کتنے ہو گئے؟

(۳) تین چاروت برابر دو دو پیسے ملے سے تو کتنے ملے۔

اگر بچہ زبانی ذکر کر سکے تو اس کے سامنے ایک ایک دن کے علمہ و لفظہ پیسے رکھو اور کہو کہ گنتو

(۴) اس موتیوں کی لڑی میں کتنے رنگ ہیں؟

(۵) تمہاری میز کے کتنے پاؤں ہیں؟ تمہارے سانسے یہ کتنی چیزیں ہیں؟

ایسے ایسے سوالات بچوں سے بار بار کرتے رہیں تو گنتی میں پختہ ہو جاوے گی۔

مگر ساڑھے تین سال کے بچے کو ۱۰ تک کی گنتی رنگوں کے ناموں کے یکپہلو پر ہی اکتفا کرنی

چاہیئے۔ زیادہ بوجہ نہ ڈالا جاوے۔ دو چار ماہ بعد نفی وغیرہ کے سوالات شروع کیئے جائیں

منفی کے سوالات (۱) تمہاری کرسی کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اب کتنی موجود ہیں

(۲) تمہارے ۴ پیسے تھے دو کی مٹھائی لے لی اب کتنے رہے؟

(۳) یہ چار روٹیاں ہیں ایک تم نے کھائی تو کتنی بچیں؟

ایسے ایسے چھوٹے چھوٹے سوالات کرنے سے بچہ خود بخود سیکھ جاتا ہے۔
اب ۱۰ سے زیادہ ہی اسی طرح بچہ سیکھ سکتا ہے۔ جب بچہ چار سال کا ہو تو دہائی سے
زیادہ گنتی شروع کر دائیں۔

سوں کی گنتی۔ یہ کتنے سوتی ہیں ۱۰۔ اب دیکھو تم نے ایک ایک کر کے ۱۰ سوتی اکٹھے کیے
بچہ کہتا جادو سے۔ اسی طرح ہم ۱۰ چیزیں کئی دس کی صورت میں اکٹھی ہیں۔ مثلاً
دس سوتی۔ دس کوڑے۔ دس پیسے۔ دس روپے۔ دس روٹیاں۔ اسی طرح دس شیا
علیحدہ علیحدہ۔ دس دس کے شمار میں اکٹی کر کے بنا دیں۔

پھر بچہ کہتا میں کہ اس دس کا نام دہائی یہی ہے۔
یعنی یہ دیکھو ایک دہائی پیسے موجود ہیں۔ ایک دہائی کوڑیاں۔ دونیاں چوتیاں غیر وغیرہ
پھر علیحدہ علیحدہ اشیاء کا کہ یہ پہاڑ سے ذہن نشین کر دائیں۔ مگر اشیاء ضروری سامنے
بچے کے ہونی چاہئیں۔

جب بچہ نہیں تک گن لیسے تو چوڑ دیں۔

$$\left. \begin{array}{l} ۱۰ + ۱ = ۱۱ \\ ۱۰ + ۲ = ۱۲ \end{array} \right\}$$

پھر دو دہائی اکٹھا کر کے بنا دیں کہ دیکھو اب دو دہائی جب ہیں تو اس کا نام ۲۰ ہوتا ہے
یعنی دو دہائی میں ہوتا ہے۔ اب ہم دو دہائی کے عدد کو اس طرح لکھتے ہیں کہ دو گنتی
کا شماری عدد ہے ۵ دہائی کا نشان ہے۔ اب دو دہائی یعنی بیس میں ملانا شروع

کرتے ہیں۔

$$\left. \begin{array}{l} ۲۰ + ۱ = ۲۱ \\ ۲۰ + ۲ = ۲۲ \end{array} \right\}$$
 اسی طرح تیس سکھا دیں۔ علیحدہ علیحدہ جب
 دہائیاں بچہ سیکھ جاوے تو ۱۰۰ چیزیں اکٹی
 کر کے رکھ دیں۔ ۱۰ دہائی علیحدہ علیحدہ رکھ کر اسے بنا دیں کہ ۱۰ دہائی۔

دیکھو اب اس طرح ۱۰۰ لکھا کرتے ہیں ۱۰ کا نام دہائی۔ اور ۱۰ دہائیوں کو اس میں ملانا
سے سینکڑہ بنتا ہے۔ اب بچہ کو ۱۰۰ کے اندر اندر چیزیں اکٹی کر کے سامنے جمع۔

منفی۔ ضرب تقسیم وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے ابتدائی قاعدے جن کے یکے میں بچے پڑا
دو سال لگاتے ہیں چھ ماہ میں گھر پر سکھا سکتے ہیں۔

اسی طرح مائیں بچہ کو کھیل کھیل میں۔ الف۔ ب وغیرہ پڑھنا۔ لکھنا ہی سکھا سکتی ہیں
عائشہ بیگم راولپنڈی

اخلاقی غزل

یہی ستر تمدن ہے خیال اسکا بشر کے کسی کا ہو ہے خود یا کسی کو اپنا کر کے
نہ تو کچھ سیم و زر رکھے نہ کچھ بعل و گھر کے کسے دل میں ہر ایک کے گھر بشر یا نہر کے
نہ بڑھنے پانینکے عیب اور زغیب ہنر ہوگی بشر اپنی خطاؤں پر اگر ہر دم نظر کے
نہ دھوکہ دے کسی کو کوئی عزت اپنی گر چاہے ہو جامہ پارسائی کا تبدیل ہی صاف تر کے
اسی کا نام طاعت ہے یہی ہے کام نبی کے زبان پر در در کے نام حق سجد میں سر کے
طریق اشار کا آسان نہیں شکل یہ جا۔ رہا ہے قدم رکھے وہی اس میں جو پتھر کا جگر کے
زمانہ میں سدا تنح حوادث چلتی رہتی ہے فضلے کیا خطر سکھو رضا کی جو سپر کے
جو کہہ علم ہو گا کوئی اس کے منہ نہ آئے گا وہ منہ کی کھائے گا ہر دم جو غصہ ناک کے

ذہین آتا ہے کوئی کام کب تکلیف و زحمت میں

بشر کو چاہیے خالق کی رحمت پر نظر رکھے

مرسلہ اہلیہ محمد بن ابی ریحان حیات آباد کن

اصلاح رسوم

شادی بیاہ خوشی و غم موت حیات اور بچہ کی ولادت وغیرہ میں عینی رسمیں ہیں وہ سب قریب قریب فضول اور اسراف بیجا بھی جاتی ہیں۔ اور کوشش یہی ہے کہ ان کو ترک کر دیا جائے۔ ایک سخت کل رسموں کا چوڑا دینا مشکل اور وقت طلب ہے۔ اور ابھی اس کے لیے زمانہ درکار ہے۔ فی الحال بعض رسموں کو بعد اصلاح کار آمد بنانا چنداں دشوار نہ ہوگا۔ اور معترضین کو اصلاح کی کیفیت بخوبی سمجھائی جاسکتی ہے۔

بچہ کی پیدائش کے موقع پر جب زچہ کے لیے میوہ وغیرہ آتا ہے تو بیٹھوں کے نام تھوڑا تھوڑا سا نکال کر علیحدہ رکھ دیا جاتا ہے پھر استعمال ہوتا ہے۔ بڑے چلے کے منل پر ان چیزوں میں بانارسے اور سامان میوہ سوچی مشکو وغیرہ منگا کر ملایا جاتا ہے اور ان سے پختی لکڑی کے حیرہ سمٹورا وغیرہ پکنا ہے۔ اور مرحوم بزرگوں کے نام بنانا دلائی جاتی ہے۔ اس کے بعد تمام خاندان کنسید برادری محلہ ٹولہ ملنے جلنے والوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس رسم کی اصل غرض بھل ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ اور ان چیزوں میں سے بچارسے مزدوروں کے ڈاب پہنچانے کے لیے کچھ بھی غریب غریب فقیر فقیر بچہ دیتیم اور اس کے اصلی سخی کو نہیں ملتا۔

اسی طرح شادی کے بعد دہن سے سب سے پہلا کام یہی لیا جاتا ہے کہ کھانا پکوا کر بیٹھوں کی نیاز دلائی جاتی ہے۔ تب کہیں بچاری دہن گھر کی چیزوں میں ہاتھ لگا سکتی ہے ورنہ اس رسم سے قبل مثل مہترانی کے الگ تہلگ رہتی ہے۔ حتیٰ کہ پانی تک چھونے کا حکم نہیں اس موقع پر بھی وہی طریقہ رائج ہے کہ تمام عزیز و غیرہ جمع

ہوتے ہیں۔ اور بعد نیاز تمام کھانا چٹ کر جاتے ہیں۔ ان کو کبھی یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ وہ حق تلفی کر رہے ہیں۔ اس کے حقدار اور مستحق دوسرے ہیں اور نہ کھلانے والوں کو کبھی یہ خیال گزرتا ہے کہ اس طریقہ سے مردوں کو کچھ ثواب ہی پہنچتا ہے یا نہیں۔ ان پیٹ بھروں کو کھلانے سے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ بعض یہاں تعریف کے میزبان کو خوش کریں اور بعض اپنی ہنرمندی دکھانے کو خواہ مخواہ نقص نکالیں۔ سالن میں مرج۔ نیز، ننگ کم پلاؤ میں چادل طراب۔ زردہ پیکا چادل سخت کباب بد مزہ۔ راتہ کا دہی کٹا۔ فیرفی میں مطلق خوشبو نہیں۔ پانی کا انتظام درست نہیں۔ پٹاری بہت گندی ہے۔ پانوں میں کٹھا کر اکر ہے۔ غرضیکہ نازک مزاجوں اور امیروں کی ہر ممکن طریقے سے خاطر کی جائے مگر وہ اپنی نفاست اور امارت جتانے کو ہر چیز میں کوئی نہ کوئی اعتراض ضرور کریں گے۔ میزبان ان کی خاطر داری میں پریشان الگ ہوئے اور ان کی نکتہ چینی سے شرمندہ ملیں گے۔ کچھ حاصل نہ حصول مفصل کی زحمت اور زیر باری الہستہ ہوئی۔ اور اس رسم کی غرض بھی پوری نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں اس رسم کے موجب سے اس خیال سے یہ رسم ایجاد کی ہوگی کہ ہر خوشی کے موقع پر جب سب عزیز شریف ہوں تو مرحوم عزیزوں کو بھی یاد رکھا جائے اور اس موقع سے وہ بھی مستفید ہوں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ یہ رسم کتنی اچھی ہے۔ مگر کیا صرف نیاز دلا دینے سے اس رسم کی اصلیت پوری ہو سکتی ہے جبکہ اس میں سے ایک مدنی بھی فقیر کو نہ دی جائے۔

بچائے ان فضولیات اور ہمانداری کے یہ ہرنا چاہئے کہ ایسے موقع پر فقیر محتاج اور اصل مستحقوں کو تلاش کر کے کھلایا جائے اور اس کا ثواب مرحوم بزرگوں کی مددوں کو پہنچا جائے۔ تاکہ اس رسم کا اصلی مقصد حاصل ہو۔ سوائے غریبوں محتاجوں یتیموں مسکینوں اور اصلی مستحقوں کے کسی اور کو مدعو نہ کیا جائے اور نہ سے ہیجے جائیں

اگر تقسیم کیے جائیں تو ان عمر و قوت اور کمزوریوں کو جو شریف ہوں اور اتفادات زمانے نے انہیں تنگ دست نادار اور لاوارث کر دیا ہو۔ اور چار دیواری کے اندر اپنی خاندانی شرافت اور عزت کو نباہ رہی ہوں۔ فاقوں پر فاسقے ہوں مگر کسی سے امدادی سوال ان کی زبان سے نہ نکلے۔ ایسوں کو بھیجکے اور کھلا کر حقیقی مسرت اور سچی خوشی کا لطف بھی حاصل کیجئے اور رسم بھی انجام کو پہنچے ورنہ خواہ مخواہ کی مہانداری محض فضول بے کار ہے۔

اسی طرح اور بھی کئی رسمیں کچھ اصلاح کے بعد مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً دور دراز سفر جاتے وقت امام مناسن۔ اور شافری واپسی پر بیمار کے غسل صحت پرتیل ماش وغیرہ کا قاعدہ بھی چنداں بڑا نہیں۔ یعنی کے موقع پر کھانا بیچنا بھی ٹھیک ہے مگر داں کھانا بہت قابل اعتراض ہے۔ چول دسواں میداں چالیسواں سٹہای ششماہی اور برسی پر بھی صرف غریبوں ہی کو مدعو کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر بلایا بھی جائے تو مہانوں کو ہرگز جانا نہیں چاہئے بلکہ اپنے اپنے محلے سے غریبوں کو بھیج دینا مناسب ہے اور کھلا دینا چاہئے کہ اس موقع پر بچائے ہمارے ان کا آنا ضروری ہے۔ اس طرح اُمید ہے بہت جلد اصلاح ہو سکتی ہے۔ تہوڑی ہمت درکار ہے پھر بیڑا پار ہے۔ مثال قائم ہونا شرط ہے انشاء اللہ لوگ تقلید کرنا شروع کر دیں گے۔ خدا ہمارے ارادوں میں برکت اور ہمت میں استقلال دے کہ ہم اپنی حالت خدہی درست کر لیں۔ آمین۔

راۃ ۳۔ ب

عصمت کی اشاعت میں خدا کے فضل سے ایک دن کی بھی دیر نہیں ہوتی ہمیشہ تاریخ کو طالع ہو جاتا ہے اگر ٹاکمائی غلطی سے کسی بہن کو وقت پر رسالہ نہ ملے تو فوراً اطلاع دیں ورنہ تاریخ کے بعد مرنے کی ٹیٹ بھیجنا چاہیے۔

منیجیر

چھوٹے بچے کیلئے فراکٹاؤنی قمیض

(سلائیوں کے)

اس قمیض کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہوگی! ۴ اونس

LADYSHIP 3-PLY SCOTCH FINGERING.

ریڈی شپ ۳ پلائی سکاچ فنگرنگ) اور ۹ نمبر کی دو معدہ ہڈی کی سلائیوں ایک
۱۲ نمبر کا ہڈی کا کرڈشیا۔ دو چھوٹے پرل بٹن۔ یہ قمیض ۱۵۔ انچ لمبی ہوگی اور سینچے
کا گھیر گز لائی میں ۳۲۔ اینچ ہوگا اور آستین ہر موکت ۶ ۱/۲۔ انچ لمبی ہوگی اور یہ قمیض ۱۶
کے بچے کے آسکے گی۔

ترکیب۔ سامنے کے حصہ کے لیے ۱۱ ۱/۲ خانے سلائی پر ڈالو اور ہر قطاریں سی بنو
اس کے بعدہ قطاریں ایک قطار سیدھی ایک قطار الٹی کے حساب سے بنو ۷ اوپر قطار
۲ خانے سیدھے * ایک خانہ سیدھا۔ ایک خانہ بڑھاؤ (دھاگہ کو سامنے کی طرف لاکھٹانہ
بڑھایا جائے) اور ۲ خانے اکٹھے سیدھے بنو۔ دو خانے سیدھے * ہر دو نشانوں کے
درمیان طریق سے بنتے ہوئے قطار ختم کرو۔ ۷ اوپر قطار کی مانند ۱۵ قطاریں اوپر
اور پھر ۸ قطاریں ایک قطار سیدھی۔ ایک قطار الٹی کے حساب سے بنو۔
۹ اوپر قطار۔ ۶ سیدھے * ۲ خانے اکٹھے سیدھے۔ پھر ۲ خانے اکٹھے سیدھے
ایک سیدھا * ہر دو نشانوں کے درمیان طریق سے ۲۰ دفعہ بنو۔ اور پھر باقی ماندہ
۶ خانے سیدھے بنو۔ اب سلائی پر کل ۲۷ خانے رہ جائیں گے۔ ۹ اوپر قطار الٹی بنو
اس کے بعدہ قطاریں ۷ اوپر قطار کی مانند بنو۔ ۱۰ اوپر قطار۔ ان ہی خانوں
کے ساتھ شروع میں ۳۵ خانے اور نئے آستین کے لیے) سلائی پر ڈالو اور پھر ان
۳۵ اور اگلے ۲، ان کل خانوں کو رچو ۱۰۷ ہو گئے ہیں) سیدھا بنو +
۱۰ اوپر قطار۔ ۳۵ خانے اور نئے قطار کے شروع میں (دوسری آستین کے
لیے) سلائی پر ڈالو اور ان ۳۵ اور اگلے ۱۰۷ ان سب کو الٹا بنو۔ اب سلائی پر کل
۱۳۲ خانے ہو گئے۔ بعد ازاں ۸ قطاریں ایک قطار سیدھی۔ ایک قطار الٹی کے حساب سے

سے بنو۔ ۱۲۱ ویں قطار۔ ۵۹ خانے سیدھے بنگران کو کسی فالتو سلائی پر ڈال دے۔
ایلیٹ کی طرف کے کندھے کے لیے) اور پھر ۲۲ خانے گردن کے حصے کے لیے بند
کردو اور ۵۹ خانے سیدھے بنو۔ اب ان آخری ۵۹ خانوں پر ہی کام ہو گا۔

۱۲۲ ویں قطار۔ الٹی بنی جائیں یہاں تک کہ ۲ خانے باقی رہ جائیں۔ ان ۲ خانوں کو
اکٹھا اٹا بن لیں۔ ۱۲۳ ویں قطار سیدھی بنو۔ آخری ہر دو قطاروں کو ٹین دفعہ
اور دو ہراؤ۔ ۱۳۰ ویں قطار۔ الٹی بنو یہاں تاکہ صرف ایک خانہ باقی رہ جائے
اس خانے کو ۲ دفعہ اٹا بنگرا ایک خانہ بڑھالیں (یعنی ایک دفعہ اٹا خانہ بننے کے
بعد بائیں ہاتھ کی سلائی سے خانہ گرانے کے بجائے پھر دوسری دفعہ اسی خانہ میں
پچھلی تار کی طرف سے سلائی ڈال کر اس کو اٹا بن لیں) ۱۳۱ ویں قطار سیدھی بنو
آخری دو قطاروں کو دو دفعہ اور دو ہراؤ۔ ۱۳۶ ویں قطار۔ ۱۳۰ ویں قطار کی مانند
بنو۔ ۱۳۷ ویں قطار۔ ۱۲ خانے اور نئی سلائی پر ڈالو اور ان ۱۲ خانوں اور اگلے
۵۹ خانوں ان سب یعنی ۱۱ خانوں کو سیدھا بنو۔ ۱۳۸ ویں قطار ۸ خانے اٹے
۳ سیدھے۔ ۱۳۹ ویں قطار سیدھی بنو۔ ۱۴۰ ویں قطار ۶۸ خانے ۳ سیدھے
آخری ہر دو قطاروں کو ۸ دفعہ اور دو ہراؤ۔ اور پھر ان خانوں کو کسی فالتو سلائی پر
ڈال دو۔ اب ان ۵۹ خانوں کو جو بائیں کندھے کے لیے فالتو سلائی پر ڈالے تھے
اور گردن کی طرف کے پہلے خانے کے ساتھ اور جو ٹوٹے

۱۲۲ ویں قطار۔ ۲ خانے اکٹھے اٹے بنو اور باقی قطار الٹی بن لو۔

۱۲۳ ویں قطار سیدھی بنو۔ آخری ہر دو قطاروں کو ۳ دفعہ اور دو ہراؤ۔
۱۳۰ ویں قطار۔ پہلے خانے کو دو دفعہ اٹا بنگرا ایک خانہ بڑھاؤ۔ اور باقی خانے اٹے بن لو
۱۳۱ ویں قطار سیدھی بنو۔ ۱۳۲ ویں قطار۔ پہلے خانے کو دو دفعہ اٹا بنگرا
ایک خانہ بڑھاؤ۔ اور باقی خانے اٹے بنو۔ آخری ہر دو قطاروں کو ۲ دفعہ اور دو ہراؤ
۱۳۷ ویں قطار سیدھی بنو۔ ۱۳۸ ویں قطار ۵ خانے اور نئی سلائی پر ڈالو
اور ان خانوں اور اگلے خانوں ان تمام کو جواب کل ۶۴ ہو گئے ہیں) اٹا بنو
۱۳۹ ویں قطار سیدھی بنو۔ ۱۴۰ ویں قطار ۳ سیدھے۔ ۱۱ خانے اٹے بنو۔
آخری ہر دو قطاروں کو ۸ دفعہ اور دو ہراؤ۔

۱۵۷ دیں قطار۔ شروع قطار کے ۳۵ خانے بند کر دو۔ باقی سیدھی جوبہا بنکر
 کر ۳ خانے رہ جائیں۔ ان ۳ خانوں کو کسی سیفی پن پر خالد و اور اب و دھیں کندھے
 کے خانوں والی سلائی کر جس پر ۱۷ خانے ہیں اور اس سلائی کے گردن کی
 طرف کے شروع کے تین خانوں کو بائیں کندھے والی سلائی کے باقی ماندہ ۳ خانے
 جو ہیں۔ ان تین خانوں کے اوپر رکھو۔ اور پھر بائیں ہاتھ کی سلائی کا پہلا خانہ اور اس
 سیفی پن کے ۳ خانوں میں سے پہلا خانہ ان دونوں خانوں میں ایک ساتھ سلائی ڈال کر
 ان کو اکٹھا سیدھا بنو۔ اسی طرح اس سے اگلا اگلا سیفی پن اور سلائی دونوں کا ایک ایک
 خانہ لیکر ان ۲ کو بھی اکٹھا سیدھا بنو۔ پھر ہر دو کے تیسرے۔ تیسرے خانے کو بھی اکٹھا
 سیدھا بنکر بائیں ہاتھ کی سلائی کے باقی خانے بھی سیدھے بن لو اب اس سلائی پر
 ۱۷ خانے ہونگے۔ اور پہلی سلائی پر ۳۶ خانے۔ ان دونوں سلائیوں کے خانے کو
 ایک سلائی پر ہی ڈال لو۔ ۱۵۸ دیں قطار۔ قطار کے شروع کے ۳۵ خانے بند
 کر دو۔ اور باقی خانے آٹے بنو۔ اب کل ۲۷ خانے رہ جائیں گے۔ اس کے بعد
 ۸ قطاریں ۱۷ دیں قطار کے اندر بنو۔ ۱۶۷ دیں قطار۔ سیدھی بنو۔
 ۱۶۸ دیں قطار۔ ۶ خانے آٹے ہو اس سے اگلے خانے کو ۲ دفعہ آٹا بنکر
 ایک خانہ بڑھاؤ۔ پھر اس سے اگلے خانے کو بھی ۲ دفعہ آٹا بنکر ایک خانہ بڑھاؤ۔
 پھر اس سے اگلے خانے کو بھی ۲ دفعہ آٹا بنکر ایک خانہ بڑھاؤ۔ ایک خانہ آٹا بنو
 ہر دو نشانوں کے درمیان طریقہ سے ۲۰ دفعہ بنو اور باقی کے ۶ خانے آٹے بن لو۔
 اب آپکی سلائی پر کل ۱۱۳ خانے ہو جائیں گے۔ بعد ازاں ۵۸ قطاریں ایک قطار
 سیدھی۔ ایک قطار آٹے کے حساب سے بنو اور پھر ۱۶ قطاریں ۱۷ دیں قطار کی مانند
 بنکر اور ۸ قطاریں ایک قطار سیدھی ایک قطار آٹے کے حساب سے بنو۔ اس کے بعد
 ۸ قطاریں صرف سیدھی بنو اور خانے بند کر دو۔

کھٹ۔ قبض کی سیدھی جانب سے آستین کی چوڑائی کی جگہ سے ۲۲ خانے کھٹ
 کے نیچے آٹھائیں اور پہلے خانے کے ساتھ اون جوڑ کر ۸ قطاریں قبض کی ۱۷ دیں
 قطار کی مانند بنیں اور پھر ۸ قطاریں سیدھی بننے کے بعد خانے بند کر دیں۔ اور
 اسی طرح دوسری کھٹ بھی بن لیں۔ اب قبض کی آٹے جانب اوپر کی طرف کھٹ قبض

کساچی طرح پھیلا دیں اور اس پر کوئی بیگکا ہوا کپڑا پھیلا کر اوپر گم استری خوب بھی طرح کریں۔ استری کرنے کے بعد دونوں پہلوؤں اور استینوں کی سیونوں کو الٹی جانسیہ اور فی دھاگہ کے ساتھ سوئی سے سی لیں۔ اور پھر قین سیدی کریں۔ پھر اون کو گردن کی بائیں طرف کے کونے پر جوڑو۔ اور ایک قطار ڈبل کر دیشیا کی گردن کے حصے کی جگہ پر بن لو۔ اور پھر اس سے اگلے کونے کی جگہ پر ۳ ڈبل کر دیشیا بنو۔ اس کے بعد گریبان کے نیچے کی طرف جو پٹی سی ہے اس پر برائے کالج اس طرح بنو۔ ۲ ڈبل کر دیشیا۔ ۷ چین اور پھر ۱۸ اینج یعنی جگہ چھوڑ کر ۶ ڈبل کر دیشیا بنو۔ ۷ چین پھر ۱۸ اینج جگہ چھوڑ کر ۴ ڈبل کر دیشیا بنو۔ اب گریبان کا حصہ یعنی تمام پٹی کی جگہ ختم ہو گئی۔ اور نو ڈلو۔ پھر اون کو گردن کے اس پہلے کونے پر جوڑو۔ اور اس جگہ ایک ڈبل کر دیشیا بنو۔ ۲ چین ۲۰ ڈبل پھر اس جگہ پر بنو۔ نیچے کی قطار کے ۲ ڈبل کر دیشیا چھوڑ کر اس سے اگلے پر ایک ڈبل کر دیشیا بنو۔ ہر دو نشانوں کے درمیانی طریقہ سے تمام گردن کے گرد اگر و اسی طرح بن لو۔ اور اون توڑو۔ اس کے بعد بائیں طرف دونوں ٹنوں کو کاجوں کے بالمقابل ہی دو۔

نوٹ۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی دفعہ ترکیب میں جو اون و سلائییاں لکھی ہوتی ہیں۔ ویسی اون و سلائییاں یا دونوں سے کوئی ایک چیز نہیں ملتی۔ یا خود اپنی خواہش کسی دوسری قسم کے اون کے استعمال کرنے کی ہوتی ہے۔ مگر جب کسی اور قسم کی اون یا سلائییاں استعمال کی جائیں تو پھر اس ناپ کی چیز طیار نہیں ہوتی جو ترکیب میں لکھا ہوتا ہے۔ اس لیے جب کسی اور قسم کی اون و سلائییاں آپکو ہتھال کرنی ہوں تو ان ہی سلائیوں اور اون کے ساتھ درج استعمال کرنی ہیں (پہلے ایک چھوٹا سا نمونہ ناپ کے لیے بنا کر دیکھ لیں۔ یعنی چند ایک خانے سلائی پر ڈال کر چار۔ پانچ قطاریں بنیں۔ اور پھر قانون کو سلائی پر سے اتار کر اس طرح ہتھالی بنیں پچھنے کے ناپ لیں اور حساب کر لیں کہ ۲ یا اتنے اینج میں اتنے خانے ہیں تو ہمارے مطلوبہ ناپ کے لیے کتنے خانے ہونے چاہئیں۔ اور پھر اسی حساب سے خانے سلائی پر ڈالیں۔ مثلاً جس سائز و قسم کی سلائییاں اور اون اور قمیض کی ترکیب میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ایک چھوٹا سا نمونہ ناپ کے لیے بنا کر دیکھا ہے

قراس کے لیے ۱۴ خانے سلائی پر ڈال کر چند قطاریں بچنے کے بعد اس نمونہ کو سلائی سے اتار کر ناپا گیا تو یہ ۱۴ خانوں کا نمونہ ناپ میں ۲- انچ نکلا۔ آپکو ضرورت ۱۶- اینچ ناپ کی ہے۔ قراس کے لیے آپ کو اسی حساب سے ۱۴ خانے سلائی پر ڈالنے چاہئیں۔

دیگر اگر کسی سندر جہ ترکیبے بڑے یا چھوٹے سائز کا بنیان دوسو سٹرڈ وغیرہ غرض جو بھی چیز طیار کرنی ہو۔ قراس کے لیے چاہیے کہ پہلے بالکل اسی ناپ کی وہ چیز جو آپ کو بنانی ہے کا غنڈکی کتر کر رکھ لیں۔ اور پھر اس کا غنڈ کے سوسٹرڈ وغیرہ کے ناپ کے مطابق جتنے خانوں کی ضرورت ہو اتنے خانوں سے کام شروع کریں۔ اور اپنے حسب ضرورت شائع شدہ ترکیب سے (جس کے نمونہ پر بننا ہے) خانوں کو کم و بیش کریں۔ اس طرح اپنے مطلوبہ ناپ جتنی لبائی و چوڑائی وغیرہ کی وہ چیز طیار کر سکتی ہیں۔ ہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ خانے بڑھانے۔ گھٹانے سے اصل نمونہ و نسبت میں بالکل فرق نہ آنے پائے۔ اس کی بہت احتیاج ضروری ہے آئندہ ہے ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے سے اپنی خواہش کے مطابق پھر کے بچے کے ناپ کی چیز طیار کر سکیں گی۔ سوائے ان ترکیبوں کے جو کسی خاص نمونے کی ہوں +

لطیف بیگم

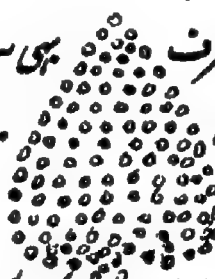
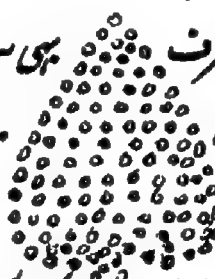
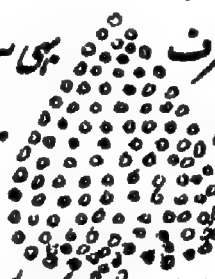
جنت مکانی محترم خاتون اکرم کے ادبی مضامین کا مجموعہ




جمال منشن چھپ کر طیار ہے

یہ اسی خاتون محترم کے بیگل مضامین کا مجموعہ ہے جس سے بہتر انشا پرداز خاتون ادب اُردو اب تک پیدا نہ کر سکا۔ یہ وہ گراں بہا مضامین ہیں جن پر زمانہ لٹریچر ہمیشہ فکر کرے تصنیفوں کے چکنے دلائی کا غنڈ پر نہایت خوبصورت چھاپی گئی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کا دیا پر مصنوعہ حضرت علامہ اشدر الحیرمی مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے

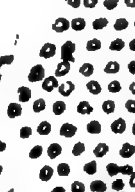
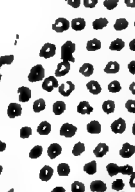
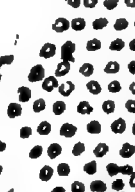
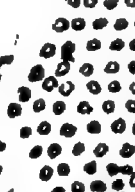
قیمت کمز ۱۲ / مینجر عصمت علی

موتیوں کا گلدستہ

سامان۔ موتی ہار ایک (پرت) سبز رنگ کے ایک پرنڈ۔ پتل کے ہار ایک ہار کے گچھے چار عدد۔ موتی (پرت) ہار رنگ کے ہیز۔ آسمانی گلابی۔ سنہن و غیرہ۔ ہر ایک عدد وادنس ہار کے گچھے میں سے ڈیڑھ فٹ لمبا ہار کاٹ لیں اور اس میں پتے کی بناوٹ۔ پہلے ایک موتی سبز موتیوں میں سے پر دیں۔ یہاں تک کہ آدھا ایک طرف رہے اور آدھا ایک طرف۔ ہار کو بل دیکر موتی کے بیچ میں سے نکالیں سطح دوسری طرف کا ہار نکالیں۔ اب دوسرے موتی ہار کے ایک طرف پر دیں۔ اور دوسری طرف کے ہار کو ان دونوں میں سے نکالیں۔ پھر تین بی ایک ہار میں پر دکر دوسرا اس میں نکالتے جائیں طرح ترکیب بالا کے مطابق موتی پر دیں یہاں تک کہ گیارہ ہو جائیں تو ہار کے ایک طرف ہی سات موتی پر دیں اور دوسری طرف  بھی سات موتی پر دیں۔ ایک ہار میں سات موتی پر دکر رکھتے ہیں۔ گیارہ  موتیوں والی لائن میں سے دریا کے موتی میں نکالیں۔ پھر دوسرا  ہار ہی جس میں اتنے ہی موتی پر دئے ہیں وہی اسی میں سے نکالیں۔  جیسا کہ خاکہ سے ظاہر ہے۔ اور بقیہ ہار کو آپس میں بٹ دیکر چھوڑ دیں۔ اسی طرح پچاس پتے بنائیں +

پہلول۔ اب پہول بنانا شروع کیجئے۔ گچھے میں دو فٹ لمبا ہار کاٹ کر اس میں شخ یا آسمانی رنگ کا پہول بناؤ۔ موتی پر دکر  دو ہار کے ساتویں موتی میں سے ہار نکال لیں ہار میں سات موتی پر دکر  بسے موتی کے ساتھ لے موتی میں سے نکالیں۔ اسی طرح ہر باری  میں سات سات موتی پر دکر تمام موتیوں میں سے نکالیں۔ اب دوسرا چکر شروع ہو گا۔ اس میں بھی پہلے کی طرح

تار میں سات موتی پر دیں۔ اور پہلی لائن کے موتیوں میں سے تین ادھر تین ادھر رہنے دیں۔ اور پنج کے موتی میں سے تار نکالیں۔ یعنی تین چوڑے جو تھے میں سے تار نکالیں۔ پھر سات موتی تار میں پر دوڑ کر پہلے کی طرح تین ادھر رہیں گے تین ادھر رہیں گے۔ درمیان والے سے تار نکالیں۔ اسی طرح لائن پوری کریں۔ اور جتنا بڑا پھول۔ تین چکر یا چار یا پانچ کا بنانا ہو اور پر کی شکل کے مطابق دس بارہ رنگ برنگ کے بنالیں +

دوسری قسم کا پھول بھی بہت بستر ہوتا ہے۔ اسکو ڈیڑھ فٹ کے مار سے شریع کریں۔ تار میں ایک موتی سفید بوری پر دوڑ کر مین درمیان میں کر کے پہلے تار کی ایک طرف نکالیں پھر دوسری۔ پھر دو موتی پر دیں پتے کی بناوٹ کے مطابق جب نو موتی پر دیکھیں۔ پھر دوسری لائن میں بھی نو ہی پر دیں۔ اس کے بعد ایک ایک موتی کم کر کے ایک موتی پر پانچیں تار کا آپس میں  بٹ دیکر ختم کریں اور اسے مین درمیان یعنی تاروں موتی کی قطار  میں سے ڈرا دھر کر لیں۔ اسی طرح کے چار بنا کر ایک دوسرا دو فٹ لبا  تار بیکر آپس میں جوڑ کر ٹانگ دیں۔ یہ چاروں جوڑ کر ایک خوبصورت  پھول کی شکل بن جائے گا اسی طرح پانچ چھ بنالیں +

تمام پتے اور پھول بھی تار کے بازار میں کسی پٹوے کو دیدیں۔ وہ مضبوط باندھ کر خوبصورت لکڑی کے رنگین گلاس میں رکھ دے گا۔ یہ میز کی سجاوٹ اور خوبصورتی کے لئے بہت عمدہ اور پائدار چیز ہے۔ لیکن ذرا محنت طلب ہے +

راقہ۔ ایس ایس نسیم از کشمیر

نمک کے مفید تجربات

ذیل میں نمک کے مختلف طریقہ استعمال درج کرتی ہوں۔ اُمید ہے مفید ثابت ہوگا۔

- ۱۔ کھانسی کے وقت تھوڑا سا نمک منہ میں رکھ لینا چاہیئے۔ اسی وقت آرام محسوس ہوگا۔
- ۲۔ دکام میں ملن میں خراش معلوم ہوتی ہے۔ دین میں دین رقبہ نمک اور گرم پانی کا غواؤ مفید ہے۔
- ۳۔ دانتوں کے لیے نمک اور سرسوں کے تیل بہت مفید ہیں۔
- ۴۔ دانتوں اور گلے کے درد کے لیے نمک اچھی چیز ہے۔
- ۵۔ دانت نکلوانے کے بعد ذرا سا نمک پانی کی کلی کرنے سے درمائی دفع ہو جائے۔
- ۶۔ دیرینہ چیز کھانے کے بعد نمک چوس لینا چاہیئے۔
- ۷۔ موسم سرما میں بیوقت پانی ذرا سا نمک ڈال کر نیم گرم پینا چاہیئے۔
- ۸۔ تھے کرانا منظور ہو تو شیر گرم پانی نمک ڈال کر پلا دو۔
- ۹۔ دودھین چمچہ نکلیں نیم گرم پانی سے گرم دھوئیں میں دزدہ افطار کر نیسے پائیں ٹھہ جاتی ہوں۔
- ۱۰۔ لانتوں کی انگلیاں جو ٹیڑھی ہو جاتی ہیں سیدی نیسے موتیاں نکال بہتر علاج یہ ہے کہ ہر دم ایک ڈالکر ذرا نمک کا پیسے رہیں۔
- ۱۱۔ سرگردیہ کے داغ نمک ملنے سے دفع ہو جاتے ہیں۔
- ۱۲۔ نمک کے شیر گرم پانی میں باتس کی اشیاء برش سے صاف کرنے سے طبعی ہو جاتی ہیں پھر خوب صاف پرچھ لینا چاہئے۔
- ۱۳۔ چائے کی پیالیوں کے بننا داغ نمک سے دفع ہو جاتے ہیں۔
- ۱۴۔ سفیدی (چنہ) میں نمک ڈالتے سے بہت مضبوط اور دیر پا ہوتی ہے۔
- ۱۵۔ بھپ میں لگ بھڑک جائے تو نمک ڈال دو۔ بلقیس جہاں (رجنپور)

مختصر دنیا

(سلسلہ کے پندرہ سالہ ربات اگست ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۶۰ ملاحظہ فرمائیے)

میں نے ان افسروں کو اٹھا کر اپنی جیب میں چھوڑ دیا اور سب جیبوں کی تلاشی کر لی
سو اے صدری کی دو جیبوں اور ایک اندرونی چھوٹی سی جیب کے جس میں ایک گھڑی
اور تھوڑا سا سونا تھا، جو میرے کام کے علاوہ ان لوگوں کے لیے کچھ خطرناک نہیں تھی۔
اس چھوٹی سی مخلوق کے پاس کاغذ قلم و دات بھی تھی، وہ ہر ایک چیز کی تفصیلی حالت لکھتے
ہاتے تھے، میں نے وہ چیزیں ان کے حوالہ کر دیں، اس فہرست کی جو رپورٹ بادشاہ مسلا
کی خدمت میں پیش ہوئی، انگریزی میں اسکا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

۱- ہر ایک چیز کی خوب تلاشی لی گئی تو آدم جیل کے کٹ کی سیدھی جانب
جیب میں سونے کپڑے کا ایک بڑا تھان نکلا جو حضور کے دربار کے بڑے مال پانڈاز
کے برابر بڑا تھا +

۲- بائیں جانب جیب میں ہانڈی کا ایک بڑا صندوق تھا جو ہم تلاشی لینے والوں سے
نہیں اٹھ سکا۔ ہم نے اسکو کھلوا دیا، اور ایک ہم میں سے اس کے اندر آتے آؤ گھنٹوں
گھنٹوں تک اس میں خاک جیسی کوئی چیز نہ تھی جو اڑ کر ناک میں پہنچی اور ہم دونوں
کو بہت چھینگیں آئیں +

۳- ”آدم جیل“ کی صدری کی سیدھی جیب میں، ہمیں ایک بہت بڑا بندل سفید
دو باریک چیزوں کا ملا جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور تین آدمیوں کی لمبائی کے
برابر تھیں اور ایک مضبوط رسی سے بندھی ہوئی تھیں جن پر کالے نشان ہو رہے تھے۔
ہماری سائنس ناقص میں یہ کچھ لکھا ہوا تھا جس کا ہر حرف ہماری ادبی تہلی کے پیچھے کے برابر تھا۔

۴۔ صدی کے بائیں طرف والی جیب میں ایک چیز انجن کی منہ میں سے نکلنے کی پشت پر سے بیٹیں بسی چوبیس مگی ہوئی تھی، ہمارے خیال میں "آدم جیل" اپنے بالوں میں اس سے کٹکھی کرتا ہے، اس سے با بارود یافت کرنے کی تحلیف ہم نے اس کو نہیں دی کیونکہ ہمیں اپنی بات سمجھانا اور اس کی سمجھنا بہت دشوار تھا۔
۵۔ اس کے پانچا مسکی سیدھی جانب بڑی جیب میں چھنے ایک بڑا کھوکھلا رسہ کا لٹہ دیکھا جس کی لمبائی ایک آدمی کے قد کے برابر تھی۔ اور یہ لٹہ گڑھی کے ایک بڑے ٹکڑے میں لگا ہوا تھا۔ جو اس سے بھی بڑا تھا اس آہنی سلاح کے ایک طرف دو ایک رسے کے بڑے بڑے ٹکڑے لگے ہوئے تھے جنکے متعلق ہم کچھ عرض نہیں کر سکتے کہ وہ کیا ہیں۔

۶۔ اس کے مقابل دوسری جیب میں بھی ایسی ہی ایک چیز تھی۔
۷۔ داہنی جانب چھوٹی جیب پر سترخ اور سفید دات کے گول چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تھے، بعض ان میں سفید دات کے جو چاندی کے معلوم ہوتے تھے، اتنے بڑے تھے کہ میں اور میرا ساتھی لکڑی کے مددوں انکو نہیں اٹھا سکتے تھے۔
۸۔ بائیں جانب چھوٹی جیب میں دو سببہ ستلن تھے، جن کے سرے پر ہم شکل سے چھوٹے سکے۔ ایک ان میں سے ڈھکا ہوا تھا اور سب کا سب ایک ہی ٹکڑے کا بنا ہوا تھا، لیکن دوسرے کی اوپر کی طرف ایک ہمارے سر سے ڈگنی گول سفید چیز لگی ہوئی تھی، ان میں ایک فولاد کی بڑی تختی لگی ہوئی تھی، ہم نے اپنے حکم سے اسکو مجبور کیا کہ وہ ہمیں اس سے آگاہ کرے کیونکہ ہمارے خیال میں وہ ایک خوفناک چیز معلوم ہوتی تھی، اس نے بیان کیا کہ ہمارے ملک میں اس سے بال موڑتے ہیں، اور دوسری چیز سے گزشت کالتے ہیں۔

۹۔ دو اور چھوٹی بیٹیں تھیں جس میں ہم داخل نہیں ہو سکے، وہ اس کے

جسم سے باطل متصل اور پہنچی ہوئی تنگ نہیں۔ سیدھی جیب میں ایک چاندی کی زنجیر لٹکی ہوئی تھی جو جیب کے اندر ایک انجن میں لگی ہوئی تھی۔ ہم نے وہ انجن اس سے باہر نکلوایا۔ تو دیکھا کہ وہ بڑی گول چیز ہے آدھی چاندی اور آدھی کسی اور شفاف چیز کی بنی ہوئی۔ جس کے اندر عجیب قسم کی ٹیکس دائرہ میں بنی ہوئی تھیں جنکو ہمارے خیال میں ہم چھو سکتے تھے مگر ہماری انگلی کہٹ سے اس شفاف چیز پر جا کر ٹک گئی۔ اس انجن کو اس نے ہمارے کان پر لگایا تو اس میں سے برابر آواز آ رہی تھی جیسا ہن چکی میں سے آتی ہے۔ ہمارا قیاس ہے کہ یا تو یہ کوئی جانور ہے یا کوئی دیوتا ہے جس کی مدد پر سن کر رہا ہے۔ اور وہ گمان یہ ہی ہے کیونکہ جیسا ہم سمجھ سکے وہ کوئی کام بغیر اس کی مدد کے نہیں کرتا + (باقی آئندہ)

ولی احمد خاں (ترجمہ)

مصنوعہ حضرت علامہ اشرف الغیری رحمہ اللہ کی تین نثریں مثیل منصف

مؤادہ پنجاب میں شرع اسلام پر رواج غالب ہے اور مسلمان لڑکیاں کہ پوری سے محروم ہیں اس موضوع پر علامہ محترم نے مودودہ فقہ کے دلائل اور دلچسپ پیرایہ میں ایسی درو انگیز کتاب تحریر فرمائی ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی اسے پڑھ کر موم ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف ۸ روپے

جوہر متا درو لڑکیوں کی جگر خراش داستان حقیقی بہنوں کی عبرتناک کہانی جس کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ عالم نواں پچاس سال پہلے کیسے جوہر بے بہار رکھتا تھا اور مغربی تہذیب انکو کس طرح ماند کر رہی ہے قیمت صرف ۷ روپے

زندگی نوحدگی بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصنوعہ کی وہ شہر تصنیف جو تھوڑے ہی عرصہ میں چھپ نہ چکے ہیں۔ نوحدگی میں پانچ باب اس قدر درو لڑکی ہیں کہ انکے آئندہ کی دنیاں جاسی ہر جاتی میں قیمت ۱۲ روپے + منیجر عصمت دہلی

نخستیناں

(اخذا از لارڈشپس)

لے والے نجات نواں کیا تو بھی نارسا ہے آقا نیر اچھا۔ انجسام ہی بُرا ہے
 یہ حُسن۔ یہ وجاہت شکل جالب فانی ہو جاتے جب ہیں خست یہ ثمرہ جوانی
 پھر ذکر چا دیکھا ہے کہاں کی الفت الفت کے بدلے آخر ہوتی ہے دکھ و نفرت
 لے بانسری تو دیمی دیمی صدا دے جا
 گویہ صدا ہے فانی لیکن صدا دے جا
 سر سبز غنچے جس دم ہرستے میں بول کہاں کر بُیل ہزار جاں سے ہوتی ہے صدقے انہر
 مڑجھا کے پلکٹری جب گر جاتی ہے زمین پر پھر کون دیکتا ہے اسکو نظر اٹھا کر
 گلزارِ زندگی میں غنچے ابھی کھلے تھے جا نکاہ تیر بر سے کیا ترکش جلتے
 لے بانسری تو دیمی دیمی صدا دے جا
 گویہ صدا ہے فانی لیکن صدا دے جا

فخر الدین خاں رہا گلپن

لڑکیوں اور عورتوں کے لیے اُردو کی بہترین نظمیں کا مجموعہ
 روادِ قس کا کل جدید ایڈیشن اپنے ایک نہیں دیکھو تو زرا متکایئے کئی
 نظمیں کا اضافہ کر کے بہت عمدہ چھاپا گیا ہے حق
 نواں کی کتابیں حضرت علامہ اشفاق الحیوی قبلہ کی تمام نظمیں ایک جگہ جمع کر دی گئی
 ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/۶
 منیر عصمت دہلی

محل کا دروازہ

پھاڑی پر ایک مالی شان محل واقع تھا۔ اس کے گرد وسیع باغ تھا۔ جس میں درخت بیروں سے لہرے کھڑے تھے۔ نہریں جاری تھیں۔ رنگ برنگ کے میوے لڑتے پھرتے تھے۔ اور انکی نرم سبزی سے فضا نئے سے لبریز تھی پھولوں کے دستے توں قنچ کا نمونہ بن کر رہے تھے۔ اور انکی خوشبو سے ہوا عطر بنزرتی۔

محل کا نام تھا ”عیشۃ سرا ضیہ“

باغ کے ارد گرد اونچی اور مستحکم چار دیواری تھی جس میں صرف ایک شاندار دروازہ جانب مشرق نظر آ رہا تھا۔ اس کے کراڑ بند تھے اور ان میں سونے کا ایک بجاری قفل جڑا تھا۔

دروازے کا نام تھا ”فول عظیم“

اس پھاڑی پر چڑھنے کا راستہ دشوار اور پہاڑوں تھا۔ اور اسکو طے کر نیکیا بہت۔ جھاکشی اور عزم یا الجزم کی ضرورت تھی۔ بہت سے لڑکے اور لڑکیاں اس راستے سے پھاڑی پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن یاس قدر دشوار گزار تھا کہ بہت کم اوپر پہنچ سکتے تھے بعض تو پھل کر نیچے جا پڑتے تھے۔ بعض شکل نصف راستہ طے کر نیکیا بعد بے دم ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ اور صرف چند کوشش کر کے اوپر پہنچ گئے تھے۔

~~~~~

صبح کا وقت تھا۔ مشرق سے سورج کی آمد آمد تھی۔ آفتاب عالم تابنے افق سے سر اٹھا رہا

شامیں دروازہ پر پڑیں۔ اور سنہری قفل جگمگا اٹھا۔

جر لڑکے اور لڑکیاں پھاڑی پر چڑھ چکے تھے۔ وہ رات کی نیند سے اپنی ٹھکن اور مانگی دور کر چکے اور بیدار ہو چکے تھے قفل کا جگمگانا تھا کہ ان میں لمبل پیدا ہوئی۔ اور شوق اور شگ

نے ہر ایک کو اس قتل کو کھولنے اور مدد واز سے میں داخل ہونے پر آمادہ کیا۔  
 یکایک ان میں سے ایک بلند بالا۔ چست و توانا لڑکا آگے بڑھا۔ وہ نیم آستین اور گریبا  
 کٹی قمیص پہنے ہوئے تھا۔ اور گھٹنوں تک خاکی پتلون۔ اس کا جسم سٹرویل تھا۔ چہرہ سرخ۔  
 گردن سیدھی اٹھی ہوئی تھی۔ سینہ ناتواں تھا۔ بدن پسینہ میں عرق عرق تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی  
 ورزش کر چکا ہے۔ اس کے کندھے پر ایک کلہاڑا تھا۔ جس کو وہ بائیں ہاتھ سے تھامے ہوئے  
 تھا۔ اور دائیں ہاتھ میں ایک ”فرلادی“ کنجی تھی جسکو وہ مضبوط پکڑے تھا۔ وہ دروازے کے  
 قریب آیا۔ اور کلہاڑے کو زمین پر رکھ کر کنجی سے تالا کھولنے لگا۔ لیکن کنجی کی ساخت اور تالے  
 کے سوراخ میں بے حد فرق تھی اور یہ کنجی کام نہ آئی۔  
 آخر کار اس نے کنجی کو ہینکدیا۔ اور دل ٹکستہ ہو کر واپس ہوا۔ کنجی کو دیکھا تو اس پر  
 لکھا ہوا ”محنت“

اس کے بعد ایک اور لڑکا آگے بڑھا۔ وہ مغربی قطع کا لباس پہنتے ہوئے تھا۔ ناک پر ”نرڈز“  
 مینک ٹی تھی۔ اس کی پیشانی بلند تھی اور چہرے سے شائستگی اور ذکاوت ٹپکتی تھی۔ مگر گردن کسی قدر  
 جھکی ہوئی تھی۔ اس کے بائیں ہاتھ میں ایک ضخیم کتاب تھی جو شاید انسائیکلو پیڈیا ہو۔ اور دائیں  
 ہاتھ میں ایک کنجی جس پر ”سونے کا طبع“ تھا۔ اس کا چہرہ بشارت تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اس کو  
 اپنے اوپر اعتماد ہے۔

اس نے بڑھ کر تالے کو کھولنا شروع کیا۔ کنجی کو تالے میں ڈال کر گھمایا۔ اور تالے کو ہات  
 سے جھٹکا دیکر کھولنا چاہا۔ لیکن وہ نہ کھلا۔ اس نے کنجی کو پھر کئی بار گھمایا۔ اور بہت کوشش کی  
 کہ تالا کھل جائے۔ لیکن ناکام رہا۔ اب اس نے کچھ دیر غور کیا۔ اپنی پیشانی پر ہات پھیرا۔ پھر کنجی  
 کو تالے میں چھوڑ کر اپنی کتاب کو کھولا۔ اور مدد واز کی پھر دیر تک کچھ پڑھا۔ اس کے  
 بعد کنجی کو تالے سے نکال لیا۔ اور جیسے ایک چوٹی سی ریتی نکال کچھ دیر تک کنجی کو درست  
 کرنا رہا۔ اس کے بعد کنجی کو قفل میں ڈال کر پھر گھمایا اور بہت کوشش کی کہ کسی طرح قفل کھل جائے

لیکن سب بے سود ثابت ہوا۔ اور تالانہ نکلا۔

آخر کار اس نے بے دل ہو کر کبھی کہہ دینا کیا۔ اور انسر وگی کی حالت میں اپس ہوا۔  
کبھی پر نظر ڈالی تو اس پر علوم و فنون "کھا ہوا پایا۔"



حاضرین پر اس قابل لڑکے کی ناکامی سے کچھ ایسا اثر ہوا۔ کہ دیر تک کسی کی ہمت نہ پڑی  
کہ آگے بڑھے اور اسے کو کمونے کا مقصد کرے۔

آخر ایک لڑکا جو بڑا چٹلا اور بہت قاسم تھا۔ اور ہر ایک کو لے دیتا تھا۔ آگے بڑھا۔  
اس کی بیانی کچھ آگے چلی ہوئی تھی۔ آنکھیں کچھ چھوٹی چھوٹی تھیں۔ ناک سنوارا اور بڑی تھی  
ہونٹ چٹے تھے لیکن منہ کچھ کھلا رہتا تھا۔ وہ مثیلے رنگ کا لباس پہنے تھا۔ اور اس کے بعد  
اور لڑکوں میں شکل سے نظر آتا تھا۔ اس کے تحفہ و نزار جبہ کو دیکھ کر یقین نہ آتا تھا کہ اس  
پہاڑی راستے کو طے کیا ہوگا۔ اور فی الحقیقت وہ اپنے ایک قوی دوست کی کمرے سے بند ہو کر  
اور اس کی دیر سے اوپر چڑھا تھا۔ اس کے کندھے پر ایک بال تھا اور ایک کندہ اوقات میں کنبوں کا  
ایک بڑا گچھا۔ اس گچھے میں "اھنی فولادی فخری" بیسوں چھوٹی بڑی کنبیاں تھیں۔  
اس نے دروازے قریب آ کر تعجب خیز پھرتی کے ساتھ یکے بعد دیگرے کنبیوں کو  
اتارے میں لگا نا شروع کیا۔ لیکن اتنی کنبیوں میں ایک بھی تارے میں نہ لگی۔ اس کے بعد اس نے  
ایک تپلی سی کیل قفل کے سوراخ میں ڈاکر اس کو خوب مروڑا اور ہلایا۔ اتنا بعد تارے کو  
خوب جھٹکے دیئے۔ لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اور وہ تالانہ کھول سکا۔ اس نے ہنسر  
کنبیوں کو زمین پر چلک دیا۔ اور غاموشم اپس چلا گیا۔

کنبیوں کے چھلے کو دیکھا تو اس پر یہ حرف لکھے ہوئے تھے "مکرو حیلہ"



اب لڑکوں کا فیہ آیا۔ ایک چھوٹی سی لڑکی آگے بڑھی اس کے سر کے بال کھٹے ایک بیٹی تھی

سے چھ بندھے تھے۔ وہ ریٹلی فکس سفید لمبے موزے پہنچاڑی کسرخ برٹا پہنے ہوئی تھی۔ اس کے بائیں ہات میں کچھ گڑیاں تھیں اور جرمینی کے کھلونے بٹل میں ایک بیڈ منشن کا ہاتھ تھا۔ اور دائیں ہات میں ایک ”لکڑی“ کی کچی۔ وہ بے تحاشا دوشی ہوئی آئی، راستے میں ایک چھوٹا سا لڑکا تھا۔ اس کو ایک جست میں پھلانگ گئی۔ اور پھر دوڑ کر دروازے کے قریب پہنچی دیکھنے والوں کو گمان ہوا کہ وہ دروازے سے نکلوا جائے گی۔ لیکن اُس نے اپنے آپ کو بچا کر دیکھا دیا۔

یہاں ایک مختصر رک جانے سے کھلونے اُس کی بٹل اور رات سے نیچے گر پڑے۔ اُس نے اس کی کچھ پھانسی اور اپنی لکڑی کی کچی سے قتل کھونا شروع کیا۔ جوں ہی اس نے کچی کو قتل میں گھمایا۔ لکڑی ڈسٹ اُٹھی اور کچی بیکار ہو گئی۔ یہ دیکھ کر اس نے ٹوٹی ہوئی کچی کو باہر نکالا۔ کچھ بڑبڑائی اور کچی بانہ لے کر کوسنے لگی۔ اور کچی کو زمین پر پڑے سا دیا۔ پھر اپنے گرنے والے کھلونے سنبھال کر دوڑ کر واپس چلی گئی اس کا رگڑاری کو دیکھ کر حاضرین سب ہنسنے لگے۔

لکڑی کی کچی کو جو دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا ”لھو ولعب“۔

اب ایک اور لڑکی آگے بڑھی۔ وہ جبین تھی۔ انکی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ لب چٹکتے تھے اور ایک دوسرے پر جھپٹے ہوئے اور ہرے پر سرخ نام کردہ تھی۔ وہ گردن نیچے جھکائے اپنے خیالات میں غرق بائیں انھیں گلاب کے پتوں کا ایک خوشنما اور ہلکا ہوا گلہ سے لیے دروازے تک پہنچی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک ”چاندی“ کی کچی تھی جو سو سو کی شمعوں میں جھللا رہی تھی۔ اس مد جبین کو دیکھ کر حاضرین نے گمان کیا۔ کہ اب قتل ضرور مکمل جائے گا۔ مازین نے کچی کو قتل میں ڈالا اور گھمایا۔ لیکن اُنہوں نے کچی بہت نرم تھی۔ ٹیڑھی ہو گئی اور تالے کے بیوہ کو نہ گھما سکی اس نے کچی کو زناہر ڈالا۔ یہ دیکھا۔ اور نکال کر پھینک دیا۔ پھر بیٹے پر ہات رکھا۔ ایک ”سر دھیری اور بجات زارو“ اس ہوئی کچی پر نظر ڈالی تو دیکھا اس پر معروف کندہ تھے

”محبت“۔

اس امید شکن ناکامی کے بعد کسی کو اس تھی کہ یہ تالا مکمل کئے گا۔ حاضرین ایک دوسرے کا



منہ تک ہے تھا۔ ناگاہ ایک لڑکی جو ایک کونے میں باطنیان کھڑی تھی۔ سامنے آئی۔ وہ ہندوستانی  
وضع کا سادہ مگر موزوں لباس پہنے ہوئی تھی۔ اسکا ہندو یا سولہ سال کا سن تھا۔ رنگت گوری  
تھی مگر رخسار سے تندستی کی سرخی ہلک رہی تھی۔ آنکھیں شرعی نقیبیں چہرہ بھولا بھالا تھا مگر پیشانی  
سے دکاوت اور سعادت کے آثار نمایاں تھے۔ سعدی شیرازی کا یہ شعر اس پر صادق آتا تھا۔  
بالائے سرش زہر شمندی سے تافت ستارہ بلمندی

صحت اور شہتی اس کے جسم سے عیاں تھی۔ اس کے اعضا کا تناسب موزوں تھا۔  
اس کے گلے میں حائل شریف تھی اور بائیں ہات میں ایک کشیدہ۔ اور دائیں ہات میں  
ایک طلائی ”کنجی“ تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ اس کے انداز سے معلوم ہوتا  
تھا کہ وہ مطمئن ہے کہ قفل کھول دے گی لیکن اس استاد میں غردہ کا بالکل دخل نہ تھا۔ چند  
قدم چل کر اُس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ گریا امداد غیبی کی خواست نگار تھی۔  
اور زبان حال سے کہہ رہی تھی کہ۔

وَلَقَدْ هَمَمْتُ تَشَاءُ وَتَزِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ

دروازے کے پاس پہنچی اور طہیستان سے قفل میں کنجی ڈالی۔ کنجی کا ایک مرتبہ گھومنا تھا کہ قفل  
کھل گیا۔ اور دروازہ ماہر گیا۔ حاضرین نے تحسین فرین کا ایک غلقہ لبند کیا جس کی گونج  
آسمان سے ٹکرا کر آئی۔ ۴ فلک گفت احسن ملک گفت زہ

یہ ایک اس لڑکی کی والدہ آموجد ہوئی۔ اُس نے اپنی چہیتی اور فرما خبردار بھی کی  
پیشانی پر برسہ دیا۔ اور اس کو مبارک باد دی۔

اُس کے بعد اُس نے اس طلائی کنجی کو حاضرین کو دکھایا۔ کنجی کے سرے پر کھجا ہوا تھا  
”اطاعت“ اور لمبائی پر یہ آیت کندہ تھی۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

علی احمد صابر ایگزیکٹو انجینئر از آسم

## سیرین

انگلستان سے ۲۴۹۵ رسالے ماہ مارشیاںج ہوتے ہیں۔ اکیلے لندن کے ۸۷۴ نکلتے ہیں +

پچھلے موسم خزاں میں مریخ زمین سے نسبتاً زیادہ قریب گیا تھا۔ نومبر میں اس میں اور زمین میں ۴ کروڑ میں لاکھ میل کا فاصلہ تھا اور ساری سردیوں سرشام سے پستابہ لال لال چمکتا ہوا صاف نظر آتا تھا بڑی بڑی دُوربینوں سے اس ستارہ کا اس عرصہ میں مطالعہ کیا گیا۔

دو پچاس سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ ہیست، وائک کا عقیدہ تھا کہ مریخ ہماری زمین کا ایک چھوٹا نمونہ ہے چنانچہ وہ ان دونوں میں بہت سی مشابہت کی باتیں بیان کرتے تھے۔ ۲۵ برس پہلے کہ یہ خیالات بدل گئے اور نتیجہ نکالا گیا کہ دونوں کرہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ماں کی ہوا کا درجہ نقطۂ انجماد پر جانے کے درجہ سے نیچے ہے اور ماں کی ہوا میں پانی کے بخارات نہیں ہیں۔ زائہ مال کی لاول صاحب کی رصد گاہ کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں کی آب و ہوا بہت کچھ مشابہہ ہے یعنی سائے نظام شمس میں ہی دونوں سیارے ایسے ہیں جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملنے ملتے ہیں بلکہ ۱۹۲۶ء کی تحقیقات نے اس نتیجہ پر مضمبوط کر دیا ہے کہ مریخ میں آبادی ہو سکتی ہے +

اب تک ہی مشہور تھا کہ عورت نمون کا دوسرا نام ہے لیکن اب اسے متحدہ امریکہ کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اعزاز بکلی کو مال ہے +  
ایسے حالات کا معائنہ کیا گیا ہے کہ کبھی ان قراصوں کے خلاف جو اس کے لیے ماحولیاتوں

نے تحقیق کیے ہیں یہی سلاخوں والی عمارتوں کے کمرہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ آخر اس کی دستبرد سے بچنے کے لیے اور کیا صورت ہونی چاہیے +

بجلی درختم کی ہے۔ ایک الٹی سی چمک جو دُور کو منقہ نظر آتی ہے۔ اس میں تڑپ ہوتی ہے لیکن اصلی چمک چند نہیں آتی۔ دوسری کو منقہ ہوتی شاخدار بجلی۔ اس میں پٹیاں پہنچ اور دنمانے نظر آیا کرتے ہیں اور آدمی کے دل پر غمت چھا جاتا ہے۔ یہی بھی خطرناک ہے +  
یہ گلیں اتنی لمبی نہیں ہوتیں جتنی نظر آتی ہیں۔ مین سر پر سے آدھ میل سے آتی معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن اکثر ایک لمبہ (چمک) طول میں ۵ میل ہوتا ہے۔ ایک لمبہ ۵۶۰۰ من و وزن کی میل کو ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دکیل سکتا ہے +

ہماری خوش قسمتی سے سو میں سے ایک بجلی کی کرک ہم تک آتی ہے ان میں سے بہت سی درختوں یا دھات کی بنی ہوئی چیزوں کے ذریعہ زمین میں داخل ہو جاتی ہے۔ آدمی جرمی میں مختلف قسم کے درختوں پر بجلی کے اثر کی تحقیقات کی گئی۔ سائے درختوں میں پہنچ کے درخت میں بجلی کھینچنے کی زیادہ قوت ہے۔ ویسے سائے درختوں کے تنے بیگنے پر بجلی کو زیادہ کھینچتے ہیں۔ اگر تناؤ زیادہ چھالدار ہوگا اتنا ہی درخت کو زیادہ نقصان پہنچے گا۔ ایک محقق نے ایسا تصویر کھینچنے کا صندوق لے جلا دیا ہے جو ایک خطہ میں بجلی کو جذب کرنے کی سچکڑوں تصویریں لے لیتا ہے۔ ان تصویروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی چمک ایسی معلوم ہوتی ہے گویا ایک بے ڈھنگے طور سے پلٹے ہوئے رستے کو چار پر سے پھینک دیا گیا ہے۔ یہ غلط خیال ہے کہ بجلی ایک جگہ ایک مرتبہ سے زیادہ نہیں گرتی۔ بسا اوقات وہ کئی کئی دفعہ گرتی ہے +

رعد کے طوفان میں درختوں کے نیچے کھڑا ہونا بڑا خطرناک ہے۔ دھات کے برتن یا چیزیں جیسے پھاڑ، قیشہ وغیرہ لیے پھرنا بھی غیر محفوظ ہے۔ گویا یہ بعد اطر بقہ معلوم ہوتا ہے لیکن یہ عذر کہ دھات کی ایسی چیزیں اپنے سے سو گز پر سے پھینک کے زمین پر منہ کے بل چل کے جان

بچے لے یا کسی گھنی پہاڑی میں جا بیٹھے جو کسی درخت سے سوگزن کے قاصد پر ہو۔ اسی  
چھتری جس کی ڈنڈی کسی دھات کی ہو رعد کے طوفان میں نہایت خطرناک ہے۔ انب تک  
کرتی مافقہ ایسا سننے میں نہیں آیا کہ کسی ریل پر بکلی گری ہو۔ جہازوں پر بکلی گرنے کی مثالیں  
ایک دو ہی ہیں لیکن تحقیقات سے وہ صورتیں ایسی پائی گئیں کہ اگر ماں جہاز بھی نہ ہوتے  
تو بھی بکلی اس جگہ گرتی +



جاپان کے دارالسلطنت ٹوکیو میں ایک باورچی خانہ کھلا ہے جو سانپوں مینڈکوں کچھو  
اور نہ ہریلے مینڈکوں کا سالن ملایا کرتا ہے اور بڑی کامیابی سے چل رہا ہے +  
”کوڑیا لے سانپ کا گوشت غدودی بیماریاں اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرتا ہے  
اور عام طور پر صحت کو اچھا کرتا ہے“ یہ ایک اشتہار کا مضمون ہے جو اس دوکان میں  
ایک جگہ لگا ہوا ہے دوسرا اشتہار میں گھونگھروں کے قہیہ کو عام کمزوریوں کے لیے مفید بتایا گیا ہے  
اس شہر کے بعض فیز حروف مقامات میں سانپوں کے اور باورچی خانے بھی ہیں جہاں  
کھرہ کیوں کے سامنے شیشے کے ڈبوں میں زندہ سانپ پیچ و تاب کھاتے دکھائے جاتے ہیں  
سانپ کے گوشت تیل یا گٹھن کو عمدہ دوا سمجھا جاتا ہے۔ ان باورچی خانوں کو سانپ ہٹا  
کر ڈیالے بہت سے بیشہ و رہاڑوں کو لدلوں وغیرہ میں گشت لگانے رہتے ہیں۔ ایک کبلی  
ڈیڑھ روپیہ سے ۶۸ روپیہ تک میں ملتی ہے +



پیرس کی پولیس نے بڑی ہی شکل سے ایک منٹلیں چرک پڑا ہے۔ مدت وہ اس کے پیچھے تھی لیکن  
یہ بھی اس قدر چالاک تھا کہ دھڑلے سے چوریاں کرتا تھا اور ہاتھ نہ اٹاتا تھا۔ اس کا نشان بک موٹو دار داتا  
پر نہ لٹا تھا اسنے ایک عجیب شین بنائی تھی جس سے وہ پیچیدہ سے پیچیدہ تالے کو کھول لیتا تھا اور  
اسے یا دروازہ کو ذرا بھی نقصان نہ پہنچاتا تھا۔ وہ بڑی شان سے رہتا تھا۔ اس کے پاس دو خوبصورت

مورٹیں تھیں اور اسکا مکان خربک راستہ دھیرہ کستہ تھا جس پر اس نے قیس ہزار روپیہ خرچ کیا تھا۔ وہ پانچ سال سے اپنی عجیب غریب چوریوں کی بدولت عیش عشرت سے زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس اثنا میں بہت سے مکافوں میں اس نے چپ چاپ چوری کی۔ سو کمال کے چلے جانے کے ماں ذرا سا بھی نشان کسی کے آنے جانے کا معلوم نہ ہوتا تھا +

چند ہی روز ہوئے اس نے ایک ماہر موسیقی کو اپنا خدمتہ مشق بنایا۔ وہ چھٹی پر اپنے وطن گیا تھا۔ واپسی پر اس کے دیکھتا ہے کہ ساٹھ ہزار کے زیورات اس کے خاص کمرہ سے غائب ہیں اور اس سے ڈیڑھ گنی قیمت کے ہاتھی دانت اور چاندی کی سامان بھی جا رہا ہے۔ لطف یہ کہ یہ بھی تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کسی نے کمرہ کا دروازہ کھولا ہے یا صندوق کو ہاتھ لگایا ہے۔ پولیس نے بڑی جانفشانی سے اسے پر ایک نہایت باریک نشان دیکھا جو کسی نہایت مضبوط باریک فولادی سٹی سے کیا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ ایک پڑوسی نے بتایا کہ عدم موجودگی میں ایک خوش پرشاک نرجمان کو تین دفعہ کمرہ کا دروازہ کھولتے ہیں نے ضرور دیکھا ہے۔ میں نے سمجھا کہ وہ یا تو ان کا رشتہ دار ہے یا دوست جس کے پاس کمرہ کی کچی ہوگی +

اسی مہم کے سوراخ ایک اور کے دروازہ پر دیکھا گیا جہاں سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ کا زہور اور چاندی کا سامان اڑ گیا۔ آخر پولیس نے بڑی جرموں کے بعد اس شخص کو گرفتار کیا اس کی عمر ۲۸ سال کی ہے اور ایک ۲۶ سالہ خوبصورت لڑکی کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے مکان سے بیٹا چاندی کا سامان زہور وغیرہ برآمد ہوا۔ اس نے اپنے جرم سے اقبال کیلئے جو بیاس سے چوری کرنے کے طریقے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ ایک از ہے۔ میں ایک مخفی مشین سے تسمے کھول لیتا ہوں۔ وہ مٹین اس نے نہیں بتائی اور ذرا سکی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی +

محمد ظفر

## اظہارِ مسرت

عصمت کا ایک وہ زمانہ تھا جو شانہٴ اہم اور شانہٴ اہم میں باعجب کہاں کا زمانہ تھا شباب کی بہار ٹوٹا رہا تھا پھر اس کے چمن کو بادِ خزاں کے ہونکوں نے برباد کر دیا لیکن اسکی صوت اس درخت کی سی کر دی تھی جس کے چند پتے باقی رہ گئے ہوں اور آئندہ کے موسم بہار کے انتظار میں بادِ خزاں سہجے بج کر اپنی جان بچاتا ہو خدا کا شکر ہے کہ اس نے بادِ خزاں کے صدات نہایت ہمت و استقلال کے ساتھ برداشت کیے اور بہت سی شکلوں کا سامنا کیا جب کسی پر مصیبت آتی ہے تو اس کے دوست بھی اسکا ساتھ نہیں دیتے بلکہ منہ پھیر لیتے ہیں اس طرح عصمت کے معارفین اور قدیم مضمون نگاروں نے وٹھیل چھوڑ دی تھی اور مولانا راشد الخیری صاحب نے بھی عصمت سے کچھ سی لینی کم کر دی تھی۔ مولانا نے سالانہ میں سالہ تمدن نگاروں نے ایس وقت ایک خط مولانا کو لکھا تھا کہ آپ نے ایسے وقت میں جبکہ سالہ عصمت عنوانِ شباب کو پہنچا ہے ناحق ہی تمدن جاری کیا۔ نتیجہ یہ ہوگا دو دلی کی وجہ سے یہ بھی جائیگا وہ بھی جائیگا۔ اسکا جواب ہم نے یہ ملا کہ تمدن کے جاری کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ تمدن نے عصمت کو کمزور کر دیا تھا۔ جب تمدن دینا سے ناپید ہو گیا تو عصمت پر پھر بہار آئی شروع ہوئی۔ اور اب تو عصمت پر اشارہٴ اندر دوبارہ جوانی کا عالم چھایا ہے اس کے پُرانے مضمون نگاروں نے قلمی امداد جاری کر دی اور مولانا راشد الخیری صاحب کو اس سے وابستگی ہو گئی۔ اور عصمت کے شباب کا ہی یہ اثر ہے کہ مولانا راشد الخیری صاحب جو مصروفِ مشہور ہیں جگہ جگہ معنایں ہمیشہ رد لایا کرتے تھے اب بادِ بہار نے انکے دماغ کو بھی ایسی تغیر بخانی کہ انکے مضمون ناقدی نے رونق دلائی کہ سنایا دیا۔ خدا کرے کہ عصمت اب ہمیشہ اسی عالم میں ہے اور اسی شان سے اپنے وقت مقررہ پر نکلا کرے جناب لری رازق الخیری صاحب جس محنت سے عصمت کی خدمت کر رہے ہیں اسکا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو رسالوں کی ایڈیٹری کر سکتے یا رسالے نکالتے ہیں +

صغیر اہمالیوں مرزا (حیدر آباد کن)

## بزمِ عصمت

جن پہلوئوں نے عصمت کو اس مہینہ میں خریدار دے دی ہے یا خوشی یا غم کے موقع پر غریب و یتیم کو نام زد ہو کر رسالہ جاری کر دیا ہے ان کے خطوط جنوری نمبر میں شائع ہو گئے +

یکم اکتوبر کے پرچہ "عصمت" میں بیگم صاحبہ جن محمد نے چھپنے کا نسخہ دریافت کیا ہے۔ میں یہ آزمائی ہوئی دعا تحریر کرتی ہوں۔ نہایت مجرب ادب بالکل معمولی ہے۔ کیٹلا جو ایک جنگلی پروا ہے اور اکثر مقامات پر گھاس وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ درخت اس کے چھوٹے چھوٹے تمام پتوں اور درخت پر کاٹنے۔ پتوں گہرے زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں ملینہ کر کے پورایٹر کھل کر عرق نکال لیا جاوے۔ اور روزانہ دو یا تین گھنٹہ تک عرق کو ہاتھوں پر لگاتے رہیں۔ ہر روز تازہ عرق نکالا جائے انتشار اکثر چند روز کے برابر استعمال سے قلعی آرام ہو جاتا ہے زخم اچھے ہونے پر بھی دوسرے تیسرے روز برابر لگاتے رہیں۔ میرے ایک عزیز سال گذشتہ اسی عرق کے استعمال سے اچھے ہو چکے ہیں اور بفضلہ خدا اب تک اچھے ہیں +

بیگم مصطفیٰ حسین انجیر نھر

گرمی خیل اور علوا سوہن بنانے کی ترکیبیں جنوری شمارہ کے پرچہ میں شائع ہوئی + ایڈیٹر (۱) اچھے کچھ عرصہ سے مرض نسیان کی شکایت اہت بڑھ گئی ہے۔ اتر یہ حالت ہے۔ کہ میں تمام معنوں بڑھ جاتی ہوں لیکن بعد کو بالکل یاد ہی نہیں ہوتا کہ کیا پڑھا تھا۔ نیچے کی سطر پڑھتی ہوں اور اوپر کی بھولتی جاتی ہے۔ ہر باقی کر کے ڈاکٹری یا طبابت میں دستگاہ رکھنے والے میں یہائی اس عاجزہ کو اس مرض کے اسباب و علاج سے مطلع فرما کر منور احسان فرمادیں +

(۲) سبھے تاریخ حریت اسلام معنفہ مولوی محمد دین فرق مطلوب ہے کوئی بہن مطلع فرمادیں کہ میں دوکان سے دستیاب ہو سکے گی +

افضل بیگم اہلبہ محمد اور سیر محمدی ملک ستر

کچھ عرصہ سے میرے لڑکے کی آنکھوں میں رے پڑ گئے ہیں کسی دعا سے فائدہ نہیں ہوا اگر کسی بہن کو کوئی آزمودہ نسخہ معلوم ہو تو بذریعہ رسالہ عصمت مطلع فرمائیں +

مولانا محمد الحق صاحب قبلہ دیوبندی کا ترجمہ کیا ہوا کلام پاک کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہو

دین پھر (جلد دوم) مجنور سے خط کتابت کیجئے مانیجو

ایک عصمتی بہن از پشاور ڈاکٹر غنی مال

بچے سیخ کے کباب کا سالہنیک طور سے نہیں معلوم ہے اگر کسی عصمتی بہن کو معلوم ہو تو برائے ہر باقی سب ترکیب سے اطلاع کریں منور و مشکور ہوئی +

ہمیشہ و محمد صادق از سیفی

دعوتِ شریعت کے پرچم عصمت میں جناب مولانا راشد الخیری صاحب قبلہ کا ایک سلسلہ مضمون (ضمانہ بعنوان ”حرار اور انسان“ شائع ہوتا تھا ہے اُس کے دیکھنے کا بے حد اشتیاق ہے۔ برائے کرم بذریعہ عصمت بچے آگاہ کیجئے کہ آیا وہ کتابی صورت میں شائع ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کس طرح دستیاب ہو سکتا ہے؟

(عروہ انسان عنقریب کتابی صورت میں شائع ہوگا مینچرا)

دینی رہ بھی صداقت فرمائیے کہ مصطفیٰ نہیں مستند سوانح زندگی حضرت عائشہ صدیقہ جو کسی قابل حضرت کی سلیس اُردو میں با نظم تحریر کی گئی ہو، اپنے تجربہ کی بنا پر، قیمت دوکان فہم کا پتہ بتا کر منعت کریں۔

میرے سر اندیشانی میں کم و بیش ہر روز درد و دہاکرنا ہے کوئی سینے دھڑکنے کے کام سے زیادتی ہوتی ہے، دلانے دکن کرنا نہ ہنے سے کچھ آرام معلوم ہوتا ہے یہ عارضہ پہلے بچپن سے ہے جس کو اب دس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ غذا کوئی "حصصی بہن" دیا جگہ جرب و آزمودہ نسخہ سے اطلاع بخشیں میں تازہ بست احسان مند رہنگی متعدد دوا کہائی ڈاکٹری دینانی مگر اس بلا سے نجات نہیں ہوئی۔ امید کہ ہمیں ضرورتاً توجہ فرمائیں گی

راقیہ۔ منتظر جواب مسز مطیع الرسول حیدر آباد

باقی تمام خطوط جنوری نمبر میں شائع ہو گئے۔

مینجر

فوبہ کے معنی کا مل یہ ہے:-

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا  
 قرضہ مندرجہ ذیل بیوروں کے نام نکلا ہے۔ جبکہ گنا میں روانہ کی جا چکی ہیں :-  
 (۱) غوث شید جہاں بیگم بنت ضیاء ہسلوم مفتی انوار الحق صاحب ایم اے بیورو  
 (۲) اہلیہ غلام محمد صاحب شجرہ جلال آباد (افغانستان)  
 (۳) مس اقبال ہشتیان علی ای لے سی سیمنی چیمبرہ۔

۱۵، نومبر تک، خریداری خیر کھہ کر، صبح، مل بیچنے والی باقی بیسیوں کے نام :-

مدرسہ میں ہر ماہ تین سو روپے کا مہینہ ملا۔ وہ خیر مولوی محمد عمر پرنسپل اسلامیہ کالج بہشتیا  
راہبہ خانم مدرسہ۔



**چندر آباد دکن** - خیرالنساء عثمان پورہ - اہلیہ رزاقہ زادہ بیگم - بشیر النسا بیگم - مسز طبع الرسول  
مسز محمد امجد علی امجد - ہمشیرہ میر محمد علی تربہ بازار - بنت منیر الدین مرحوم اسٹیشن روڈ - مسز سید  
محمد سانچہ توپ - منہ بیگم معرفت شرم صاحبہ اور بیگم آباد دکن - بیگم مرزا نصیر احمد گلندہ ضلع - بنت  
سید کریم الدین بلارم - مسز عبد السلام خاں ضلع کریم نگر - سید ابراہیم نہری اور بیگم آباد کریم آباد  
مسز سید ذاکر - بنت سید محمد صاحب - ۱۰۵ مسز نذیر حسین صدیقی +

**صوبہ متوسط و برادر** - مسز محمد حاتم الدین چاندنی ناگپور - محمد النسا خاتون انواری سٹیشن  
بیگم سید محمد احمد گڑھ چڑھلی - اہلیہ سید عبدالرؤف ناگپور ہمشیرہ اگر اہل  
آئی ای ایس جھنڈا - دختر سید آل رضا حبیب جیتل - مسز حسن علی صاحبہ انوارہ - بنت تقی الحسن  
کھام گاؤں - دختر نجیب الدین احمد دارواری ارواٹی - بیگم محمد عبد سبحان خاں اکوڑہ - شہزادہ محمد ضیہ  
ایچ پور - ذاب بیگم غلام علی بیگ دریا پور - نفیس بیگم اکوٹ - سید حمید فانی اسلامپور سکول ارواٹی  
بنت شاہ محمد عبد الرحمن ای اسے سی ارواٹل +

**بھٹی سندھ** - فضل بیگم جہی سندھ - بنت شیر علی خاں سماٹہ - صفرا خانم شکار پور -  
پنج ایس حلیم بیگم پورہ سورت - مسز حبیبہ اشرف خاں پونا - باجری دیکھ  
ہیٹا مال گاؤں - مسز عبدالرحمن باکٹھ سورت - منہ سہیل علی بیٹی - سیدہ سردی بیگم پونا - مسز جی آئی  
ماف بیٹی - مسز عثمان علی انصاری صاحبہ ام لے (لندن) - ہمشیرہ فیروز سندھ +

**بنگلہ** - مسز کے ام حسن چیرچ روڈ بلوڑہ - مسز قمر زکریہ نوپ قلعہ کلکتہ - منہ عائشہ بنت احسان احمد کلکتہ  
ایس کے صفرا بیگم سہزارہ کلکتہ - سارہ خاتون چیت پور روڈ کلکتہ - مسز آصف عظیم الدین  
سٹریٹ کلکتہ - مسز احسان عظیم گوڈاگرہ بی بی رضیہ کلکتہ - اہلیہ حاجی خادکیش کلکتہ +

**بہار اترکھ** - عادیہ خاتون معرفت پروفیسر محمد مسلم بڑی بارہ - بنت سید سعید عالم پرنسپل لا کھی پٹنہ  
حبیبہ بنت ذاکر عبد الباقی پٹنہ - بریگنٹ شہنشاہ علی امام شیخ پورہ مرنگیر - اہلیہ  
حبیبہ منہ خاں گلزار پٹنہ - ہمشیرہ سید ہدی حسن کچھوہ سارن - بیگم سید محمد عام پٹنہ سٹی - بنت محمد  
محبوب عالم دیوان غلہ پٹنہ سٹی - ذریعہاں گلزار پٹنہ - بیگم احمد غفور کھجولی دربنگہ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲  
گرہنی بارہ پٹنہ - سر میر بی بی ہاگھور - ل - ب گیا +

**وسط ہند و آسام** - مسز عبد الباقی خاں بہ پال لاسہرہ - دختر مودی عبد الرؤف انصاری  
دکیل مشکوڑا ایدہ - مسز سردار خواجہ محمد اکرم بی اسے بہوپال -

عائشہ خانم بچ پور - بنت محمد احمد اجیر - بنت شفقت حسین خاں لکھ پور +

**صوبہ دہلی** - احمد سلطانہ بنت نجیر الدین جیسا پور دائرہ نئی دہلی - بنت عبد النبی محمد قلیاٹی دہلی

مہشیرہ ساجد علی خاں روشن آرا بلخ دہلی۔ ناصرہ بیگم خیری بیعت جہاں۔ محمدی بیگم۔ بیگم مرزا  
عبدالرحمن بیگ سرفراز خاں۔ رقیہ خانم گڑگڑوہ \*

**پنجاب و سرحد** بہت شیخ علی احمد صاحب جج ہوشیار پور۔ ایس بی طاہرہ لاہور۔ خورشید بیگ لاہور  
ممتاز بیگم راولپنڈی۔ بہت خانصاحب ڈاکٹر محمد خاں کٹر فریڈ پور۔

اقبال بیگ منٹگری۔ مسٹر سید عطاء اللہ شاہ بیرسٹر ہالندہر۔ نواب سعید خانم دیناگر۔ بیگم چوہدری  
نور احمد خاں انسپکٹر۔ باعث بھٹوان۔ مسٹر عزیز احمد خاں لغٹ کپور قلعہ۔ کلثوم سعید خانم دیناگر  
کنیز فاطمہ لہر۔ نور فاطمہ بیگم ڈسپینسری منٹگری۔ سیدہ اقبال بیگم ملتان۔ خاتون جہاں نگر  
مسٹر محمد علیل خاں خورشید منزل لاہور۔ بہت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کبیکل ایگزیکٹو لاہور  
مسٹر سید منظر حسن کبیکل سیالکوٹ۔ رشیدہ خانم سیالکوٹ۔ ح۔ ق۔ خانم وھوگرانی  
مسٹر الدین بخش میو سرحد۔ مسٹر راہہ محمد انور خاں۔ کوٹ فضل داد خاں منٹگری۔ اہلیہ ام خا  
انجینئر منٹگری۔ انسٹل بیگم لدھیانہ۔ رشیدہ خانم جھنگ۔ ق۔ ب۔ لائل پور۔ مسٹر لغٹ  
خانسی شہد حسین نوشہرہ۔ مسٹر ڈاکٹر محمد ایوب چوہدری جھنگ۔

**پٹی** بہت محمدی خانصاحب شیخ گڑوہ۔ بیگم محمد اعلیٰ صاحب کبیکل جمہور مسٹر حسن اختر  
بی۔ بی۔ چانسی۔ بہت مولوی اکبر علی صاحب بی۔ بی۔ تارس۔ انوری بیگم گورکھ پور۔

اہلیہ حکیم جواد علی کبیری۔ بہت میر ثامن علی بہرائچ۔ کنیز بانو مہشیرہ سید محمد صادق انسپکٹر پریس۔  
بہت فضل الرحمن خاں امیر اسی شاہ جہاں پور۔ بلقیس جہاں جوہر۔ بیگم سید احمد میاں شیخ پورہ  
برابر۔ مسٹر عبدالرحمن انجمی گورکھ پور۔ مہشیرہ شیخ مختار احمد انصاری گھوسی اہلیہ سلیم منڈری  
جمشید بیگم گورکھ پور۔ نذر النساء بی بی گورکھ پور۔ مہشیرہ محمد ہادیوں برقی علی گڑوہ۔ مسٹر مصطفیٰ حسین بلانی  
مسٹر انور محمد خاں دہرہ دون۔ حمیدہ بیگم بی۔ بی۔ جہاں بیگم سہا پور۔ مہشیرہ محمد حسین منوی گھٹو۔ ام سلمہ  
بیگم سلیم پور۔ حسن بیگم قریشی ڈگرہ۔ مسٹر محمد ذاکر صاحب پوریا۔ زبیدہ خاتون گورکھ پور۔ بھانہ محمد عظیم مدنی  
کانپور۔ مسٹر حسن محمد شو پور۔ سید راحت حسین بلند شہر۔ مہشیرہ عبدالباری گھٹو۔ اہلیہ عبدالوہاب الدہ آباد  
مسٹر مشیر علی عباس آگرہ۔ مسٹر غلام ہادی علی گڑوہ۔ مسٹر سید حسن میرٹھ۔ مسٹر منیر الدین احمد گھٹو  
مسٹر عبدالرحیم چانسی۔ سید آمنہ الدہ آباد۔ اصغری بیگم ہر دوی۔ جمشید بانو فاروقی تارس۔ اہلیہ انعام الحق گڑوہ  
صاحبہ قطب الدین بڑا گڑوہ۔ ق۔ ب۔ صاحبہ عبدالستار میرٹھ۔ ایس ام سلمہ پھونڈ۔ مسٹر نذر  
تریا پور۔ الطاف احمد خاں۔ بی بی \*

مسٹر محمد حسین بی۔ بی۔ ہیڈ ماسٹر پورٹ بلوچستان۔ منشی عبدالوہاب خاں۔ جمیلہ خاتون۔ بہت قاضی  
جلال الدین علی گڑوہ۔ فضل کریم دلوا۔ ابوالکاف قریشی گھوسی۔ رضا امام انجمن۔

دہم عصمت کا باقی حصہ صفحہ ۴۷۹ پر دیکھئے

# رسید مضامین

(یکم اگست ۱۹۷۷ء سے ۱۵ اکتوبر تک)

(۱) یہ مضامین شائع ہونگے!

ملنگی رہبر و فیستار غیر می ام لے از برلن ( معاوضہ مضامین روزہرہ یکم فیضی ) ہریت من اشہر  
 روزہرہ یکم فیضی ( ریل کا پہلا سفر منسٹر سفارتناں ) سفر نامہ حج ( حامد یکم خیری ) ایٹن ملنگ  
 ( بلقیس صد ) تین آرزوئیں ( ظفر جہاں ) دختران اسلام ( بلقیس جہاں ) تحفہ سال نور مہرنا  
 آئینہ کان کی بیماریاں ( کلثوم سعید خانم ) گھر کی مکہ ملی رنگ میں ( عابد یکم ) انتہائی ظلم ( یکم غفر )  
 موٹا پا ( ص یکم ) انگریزی ٹیپی ( صفیر یکم ) ستر وادیہ ( فائز ) درد ( لطیف یکم ) سردیوں کے  
 کپڑے ( بلقیس جہاں ) اعلیٰ سہین کی ترکیب ( ادری یکم ) ہاجرہ خاتون الف خ بنت جلال  
 سی سی ( بنت خان بہادر محبوب حسن ) اگر مل فیل ( بنت نفی الحسن ) اخوان نعمت ( بنت خان بہادر  
 اشفاق حسین ) ساڑھی باندھنا ( ا۔ میدور ) گرمی میں بچے ( محمد ظفر ام لے ) \*

( جب ) یہ مضامین زیر غور ہیں

انوکھی رسم .. دریتہ ازہرا ( از حسین آباد ) کنایت شکاری ( از دنیا نگر ) سفون  
 بے عنوان ( از مانڈلے ) کھیتراعی ڈنگس ( از جھنگ ) افسر وہ عال کا نالہ طراز  
 ( حیدر آباد وکن ) ایک شب ( از بگ ) مسافر شب نظم ( مظفر نگر ) سنگتر سے  
 خط و کتابت ( دریا پور ) مر مرہ بنت بنانا شریعت اسلام اور پردہ ( نسیم ) دستکاری ( رفیقا )  
 سفون بے عنوان ( از اختر فکڑہ ) امریکہ کے فرقے جاپان کی ایک خاتون ( دن - حیدر آباد )  
 اونی کام ( از یالندہر ) تذریاز ( از دہلی ) موسم بہار نظم ( حیدر آباد وکن ) شہر کی خاموش رات ( کلکتہ )  
 نصیر یکم دہانی پت ( عورت اور مختلف مذاہب ) ( جالندھر ) خیر النساء ( خالہاں ) قصے ( از غازی آباد )

امتحان و فارغ ہونے کے بعد آبداد کا رآمد تجربہ کرنا سزاوارتہ حسن اتفاق (ڈوڈنگر گڑھ) معاشیات آزمائش  
دن جید آباد دکن (ماس ہونڈنٹننگر) تربیت اطفال (دی یاپور) زندگی کیونکر خوشگوار ہے (ملاٹ)  
نصیحت آمیز مضمون نگاری۔ بریل کا سفر (جو پور) جید سیلا (دوسری) بچے اور سوری (جنگور)  
دانشور کی حفاظت (اورنگ آباد) لغت (دہلی) پردہ اور رسم ختنی (مراد آباد) چہ خاند (ملکیم پور)  
بزم قدرت (اشفاق چانی) تعلیم (اس رشوک موی) ایک عہدداشت (حیدر آباد) فرائض شرفانی  
(دہلی) معلوم عورت (بارہ بنگی) زیب النساء (دہلی) جاپانی مکان میں ایک دن (حیدر آباد دکن)  
نماز (راچور) چوہی (جان دہر) زمانہ مسلم کلب کی تجویز (علی گڑھ) تاج گنج (دس بیگم) خدیبی حالت  
رب عنود (کرشنہ کے پھول) تیسری۔ چٹاپا۔ بلخ وغیرہ (عزیز ناز) مندر چہاں۔ غیبی بانی بنش لہا  
لبقیت چہاں بی بی۔ بنش عبد اللہ اب مقولہ وغیرہ (گلکت) جید آباد دکن۔ مننگیرا حور ارجل  
(۱۰۱۰۱۱۱۱)

## رجہ انا قابل اشاعت مضامین

- (۱) میرا حیس کی شاعری (۲) شہید کرنا (۳) خاک (۴) آسمانی شادی (۵) امام غزالی (۶) رابہری
- (۷) نور چہاں (۸) اتفاق (۹) رہنمائی (۱۰) جید سیلا (۱۱) ایک نبردست فرزند خدا کی بیگم
- (۱۲) ملاقات (۱۳) درستانہ مشورہ (۱۴) چین کی عورتیں (۱۵) مسرت حقیقی (۱۶) موتیا کا
- پھول (۱۷) فلاح النساء (۱۸) انانیت کی قربانی (۱۹) غرغزار والدین (۲۰) بچپن کی یاد
- (۲۱) آجور اور پانڈ (۲۲) بہت (۲۳) عورت کی مشکلات کا حل (۲۴) ہوائی جہاز۔
- (۲۵) قرآن مجید (۲۶) زعفران ناز (۲۷) طرافت (۲۸) قابل تقلید مشادی پر خلیات
- (۲۹) شادی پر خیالات (۳۰) لڑکیوں کی آزادی (۳۱) بے پردگی (۳۲) پردہ اور اسلام
- (۳۳) اسلامی پردہ (۳۴) چوکھڑا کعبہ (۳۵) تصویریں اور اسلام (۳۶)
- ہماری تعلیم کس رنگ میں ہے (۳۷) انگریزی مدارس (۳۸) سرکاری مدرسے اور روکیتگی
- آزادی (۳۹) اعلیٰ تعلیم اور معصیت (۴۰) زمانہ کا کا علی گڑھ (۴۱) کپڑے درزیوں
- سے سلوانا (۴۲) ہماری کمائی (۴۳) حالات زندگی رسالت آج (۴۴) نقد و ازواج
- برکت سہار (۴۵) نقد و ازواج (۴۶) تعلیم شہزاد (۴۷) تعلیم شہزاد (۴۸) تعلیم شہزاد (۴۹)
- (۴۸) تعلیم شہزاد (۴۹) کمال انسان (۵۰) سبیل کی جہالت (۵۱) بے عنوان
- مضمون تخلو شادی از چہ (۵۲) بے عنوان مضمون شادی از ایک خریدار۔
- (۵۳) کیا کیا ہو (۵۴) بعد از شرفین (۵۵) خاک (۵۶) بے عنوان مضمون تخلو شاہ
- انگلستان (۵۷) نماز (۵۸) سلطان ہند اور نماز (۵۹) پرمانہ (۶۰) شگنی اور آزادی
- (۶۱) کیا خط و کتابت جائز ہے (۶۲) منگیتر سے کوٹ شپ (۶۳) والدین کی مرضی اور شگنی
- (۶۴) بے دیکھے شادی (۶۵) ہماری موت (۶۶) زبان کی فریاد (۶۷) منازکے فوائد۔

(۶۸) اسے دوست کہاں ہے تو (۶۹) جوش اور انگ (۷۰) عصمت کا سا لگہ نہر  
(۷۱) ہم اور ہمارا پرچہ (۷۲) سا لگہ نہر دیکھ کر (۷۳) جولائی کا عصمت (۷۴)  
پیارا عصمت (۷۵) زمانہ رسالے (۷۶) عصمت کی قیمت میں اضافہ (۷۷) زمانہ  
سٹور کیوں کھلے (۷۸) یورپ اور خواتین +

## قصے کہانیاں

(۷۹) برقیسی کی صدر (۸۰) تصویر حیات کا پہلا رخ (۸۱) رقیبہ کی مند و پتی (۸۲) ماں کی  
نصیحت (۸۳) فیروزہ اور موت (۸۴) آزمائش (۸۵) انجام اسراف (۸۶) غرور  
کا سر نیچا (۸۷) شبیدہ کی یاد (۸۸) تعلیم انگریزی (۸۹) کاش میں جاہل ہوتی (۹۰) اٹلے  
میں کیوں زندہ ہو گیا (۹۱) انجام آزادی (۹۲) ترقی کا راز (۹۳) داوی ٹیکن اور ٹیکنیکل  
(۹۴) مسئلہ زندگی (۹۵) شبیدہ وفادار (۹۶) تالین بیری (۹۷) اگر دشمن نصیر +

## نظمیں

(۹۸) نصیحت (۹۹) درخان حسین (۱۰۰) نظم نعتیہ (۱۰۱) محرم (۱۰۲) نور محمد حسن۔  
(۱۰۳) سہرا دلی گتہ (۱۰۴) سہرا ربیعی (۱۰۵) چاندنی (۱۰۶) غنچہ ہندوہ۔  
(۱۰۷) واجد خیری کی مشادی پر مبارکباد (۱۰۸) عصمت کا سا لگہ نہر دیکھ کر (۱۰۹) قصیدہ  
(۱۱۰) دور بہار (۱۱۱) صداقت (۱۱۲) غریب الوطنی (۱۱۳) موسم گوارم (۱۱۴) برکات  
(۱۱۵) کسی کی یاد (۱۱۶) غزل (۱۱۷) ایک آنہ زور +

دسمبر سلسلہ کے پرچہ میں مضمون نگاری کی جو ہدایتیں کی گئی ہیں، اگر ان کا خیال رکھ کر  
مضامین بھیجے جاتے تو قابل شاعت مضامین کی اس قدر کثرت نہ ہوتی۔ جہتیں اس  
سال خریدار ہوتی ہیں اور مضمون نگاری کا قابل شدہ جذبہ رکھتی ہیں انہیں دسمبر سلسلہ  
کا پرچہ ضرور دیکھ لینا چاہئے +

ایڈیٹر

# صفت الف بیگمات کیلئے لاجواب تحفہ

## کشیہ کاری کی اصلی مشین

یہ وہی بینظیر مشین ہے جس کی نسبت ۱۴ مارچ کے تہذیب نسواں میں ایک محترم خاتون اپنے مضمون کے دوران میں فرماتی ہیں کہ سچ تو یہ ہے کہ اشنہار کی تعریف تو صیغہ بے بنیاد نہیں واقعی یہ نہی سی چیز اپنی بساط سے زیادہ کارآمد ہے جو ہمیں اس کے صحیح استعمال سے بخوبی واقف ہیں ضرور بہت متفق ہونگی کہ آریشی اشیاء ایسی خوبصورت کاڑھی جاتی ہیں کہ مکروہ ملاقات گریا ایک نہاسا سدا بہا بارانچہ بن جاتا ہے جہاں باوجود موم کا خوف خزانہ کا اندیشہ برے میز پر پیش گدیاں فوٹو فریم سلیمہ و فیروز کے لیے یا دیگر ری نہایت موزوں اگر احتیاط سے زیر استعمال کھیں ساہا سال تک یہ چیزیں خراب نہیں ہوتیں۔ بچوں کے کلوئک فرارک پر ہی خصوصاً گرم لباس پر ایک ایک چھوٹا سا پھول خوشنما معلوم ہوگا اور بڑے تو عموماً بہت خوبصورت کاڑھے جاتے ہیں غزل دوستی، اور دوسرے مناسب کپڑوں پر نہایت عمدہ بل بوتے نکلنے کیلئے ہماری مشین بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے جو گھنٹوں کام فٹوں میں سرانجام دیتی ہے اسکا ابھرا ہوا کافی تحقیقت بڑا اور فریبت

## قیمت مشینیں سامان متعلقہ حسب بل

مشین سائڈ ہے چار روپیہ پکڑاٹانے کا فریم مع ٹیکس ۴ روپیہ کی گچیاں ۴ درجن چھپے پکڑنے والی ۱۰ درجہ دوم ۹ فی صد سب چیزوں کو اکٹھا محصول ۱۰ روپیہ اگر اپنے کام کرنا چاہتی ہیں تو ادون منگائیے دلائی قسم کی دلائی ادون فی گچا ۴ روپیہ اگر ٹیکس سے کام کرنا چاہتی ہیں تو ٹیکس منگائیے ہر مشین کے ہمراہ کام کا نوڈ اور مفصل ٹیکب استعمال آردو انگریزی میں بھی جاتی ہے نقلی مشینیں بازار میں بہت آگئی ہیں اصلی مشین کیلئے آپ صرف ہمارا پتہ یاد رکھیں ہماری فرم کی نسبت متنازعہ سائڈ ٹنٹ پورس بھوپال نظر آ رہی ہیں تصدیق کی جاتی ہے کہ امیں احمد صاحب کے یہاں کی کشیہ کاری کی مشین کی کردار سہا نیا ہے ہر ایک بہن اس مستفید ہوں۔  
ٹیکس وغیرہ بھی اس کارخانہ سے اچھا دستیاب ہوگا جس سے ہر ایک کا خرچ نہیں لگے گا۔

پتہ۔ امیں احمد اینڈ کمپنی پوسٹ نمبر ۴۵ لاہور

## ضرورت نکاح

ایک تعلیم یافتہ خوش حال باعزت تاجر پیشہ عمر ۳۰ سال کسی نہایت شریف خاندان میں نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ خوبصورتی انتظام خانہ داری کی ہمارت اور مناسب تعلیم کے ساتھ پابندی مذہب و پروردہ اشد ضروری ہیں۔ دہلی یا کلکتہ کے خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ جو بات پوری تفصیل کے ساتھ آنے چاہئیں تاکہ پھر کوئی بات دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہ جائے۔

تمام خط و کتابت بالکل مخفی رہے گی

”م“ معرفت رسالہ عصمت دہلی

## اس پر یہ کتابیں ضرور منگائیں

روح القرآن معزز ہمعصر شباب زود فطران ہے کہ جناب لری محمد ظفر صاحب ایم اے ایک جلیل القدر مصنف اور روشن دماغ ادیب ہیں۔ زبان اردو پر آپ نے وہ احسان عظیم کیا ہے اور کر کے ہیں وہ انجمن انشاس ہے۔ آپ کی تازہ تالیف اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ کتاب جناب مولف کی ساہا سال کی عرف ریزی اور محنت شادہ کا نتیجہ ہے۔ آپ نے نہایت خوش سلیوبی سے ایک قلم ذخیرہ کو کوئی نوے میں بند کر دیا ہے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ عظیم اور مبلغین کے لیے ایک بیش بہا مخزن ہے۔ دوسرا حصہ قرآن پاک کی مکمل اور جامع لغات ہے اور تیسرا حصہ خاص مطالبے شاباسے نزول کا عظیم الشان خزانہ ہے۔ طرز بیان اس قدر صاف اور زود فہم ہے کہ مبتدی ہی آسانی سمجھ سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کتاب دنیا کے اسلام میں سجدہ مقبول ہوگی جسے پڑھ کر بیاختہ زبان سے زبان سے نکلتا ہے جزاک اللہ فی الدارین خیر ہماری دعا یہ کہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے مسلمان شادی کی وقت جہیز میں قرآن شریف کیساتھ اپنی لڑکی کو خیر و برکت کے لیے دیں۔ قیمت ۷۰ ماں بچہ کی نگہداشت خانہ داری کے لیے سچ کا تصور ہے قیمت ۶۰ رفیق زمیندار بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر ہے زندگی کے مختلف شعبوں پر کار آمد قیمت ۶۰ پتہ۔ مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال گڑ گاؤہ پنجاب

# حیرت انگیز رعایت

پندرہ روپے کی تین گھڑیاں ۳/۴

صرف دس روپے میں

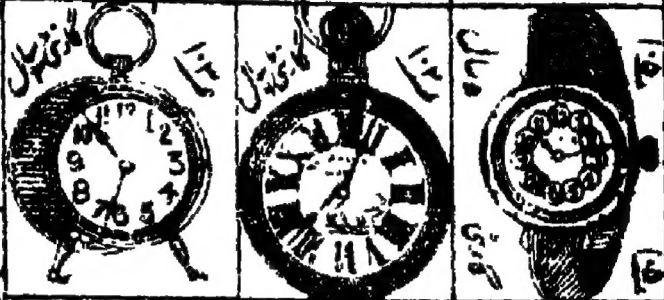
منو لڈاگ اور پیکنگ بھی معاف

آپ کے لئے + آپ کے گھر کے لئے + بیوی کے لئے

تینوں گھڑیاں لڈاگ پیکنگ  
طلب فرمائیں وہ معاف  
دس روپے میں پیکنگ  
یہ رعایت فقط مال کی  
نکاحی ادارہ کی شہرت  
کی وجہ سے پھر یہ رعایت  
انہی وقت تک برقی ہوگی

گھڑیاں سالک میں ہیں گی  
اسکے بعد ہمیں کے قدر  
دہونگے آپ فرما دیجیے  
ہیو جین اڈیا ہنگا شاہ  
نم نہاواونگی فرمائیں گی

ماہی کوڈن برٹش ریکورڈ ٹائمر کٹ وایچ مشورہ ملی ٹائم چین میں



نوٹ  
ایک بار دہری کے نوٹ کیلئے کوئی  
رعایت نہیں ہو۔ اس لئے نوٹ کی قیمت  
میں چارچ کی بجائی گھڑیوں کی  
پیکنگ وغیرہ بھی آن کوڈا  
کرنا ہوگا +

تینے نوٹ کی خوش آہنیسی  
پارٹ ٹائم ٹائمر کی قیمت  
ہر سوپ سات پانچ آٹھ  
حصہ لڈاگ پیکنگ مٹی آرڈر  
نوس کوکس جو بہتر مضبوط  
ٹیم ٹائمر کی قیمت  
چین پچھو پانچ آٹھ  
پیکنگ مٹی آرڈر  
دیکھیں یہ نوٹ ہر حال کا اچھا  
ہندو کا مضبوط ٹائم کتاچا  
منست قیمت ملنے پر منو لڈاگ  
پیکنگ مٹی آرڈر

مٹلے کا امر کرن وایچ ہوس اسٹاکسٹ ویٹ ٹائمر وایچ کپنی ۲۶ مقام ملی

## عرق سریع التاثير نمبر ۳۳

یہ عجیب غریب جان فام سمٹوں کے دردوں اور دروں کو خواہ اندر نی ہوں یا بیرونی مثلاً درد و سر درد  
درد چشم درد کمر درد و مٹا درد مثلاً درد و قریحہ و شکم بعضی بعضی ہیضہ درد و مفاصل لینے گھٹیا  
درد کام سوزش گلو کہانی خشک تر بخام سرد تر پھوڑا پھنسی غارش خشک تر نیز ہر قسم کے زہریلے جانوروں  
زہر دائل کسٹریس ملکی اثر رکھتا ہے اسید جہ بڑے بڑے یکم ڈاکٹر وید ما جان ملکا لپہہ ریتوں پر ہمتا  
کرتے ہیں یہ عرق سریع التاثير سفر میں خاص طور پر کار آمد ثابت ہوتا ہے ایک ایک شیشی کا ہر وقت مر جود بنا ہر دور  
معلوم کہ وقت ضرورت میں آجائے قیمت فی شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے  
۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے شیشی ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ بیت الشفاء نمبر ۴۶

باہتمام مولوی محمد مان الرحمان پرنٹر پبلشر مینس محبوب لطیف دھلی مین ۷۰



علامہ راشد الخیری مدظلہ کی تمام کتابیں  
دفتر عصمت دہلی سے مل سکتی ہیں

لڑکیوں اور عورتوں کے لیے اردو زبان کی بہترین نظمیں کا مجموعہ

## رودادِ قفس (بڑا ایڈیشن)

مصوغہ علامہ راشد الخیری مدظلہ نے یہ دریا نگیز نظمیں

مظلوم عورتوں کے حقوق کی حمایت میں قافلاً قافلاً تحریر فرمائی ہیں یہ معمولی نظمیں نہیں  
عورتوں کو سونٹے ہیں یہ اشعار نہیں مسلمان گھروں کے عبرت انگیز مرتبے ہیں مظلوم حسینہ رضوانہ  
پر اسلم کا خطہ انتہائی قیصر سرخام کا دم واپس چرائی سحری بیٹوں کی فریاد۔ صد راشد  
مسلمانوں کے خالد ابن ولید وغیرہ معرکتہ الارافہ نظمیں ہیں جو درود و اشعار کے لحاظ سے تمام ملک  
میں یہ انتہا مقبول ہو چکی ہیں کئی نظموں کا اضافہ کر کے بعد جدید ایڈیشن عہد کا غنہ پر نہایت  
اچھا چھاپا گیا ہے۔ یہ ایڈیشن ہر پڑھی لکھی بی بی کے پاس ہونا چاہیے۔ قیمت ۱۲ روپے

عید کی دعا۔ عید کی خوشی عید کا چاند میرے گھر میں  
گلدستہ عید ام جعفر کی عید۔ چار عالم۔ پچاس سال پہلے کی عید۔

ترکن ماما وغیرہ علامہ راشد الخیری کے ان چودہ مؤثر مضامین و ناولوں کا مجموعہ  
جو عصمت اور دوسرے رسائل میں شائع ہو کر بہ انتہا مقبول ہو چکے ہیں اور  
جن کا مطالعہ ہر مسلمان کو کسی ایسی عید کی سیر کرادے گا جو مدت العمر فراموش نہ ہوگی ۱۲ روپے

نشبِ ندی حضرت علامہ راشد الخیری کی بہترین اور نہایت مشہور تصنیف  
جس کے سات ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں ہر مسلمان کو  
دعوت کو یہ کتاب تمام عمر میں ایک دفعہ ضرور ہی پڑھنی چاہیے نہایت دلچسپ و نتیجہ خیز ہے  
ناممکن ہے کہ انسان اسے پڑھ کر کچھ نہ سیکھے نہایت حصہ اول و حصہ دوم ملے

مینجر عصمت دہلی سے سب کتابیں منگائیں

# مقصود غم حضرت علامہ اشدر الخیری علیہ السلام کے تیرہ دلاویز افسانے

صورت ڈیڑھ سہ پینے مابین (جلد ۱)

(۱) مظلوم بیوی کا پاک جذبہ ملازم محترم کا سرگتہ الا افسانہ جس کی عصمت میں چھپتے ہی تمام ملک میں مہم پھیل گئی تھی عرفان ایک معزز اور غریب خاندان کا شخص بڑی صحبتوں کی وجہ سے لاکھ لاکھ گھر خاک کر دیتا اور عیاشی کی وجہ سے جیل خانہ پہنچنے والا ہوتا ہے کہ اپنی مظلوم بیوی کی کوششوں سے اس طرح رہائی حاصل کرتا ہے کہ ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں نہایت درد انگیز فسانہ ہے۔

(۲) بھنور کی ڈالہن ایک نہایت دلاویز قصہ بلوچی قوم کے مرد و عورت کے عین کیریکٹر۔

ازدواج ثانی پر نہایت مؤثر بحث محبت کا جواب جذبہ انتقام، دغیر کے نہایت دلکش سین۔

(۳) اگلی محبتیں ہزاروں برس پہلے کے تمدن کا ایک دلچسپ کتبہ۔ شجاعیت، بہادری، جان نثاری

دوستی اور بچی محبت کے حیرت انگیز مناظر بے حد دلکش قصہ ہے۔ (۴) فسانہ تنویر ملکہ تنویر جہاں کا جتن

تا چہرہ، ذاب فریادوں قدر سے شادی، اور طلاق، تنویر کی بربادی اور الزامات کا شکار ہونا اور جھگڑوں کی حالت

(۵) بے گناہ کا قتل مغیرہ کی شرارت اور انتقام، امیر کی بدگمانی اور سنگدلی اور محبت کی

چرکٹ پر کسان کی لڑکی قربانی (۶) ہمارے دلچسپ کا کیسہ۔ دولت اور عصمت کا مقابلہ۔

(۷) عدل جہاں کیری۔ شہنشاہ جہانگیر کے افسانہ کا ایک دلچسپ اور دل دہن والا واقعہ۔

(۸) شہادت الطیر بگناہ کا قتل فریاد کا قصہ ظلم کا نتیجہ اور بے بسی سہادت نہایت دلچسپ ہے۔

(۹) مامون الرشید کا دربار۔ ایک شریف عورت پر زیادتی کرنے کا عبرت انگیز نتیجہ۔

(۱۰) ملکہ شہرزاو۔ ملکہ طرا بس اور بادشاہ کا افتراق۔ دونوں کا دیوانہ وار جنگوں میں پھرنے۔

اسم کی بدگمانی اور شہرزاو کا عصمت کی کسوٹی پر پورا آنا (۱۱) غلط فہمی نہایت مؤثر قصہ۔

(۱۲) برقع کی مستحق دولت کے نئے اور حکومت کے زعم میں ایک معتدل شخص ایک غریب پڑوس

کے دلچسپ کی اذیتیں پہنچاتا ہے اور بالآخر ایک فرضی مقدمہ میں اس کی ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے

(۱۳) خامتہ سرا خیر۔ ان سب آموز تہذیبیہ خیر افسانوں کے مجموعہ کا نام

## جوہر عصمت (کمل)

ہے جناب جوہر یعنی مرتبہ کئی قصوں کے اضافہ کے بعد عمدہ کا فز پر نہایت نفیس چھپوائی گئی ہے۔

جوہر عصمت کا ہر قصہ اس قدر مؤثر ہے کہ دلنشین ہو جاتا اور اس قدر دلچسپ ہے کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتے

جوہر عصمت بنائے گی کہ شریف عورت عصمت کے مقابلہ میں کسی کیسے قربانیاں کر دیتی ہے۔

جوہر عصمت ہر مرد کو شریف عورت کی فطرت کا صحیح مطالعہ کرے گا۔ یہ فطرت پڑھنے سے پائی جاتی ہے۔

بہت کم قیمت میں عصمت کو ملی سے منگائیے

آہام رانڈی انگریزی پرنٹر پبلشر محبوبا لطیف دہلی میں چھپ کر شائع ہوا

